The Coolies [illegible]

[illegible]

Rice	1 lb	
[illegible]	2 lb	
[illegible]	1 [illegible]	
[illegible]	1 [illegible]	
[illegible]	½ [illegible]	
[illegible]	¼ [illegible]	
[illegible]	[illegible]	
[illegible]	[illegible]	
[illegible]	[illegible]	

[illegible]

1168 9 28 1/13

[illegible]

م اللہ الرحمن الرحیم

نامہ

ثنا رہی تم سب ہین مجبور

ے رہی میرے وطن مین

جہان ے

قوا ۱ ۱۰

خوش اندیشہ سفیدی و سیاہی ۔ زہی حکمت زہی صنع الٰہی

برابر اتر آم روز و شب ہے ۔ مقرر جو ہی تفریق او میں کب ہے

نہیں ہی بی ارادک پر کاہ ۔ نہیں جو اسکا قایل ہی وہ گمراہ

اثر برعکس مہر و ماہ کا ہے ۔ یہ شمہ قدرت اللہ کا ہے

اگرچہ جوہر پاکیزہ ہی عقل ۔ نہیں کر [illegible] اور د

زمین و آسمان حیرت فزائے ۔ یہ ذو نور [illegible]

خیام جنت میں [illegible] پا ۔ زمین کی پی [illegible]

جو ابر مہر کی پرتو سی [illegible] ۔ [illegible] رستخاک

وہ قطرہ ہی جسی کہتی نہیں گوہر ۔ ودید [illegible] ی

کلو پر رنگ تاثیر ہوا سے ۔ بنا آئینہ سنگ [illegible] صفا سے

ہوا کے شاخ سی ہی [illegible] ۔ خبر ہر خرو سی [illegible] کے

فزونی شکر سی ہی نعمتوں نے ۔ بڑی نعمت [illegible]

زبان کس طرح گویا ہوں اجزا اعضا ۔ ادا تو بھی [illegible] وی شکر اوس کا

یہ بخشی تونی آدم کو بزرگی — فرشتون نی پرستش کی اوسکی

جو پیدا ہر بن مو سی زبان ہو — نہ اوسکی ایک نعمت کا بیان ہو

کری بندہ فراموش اوسکو ہرچند — نہین کرتا ہی اوسپر رزق وہ بند

رہی سی ہو انسان گو سیہ کار — رہا کرتا نہین اوسکو وہ غفار

[illegible] جست کی نہایت — دعا کو واہی باب استجابت

[illegible] — پہ یعقوب نازل وہ بلا کی

[illegible] غم [illegible] — نہ تھی آنسو نہ اوسکی چشم نم سی

[illegible] رہتی خو [illegible] — نہ [illegible] سی مہربان ایسا کوئی اور

[illegible] چشم [illegible] ان — دیا ظالمونکو بھی آب حیوان

خدایا دل [illegible] بندگی [illegible] — یکایک گردش سی وہ نزدیک ترہی

[illegible] اک [illegible] درد — نشان [illegible] انسان ہو یہ میرا دم سرد

[illegible] آنکھین [illegible] آب [illegible] گلشن — کریا [illegible] میرا ہوا غونکا [illegible]

نامی

مجھی محو رخ جانانہ کردی — چراغ طور کا پروانہ کردی
مری دلمین محبت کا اثر دی — شقایق کی طرح داغ جگر دی
کہ غبار زنگ حسد سی سینہ ہو جاے — یہ سنگ سخت بھی آئینہ ہو جاے
مجھی دی اسقدر جوش محبت — کہ پیش زخم بھی ہو نوش محبت
مزا دی یہ محبت کی اثر کا — کہ ہو ہر بند [illegible]
جگر کی زخم ہوین کان بدخشان — بجای خون [illegible]
سرشک خون سی انکھین ہین پر — کبھی مرجان [illegible]
مری فریاد مین انسی تڑپ دی — کہ بجلی کی بھی [illegible] بہ ہیلی
فغان شمع شبستان دل لگن ہو — پر پروانہ ہر مو [illegible] ہو
تری صحبت مین ویسی لگن مجھی ہو — [illegible] ویسا مجھی ہو
دل و جان و جگر داغون سی ہوین — پریشانی ہو میری ربط و بس
محبت مین یہ محویت مجھی ہو — کہ دعوی عبودیت مجھی ہو
الٰہی صبر دی مجکو بلا مین — رہوں ثابت مین ہر رنج و عنا مین

شہادت وقت مردان ہو میسر — شکیبائی دی مجکو زیر خنجر
ہنوز ان تیری تجلی کا ہو شیدا — فروغ طور ہو اسمین ہویدا
وہ گویائی ندی ہے بے زبانمین — کہ ہو سرگرم وصف نا کسانمین

[illegible] مرا محمد و ثنا کا — لب و لہجہ ثنای مصطفی کا
[illegible] نبی بیشک محمد — رسول مجتبی محمود و امجد
[illegible] لمین ہے — محمد سالک راہ یقین ہے
[illegible] ا ہے — محمد شافع روز جزا ہے
محمد [illegible] ن [illegible] ریب — محمد معنی قرآن ہی لاریب
فضائل جسقدر ہی انبیا مین — ہوئی وہ جمع محبوب خدا مین
نبی کی ذات فخر انبیا ہی — کلام اللہ بہی اک معجزا ہی
سلیمان کی اگر رایع تہی برجا — نبی کی تخت کا تہا عرش بالا
کسی ختم الرسل پر ہی فضیلت — کہان خاتم کہان مہر نبوت

اثر

اثر تہا ہاتہ مین عیسی کی دم کا — کہ اوسمین سنگ بہی ہوتا تہا گویا
زمین و اسمان اوسکی طفیلے — جہان اہلجہان اوسکی طفیلی
لقب ہی برگزین وش مقتدا کی — ستودہ وہ یہ معنی مصطفی کی
جو حق ہی جان دینے کا اوسی اگاہ — نہین غیر از خدا الله الله
بلامین اوسنی کی یوسف نے امداد — ہوی فرزند کی محتاج اجداد
علو نعت سی ہی کیا مجہی کام — احد ہی وہ جو احمد مین نہو میم
نہایت اوسکی رتبہ کی جہان ہی — کمند وہم بہی کو [illegible]
خرد اوسکی شناسائی سی حیران — خیال و وہم دو[illegible]ص ماندان
شب معراج قرب ایسا ہوا تہا — خدا سی دو [illegible]ن کا فاصلہ تہا
نبی کا حکم عین حکم یزدان — حدیثونکی سند آیات قران
یہ سایہ کی نہونیکا سبب تہا — وہ جسم ایک تہا دلچسپ ایسا
جدا نہ جسم سی تہی بسکہ دشوار — الگ اوس سی ہوا سایہ نہ زنہار
عدم ہو نمین اوسکی ہی ہی بہید — کہ ہی خورشید کا سایہ نہ خورشید

بیت

ہوئی جب قید بنی یوسف کو ایذا — کہا مجہپر کرم کر پیمبر آیا
ہوا یہ قید فی زندانکو الہام — کیا آدم نی خوشنودیکا کام
کیا بر عکس اوسنی حکم رب سے — کرون کیا تجہپہ رحم اوسکی سبب سے
نہین ہی مجہپہ ثابت جون یعقوب — جو اوسکا واسطہ ہی تیرا مطلوب
یہ جو اوسکا ہی ای محبوس زندان — تری فرقت سی وہ ایسا ہی نالان
ہی نور زائل — اذیت اہل عالم کو ہی حاصل
ہوا ہی اوسکی فرقت سی طیور — اگرچہ یازدہ فرزند ہین اور
یہ اپنی علم سی ہی اوسپہ ظاہر — وہ زندہ ہی یہ غم ہی جسکی خاطر
مری اوسپر شکایت ہی کہین ہے — کلہ سی اک سخن خالی نہین ہے
کہا یوسف نی تب ای رب عزت — وسیلہ کیا ہی بہتر شفاعت
ہوا الہام کر احمد کو تو یاد — اوسیکی تہی آدم کی بہی امداد
رسول اللہ ہی بنیونکا سرتاج — زبس اوسکی شفاعت کی ہین محتاج

عکس

مگس بیٹھی نہ جسم نازنین پر | یہ لطف و نازکی اللہ اکبر
کوئی پاک و لطیف ایسا کہاں ہے | مگس آلودہ شہد دیگران ہے
یہ دلکش اوسکا جسم نازنین تھا | جدا جس سی ہوا سایہ نہ اصلا
نہ ہو جسکو سواد حرف دفتر | اوسی علم لدنی ہو سراسر
قلم جو ہاتہ مین لیوی نہ مطلق | کری سر خامہ انگشت سی شق
ہوئی تہی طور پر موسی کو جو طرح | قدم اوسکا [illegible]
اگر ہارون موسی کا وصی تھا | وزیر مصطفی

علی مہر نبوت کا نگین ہے | مرا یہ حرف نقش دلنشین ہے
حق نقش شفیع المذنبین ہے | جدائی مطلقا و منین نہین ہے
علوم مصطفی کا باب ہی وہ | جہاد و رزم کا اسباب ہی وہ
جہاد و یمین ہی جہد اوسکی ہویدا | سپر کی تھی در خیبر کی پیدا
ہلال تیغ سی کی بدر کی فتح | نہین اوس فتح سی بہتر کوئی فتح

خبر خورشید نے یہ اوسکو دی ہی | امیر المومنین تو یا علی ہی
نبی نے اوسکی داماد کی منظور | کیا اوس نور کو نوراً علی نور
کتابون سی کیا ہی ہمنی تحقیق | اوسی کا ہی لقب فاروق صدیق
کیا کعبہ کو پاک اوسنی بتون سی | کیا خالی جہانکو سرکشون سی
کتاب منقبت مین ہی یہ تحریر | کسی دشمن نی کی اوس سی تقریر
ترا یہ جہان مین اسقدر ہی | پدر تیرا اسیر اور سقر ہی
[illegible] ای خرس خاموش | مری کہنی کو کر اویزہ گوش
پسر تو ہو قسیم کوثر و ناز | پدر اوسکا ہو دوزخ کا سزاوار
یہ سنکر خرسکی صورت ہوا وہ | اوسی صورت سی آخر مر گیا وہ

[illegible]

لکہا ہی اسطرح سی قصہ مار | وہ صفدر مسجد کوفہ مین یکبار
نماز جمعہ کا پڑہتا تہا خطبہ | جماعت مین ہی شامل اہل کوفہ
در مسجد سی ناگہ اژدر آیا | جو اندر تہا وہ ڈر کر باہر آیا

ہوا استادہ منبر کی برابر زبان تہی گوش حیدر کی برابر
رہا کچہ دیر استادہ وہ اسطو اوسی جانب ہوا آوازہ فی الغور
نماز جمعہ سی فارغ ہوی جب سوال اونسی کیا حضار نی تب
ہوا کچہ منکشف ہمپر نہ یہ راز مگر سنتی تہی ہم اژدر کی آواز
کیا اوس راز کو حضرت نی افشا یہ اژدر پادشاہ جنیان تہا
کسی اک مسئلہ مین تہا اوسی شک اونی وہ پوچہنی آیا تہا حیدر
کیا انکی کو میری اونی باور وصی کا علم ہی غم
وہی ہوتا ہی شایان امامت جسی ہر امر پر ہو دست قدرت

کرون یہ نقل ہی وہ نیرہ گوش جسی سنکر مخالف کی اوڑین ہوش
نماز حق مین تہی مشغول حیدر ہوا مسجد مین وارد اک کبوتر
علی کی آستین مین چہپ گیا وہ نہان چشم خلایق سی ہوا وہ
ہوا اک بار بہی فورا نمودار کہ اوسکی چشم تہی قصہ سی خونبار

سنا یا جب اوسی تھا جسکا طالب   کہا ای بادشاہ کل غالب
کہ میں زخمی ہون مین طعمہ سی محروم   نہایت ناتوان اور بخت مغموم
بی تھا صید مین نی اک کبوتر   نہ ٹھہرا ضعف سی پنجہ کی اندر
مری جسکی لیی ہونٹھونپہ جان ہے   تمہاری آستین مین وہ نہان ہے
اپنی صید کا ہون میں سی خواہان   کرو اپنا مجھی ممنون احسان
ت نی یہ اپنا نہیں طور   قوی کی واسطی عاجز پہ ہو جور
ہ یہ ہماری زیر دامان   مروت یہ نہین اوسکا ہو نقصان
ہماری ذات ہی حلال مشکل   مراد خلق یہان ہوتی ہی حاصل
نہو کا یہ کبھی ہمکو گوارا   کہ اسکا لحم سی ہو تیرا چارا
یہ کہکر جانب قنبر جو دیکھا   گیا وہ دست بستہ پیش آقا
کہا اوس سی ترا شو میرا شانہ   کہ یہ شہباز ہی بی آب و دانہ
مگر وزن کبوتر سی نہ کم ہو   مجھی راحت ہی گر رنج و الم ہو
سنا جب یہ زبان شاہ دین سی   نکل آیا وہ طائر آستین سی

کہ

کہا او نون نی ای سلطان دل فقط ہم دیکھتی تہی اپکا دل
ہمین حکم خداوند جہان تہا لسنجاوتکا تمہاری امتحان تہا

یہ کہکر اوڑگئی سوی فلک وہ عجب کیا ہی اگر ہووین ملک وہ
علی کی حدسی ہین افزون فضایل منافق بہی ہین اپنی دلمین قایل
امام خلق ہی وہ بعد حیدر جسی کہتی ہین ریحان پیمبر
لقب شبر ہی نام اوسکا حسن ہے امام دومی وہ صف شکن ہی
حسین بن علی مذبوح خنجر امام و رہنما ہی بعد شبر
پہر حقدار امامت ہی وہ سجاد علی ابن الحسین و زین عباد
امام باطن و ظاہر ہی باقر کہ اسرار خفی تہی اوسپہ ظاہر
محمد کا وصی وہ خوش نسب ہے کہ جسکا حضرت صادق لقب ہے
جہی ہر وقت اوس موسی کی [illegible] ہوا طور تجلی جسسی بغداد
رضاجوی خدا مقبول یزدان امام ہشتمین شاہ غریبان

وہ شاہ بحر و بر حضرت تقی ہی　　تفاوت مین جو مانند نبی ہی
نقی ہی حجت حق بہر عالم　　وہی ہی رحمت حق بہر عالم
حسن ہی عسکری کا نام نامے　　تقی کا ہی وہ فرزند گرامے
وہ مہدی ختم ہی جسپر امامت　　رہیکا دور اوسکا تا قیامت
علی سی تا محمد ہین وہ معصوم　　ہوا علم خدا ہر اک کو معلوم

م و تحیت اور تسلیم و صلوات　　ہوی ختم اونپہ اعجاز و کرامات
یہ اصحاب نبی کا مرتبہ ہے　　نبی نے کالنجوم اونکو کہا ہے
مدارج اونکو نسب حاصل ہوی ہین　　جو اہل بیت مین داخل ہوی ہین

اگرچہ ہون سراپا مین گنہگار　　خداوندا تو ہی ستار و غفار
اگرچہ لا تعد ہین جرم میرے　　بہت کم ہین تری بخشش کے آگے
تری وہ ذات ہی ای رب معبود　　کہ ہر تا ہی نیک و بد کا مقصود

ترا فضل و کرم گر مشتمل ہو — جلیل القدر عبد متبدل ہو
خداوندا ز بس مجکو پریشان — عطا کر یا الہی گنج ایمان
غرور و کبر سی مجکو بری رکہ — مری دلمین تو اپنی دوستی رکہ
مجہی حسن عمل کی دی ہدایت — عطا کر مجکو ای خالق سعادت
تجلی کا مجہی ذرہ دکہادی — الہی پردہ ظلمت اوٹہادی
گناہون سی مجہی کر دی سبکبار — مجہی رسوا نکر ای میری ستار
نکر محتاج تو مجکو کسیکا — غنی بہی تجہی ہی تجہ غنی کا
الہی کر مری نامہ کا اتمام — مری آغاز کا ہو نیک انجام
مرا مطلب ہی یارب تجکو معلوم — یہ نامہ ہو پسند شاہ مظلوم
کیا ہی مینی اسکو نظم للہ — نہین ہی خواہش زر تو ہی آگاہ

مجہی تکلیف ہوئی یہ فکر لاحق — کہ دل ہی شاہد معنی کا شایق
مجہی رہتی ہی فکر شعر در شب — ہوا دل خون اسی سی اور جگر ریش

نہین کچہ فایدہ ہی سر بسر ہیچ
سوای درد سر حاصل دگر ہیچ
کسیکی چشم کی تعریف سی کیا
ہنر ہر کب کسیکی چشم ہی وا
جو تو نی وصف گیسو کا کیا ہی
وہ تیری واسطی اک اژدہا ہی
اگر اس سی یہ ہی مقصود تیرا
کہ مشق شعر ہی شاعر کا پایا
تو کر اشعار نعت و منصبت تین
جو تیری کام ائین اخرت مین
رہی خوش تجہسی اولاد پیمبر
ملی اوسکی صلہ مین جام کوثر
اگر اب تب تو نی سنا ہی
رسول مجتبی نی کیا کہا ہی
اگر اک بیت بہی کوئی کہیگا
اوسی گہر باغ جنت مین ملیگا
لگا دل قصہ مختار پر تو
اوسی اپنی زبان مین نظم کر تو
اگرچہ نثر ہی وہ نظم سی خوب
ہر اک فقرہ ہی اوسکا دل کا مرغوب
مگر ہی نظم مین لطف عجایب
کہ رنگین اوسکی ہوتی ہین مطالب
ولی اسطرح سکی کر نظم اوسکو
کہ مطلب سب ہو لیکن مختصر ہو
سنا مین نی جو یہ پیر خرد سے
کتابین جمع کین یک جہد و جد سے

کئی مختار نامہ مین دیکہے | مگر تہی مختلف احوال اونکے
لکہا تہا او یہ تو سب اوسمین احوال | نہ تہا پیدائش مختار کا حال
لکہا وہ حال مین نی جا بجا سی | مجاہد نامہ سی روضۃ الصفا سی
بندہا دل مین جو میری یہ تصور | بخوبی نقش مطلب ہو گیا پر

سخن سنجون سی ہی یہ مجکو امید | رکہین اس پر نگاہ لطف جاوید
مدد ہو کر علی مرتضی کے | لکہون توصیف سید مصطفی کا
وہ عالی مرتبت ہین وہ حسب مین | جلیل القدر ہین والا نسب ہین
در تابندہ تاج شرافت | گل گلدستہ باغ سیادت
نکیونکر دی شرف ہو وہ خرد مند | کہ ہی سید علی اصغر کا فرزند
عجب حق مین تہی وہ مرحوم و مغفور | کہ جنکا زہد عالم مین مشہور
محیط شرع کی وہ تہی شناور | وہ باغ اتقا کی تہی گل تر
وہ تہی زینت وہ کاشانہ علم | وہ تہی رکن رکین خانہ علم

وہ دریای قناعت کی گہر تھی		وہ افلاک شریعت کی قمر تھی

وہ تھی عارف وہ تھی بیدار و عابد		وہ تھی قانع وہ تھی ابرار و زاہد

نہ تھا مطلق اونہین دنیا سی مطلب		رہا کرتی تھی محو طاعت رب

جیا جب تک جہان مین وہ خوش انجام		رہا سجادہ و تسبیح سی کام

یہ جسکا زہد اور یہ اتقا ہو		پسر اوسکا نکیونکر باخدا ہو

نکیون جو بو پدر کی ہووے بالکل		اوسی گلشن کی آخر یہی ہین گل

کرین منصف اگر انصاف سی غور		جوانی مین بزرگونکی ہین سب طور

فقیہ و عارف و محتاط و فاضل		ورع مین زہد مین تقوی مین کامل

مسائل دین کی سب حفظ زبان ہین		خدا کی فضل سی کیا خوش بیان ہین

کوئی ہو بحث مین فایق کب اونپر		کھلی ہین علم کی نکتی سب اونپر

محبت مین مروت مین ہین بی مثل		تواضع مین سخاوت مین ہین بی مثل

دہن ہی معدن حسن بلاغت		زبان ہی ماہی بحر فصاحت

ہر اک تقریر موتی کی لڑی ہی		فصاحت دست بستہ وہان کھڑی ہی

سراپا خلق ہی وہ معدن علم | نہین دنیا مین ایسا صاحب حلم
معرف کیون نہون اوس با خدا کے | کہ پیرو مین ہماری مقتدا کے
جبین پر نور ایمان ہی ہویدا | نشان زاہدی ہی رخ سی پیدا
عجب دیندار وہ صالح جوان ہے | سدا احمد خدا ورد زبان ہے
نہین کچھ شغل خیر طاعت گذارے | سدا ہی عادت شب زندہ دارے
چھپین اونکی سبب جیسی کتابین | ہوئی تھین طبع کب ایسی کتابین
سنا ہی جو کہ تھی مشکل جہانمین | کئی وہ سہل سب اردو زبانمین
ہی اس کوشش مین وہ مقبول بارے | کتابین دین کی چھپ جائین سارے
چھپی ہی جو کتاب اوس معتقد کے | ہوئی ہی مہر اوس پر مجتہد کی
جہانمین ہی یہ اوسکا فیض جارے | کہ مانند ہوگئی ہی خلق سارے
نہین مطلب کہ ہو دنیا مین کچھ نام | سب اونکی فی سبیل اللہ ہین کام
بحق مصطفی و آل امجاد | رہی وہ با خدا دنیا مین آباد
مری مختار نامہ کو جو دیکھا | یہ چھپ جای کیا اسکا ارادا

ہوا مشہور یہ اونکی بدولت | الہی اونکو تو رکھیو سلامت

[illegible] حضرت امام [illegible] جنگ و [illegible]

یہ لازم ہی کرون نام اونکی مذکور | جہاد و جہد ہی جن جنکا مشہور

ہوئی ہی کارگر جن جنکی تدبیر | لڑی ہین جو برای خون شبیر

سر دفتر ہین باوفا [illegible] ئے | کثیر الشرف نام اوسکا لکھا ہی

وہ عبد اللہ عفیف نیک کردار | عبیدہ نی جسی پہونچای آزار

سلیمانی خزاعی مرد جرار | لڑا فوج عبیدہ سی کئی بار

ہوا آخر طلبگار شہادت | یہ اوس مومن نی حاصل کی سعادت

ہوا بعد اوسکی مختار نکونام | کہ اس آغاز کا ہی اوس سی انجام

وہ ابراہیم ہی جو تیغ مختار | وہی جرار ہی سرکوب کفار

وہ ابراہیم ہی مالک کا فرزند | علی مرتضی تہی اوس سی خورسند

ذکر [illegible] نسب ابن سعد [illegible]

مجاہد ہین یہی اشخاص مبرور | بس اب مختار کا کرتا ہون مذکور

بیان

بیان کرتی ہین یہ دانای انساب ‏ روایات صحیحہ بہر احباب
پدر مختار کا تہا بو عبیدہ ‏ جوانمرد و رئیس شہر کوفہ
لڑا اتش پرستونسی نہایت ‏ ہمیشہ سرکشونکو دی ہزیمت
نہایت وہ معزز رہد کرمین ‏ سپہ سالار تہا عہد عمر مین
کیا اوسکو نہ اوس عہدہ سی معزول ‏ ہوا جنگ خراسان مین وہ مقتول
ابہی مختار کی تہی خورد سالی ‏ کہ اونسنی دار دنیاسی قضا کی
برادر اوسکا تہا اک نیک انجام ‏ سعید ابن مسعود اوسکا تہا نام
رہا مختار کا ایسا وہ غمخوار ‏ کہ بہولا بو عبیدہ کو بہی مختار
ہوا جب ابن سفیان حاکم شام ‏ ہوا میر مدائن وہ نکو نام
حسن کا دوست تہا وہ عم مختار ‏ ہوئی جب ابن سفیانسی یہ بیزار
امام مجتبی جان پیمبر ‏ رہی یکچند اوسکی گہر مین اکر
کہا مختار نی ابی عم غمخوار ‏ امام مجتبی کو کر گرفتار
غنی کردیگا تجکو حاکم شام ‏ بہت پائیگا تو انعام و اکرام

کہا اوس باوفا نی وای تجہ پر | یہ تیری منہ سی نکلی بات کیونکر
امام مجتبی جان نبی ہے | دل زہرا ہی فرزند علی ہے
ہماری خاندان کا یہ نہین طور | کرین اولاد پیغمبر پہ ہم جور
اوسی ہوگا امامت سی یہ معلوم | کیا افسوس تو نی اوسکو مغموم
پشیمان وہ ہوا یہ حرف سنکر | نہ آیا پہر وہ ذکر اوسکی زبان پر
سعید ابن عمر کہتا ہی اک دن | ہوئی مختار سی صحبت جو ممکن
اوسی پایا نہایت مرد دیندار | سوال اوس سی کیا مینی کہ مختار
تجہی کیونکر ہوئی حاصل ہدایت | ہوا تو شیعہ شاہ ولایت
کہا مختار نی کہتا ہی تو راست | علی کا تہا مین دشمن بی کم و کاست
یہ مینی عالم رویا مین دیکہا | خفا دل مجہسی ہی خیر البشر کا
کیا مینی سلام اونپر کئی بار | ہوی مجہسی مخاطب وہ نہ زنہار
کہا مینی خفا کیون مجہسی تم ہو | مرا کیا جرم ہی فرمائی تو
کہا اس سی زیادہ جرم کیا ہے | کہ تو بدخواہ آل مصطفی ہے

مرا فرزند تیری گھر ہو مہمان ‏ ‏ کرے اوسکی اسیریکا تو سامان
خدا واجب کرے جسکی اطاعت ‏ ‏ علی سے ہو تجھے بغض و عداوت
نہ رکھ چشم شفاعت تو نبی سے ‏ ‏ عداوت ہے اگر تجھکو علی سے
سنی جب گوش دل سے وہ نصیحت ‏ ‏ کھلی دلپر مری دریاے رحمت
کیا اوس خواب سے جب چشم کو وا ‏ ‏ در رحمت کو دلپر باز دیکھا
اوسے دیکھا ہے یہ مذکور واذکار ‏ ‏ مرا مہمان تھا وہ سبط نکوکار
فقط مہر علی کی ہے یہ تاثیر ‏ ‏ کہ ہو خورشید کی ذرہ مین تنویر

[illegible]

یہ اوسکی ماںکا ہے احوال لکھا ‏ ‏ کہ نام اوس مومنہ کا طیبہ تھا
وہ کہتی ہے ہوا جب وقت زادن ‏ ‏ کہ سنیے یہ کہا مجھسے کہ اے زن
نکلنا لقمہ ناپاک تو آج ‏ ‏ بہت دشوار ہوگا اسکا اخراج
مدد گار شہیدان یہ پسر ہے ‏ ‏ غم ادار شہیدان یہ پسر ہے
محبت سے دل اوسکا نرم ہوگا ‏ ‏ جہاد و رزم مین سرگرم ہوگا

جلیل القدر ہی یہ نیک انجام | نہ لکہتا اسکا خبر مختار تو نام
غرض پیدا ہوا وہ نیک کردار | رکہا مادر نی اوسکا نام مختار

[illegible]

امام عسکری کی ہی جو تفسیر | یہ اخبار حسن ہی اوسمین تحریر
صحابہ سی یہ خر ثانی تہی حیدر | خدا کی ہی اطاعت سب سی بہتر
کیا جسنی خلاف رب معبود | وہ امت ہو کوئی مقہور و مردود
چنانچہ تہی جو وہ موسی کی امت | ہوا ابر ور جسنی کی اطاعت
ہوی بعضی عقوبت کی سزاوار | اوٹہی دنیا سی ناپاک و سیہ کار
وہی بعضو کا یہان ہوویگا انجام | اوٹہین کی یہان سی وہ محروم ناکام
کہا اصحاب نی ایکا شف سر | وہ ہم مین کون ہی کہی تو ظاہر
اطاعت کیا ہی اوسکا بیان ہو | یہ اسرار نہان ہمپر عیان ہو
کیا اسطرح تب حضرت نی ارشاد | نبی کی ہین جو اہلبیت امجاد
کری جو اونکی تعظیم و رعایت | خدا و مصطفی کی ہی اطاعت

پھرا جو شخص آل مصطفی سے | کیا اوسنی خلاف اپنی جد آ سے
مرا انکار حق انکار حق ہی | جفای اہلبیت آزار حق ہے
وہ رفز قتل ہی انکھونکی آگی | جدا سر ہون غزیز و اقربا کی
حسین ابن علی صد پارہ ہووے | وہ آل مصطفی اوارہ ہووے
ستارے ہون سیہ مکسوف خورشید | کہلی کا بعد چندی تمکو یہ بہید
کریگا جب زمین پر خون شبیر | اور اوسکی آل ہوگی پا بزنجیر
بلامین مبتلا ہونگی وہ قاتل | گرفتار بلا ہونگی وہ قاتل
مسلط اوپر غالب ہو وہ جرار | عبیدہ کا جو ہی فرزند مختار

[illegible]

اسی صورت سی وہ کافر ہون پامال | ہوا جو قوم اسرائیل کا حال
خبر حجاج کو جسدم یہ پہونچی | علی ابن الحسین اسکا ہی راوی
امیر المومنین کا ہی یہ ارشاد | کہ ہو مختار سی وہ قوم برباد
کہا حضار سی اوسنی کہ ای جمع | اسی کرنا نہیں باور مرا سمع

پی مختار یہ جاہ وحشم ہو — کرون تصدیق کیا قول علی کو
فرزنب اتباع کو دیتا ہی سجاد — فریب و مکر ہی یہ اوسکا ارشاد
ابہی ہی طفل وہ فرزند شبیر — نہین ہی معتبر کودک کی تقریر
بہلا مین امتحان کرتا ہون اوسکا — غرض مختار کو اوسنی بلایا
وہان حسب طلب آیا جو مختار — لگا کہنی کسی سی وہ سیہ کار
وہ تیغ سر فشان کر جلد حاضر — کہ اوس سی مطمئن ہو میری خاطر
گیا وہ اور پہرا خالی وہان سی — سخن یہ ہاتہ ایا اوس بیان سی
کلید حجرہ ہی اسوقت نایاب — نکالین کسطرح سی ہم وہ اسباب
کہا مختار نی ای مرد مغرور — نہین ہی قتل میرا اوسکو منظور
غلط ہرگز نہین حیدر کا ارشاد — کرونگا ایکدن مین تجہکو برباد
تجہی ہی ایک میری قتل کی کد — کرونگا قتل مین ہشتاد وسی صد
ہوا یہ سنکی وہ ظالم غضبناک — کہا جلاد سی کر اسکو صد چاک
چلا جلاد جب اوسپر بسرعت — لگی اوسکی ہی وہ تیغ اذیت

وہ ظالم ہوگیا بس خود نگونسا ۔ ہوئی جلاد اوسکی اپنی تلوار
چلا جب دوسرا جلاد اوپر ۔ ہوا وہ نیش عقرب سی نگونسر
کیا پہر اور کو اوسنی اشارا ۔ اسی تو تیغ سی کر پارا پارا
ادہر تو ہاتہ قاتل نی اوٹہایا ۔ اودہر عبد الملک کا نامہ آیا
لکہا تہا اوسمین ای حجاج بدکار ۔ نہ دینا تو اذیت اوسکو زنہار
ولید اوسکا ہوا ہی مجہسی جاکی ۔ اوسی رکہتا ہون مین از بس گرامی
مری دایہ کا ہی وہ شخص شوہر ۔ نہین مردانسی میری حقمین کمتر
اگر مذکور وہ تو نی سنا ہی ۔ علی مرتضی نی جو کہا ہی
وہی اللہ کی کری ہی مشیت ۔ اوسی ہم دی نہین سکتی اذیت
خداوند جہان حافظ ہی اوسکا ۔ اوسی تیری اذیت سی ضرر کیا
اگر اوسکا سخن سی پوچہ دو ہی ۔ ہماری اوس سی کیا ہوتی تہا
غرض حجاج نی منہ اوس سی موڑا ۔ اوسی یہ عہد و پیمان لیکی چہوڑا
خروج اپنا کیا کر تو نی ظاہر ۔ یہی پہر ہی اذیت تیری خاطر

سخن وہ ہر کہین کہتا تہا مختار کیا ظالم نی پہر اوسکو گرفتار
پہر اوسکو خط اوسی مضمونکا آیا خدا نی پہر اذیت سی چہوڑایا
جواب خط کیا یہ اوسنی تحریر کہ ہی وہ لاف زن شایان تعذیر
یہ کہتا ہی علانیہ وہ مکار کریگا سبکا استیصال مختار
لکہا عبد الملک نی پہر بہ مضمون نہین ہی چارہ تقدیر بچون
اوسی پہونچائین ہم کسطرح ایذا خدا کا حکم یہ غالب ہی ارادا
نہین فرعون کا قصہ تجہی یاد کیا موسی نی کیا اوسکو برباد
وہ کس تدبیر سی غافل ہوا تہا مگر کوشش سی کیا حاصل ہوا تہا
تو اب اوسکی اذیت سی اوٹہا ہاتہ بہی کیا کر سکیگا وہ تیرے ساتہ
غرض جو کچہ کہا کرتا تہا مختار ہوئی وہ بات ظاہر آخر کار
مسلط وہ ہوا اعدای دین پر کیا اوس قوم کو برباد یکسر

دیگر اخبار احباب و فضائل مختار از کتب بحار الانوار

علی مرتضی کنذری جو یکبار ادہر سی تہی جو بازیگاہ مختار

نین

جبین پر دیکھکر نور نجابت ۔ یہ فرمانی لگی شاہ ولایت

پسر کسکا ہی یہ طفل پری رو ۔ ہماری دوستی کی اسمین ہے بو

اوسی آغوش مین اپنی اوٹھاکر ۔ دیا شفقت سی بوسہ اوسکی رخ پر

یہ فرمایا خوشا احوال تیرا ۔ ہماری خونکا تو لیگا بدلا

یہ فرمای زبان سی جکو حیدر ۔ تامل اوسکی بخشش مین ہو کیونکر

غلط یہ قول ہی اہل حسد کا ۔ امامت کا کیا تھا اوسنی دعوا

وہ ابن حنفیہ کا تھا ہوا خواہ ۔ اوسی تھا حضرت عابد سے اکراہ

روایت ہی کہ اکدن زین عباد ۔ خبر مختار کی کرتی تھی ارشاد

کہا اصحاب نی ای شاہ خوشخو ۔ ہمین اوسکی زمانہ کی خبر دو

کیا اسطرح تب حضرت نی ارشاد ۔ کہ ہی وہ سال آیندہ رکھو یاد

فلان تاریخ ہوگی اور فلان روز ۔ سنو کی تم یہ اخبار دل افروز

سر ابن زیاد و شمر بدنژاد ۔ چلو دیکھو رکھا ہی پیش سجاد

مجہی دیکھو کی اوسدم بر سر خوان ۔ سر دستی اونکی ہونگی بار بچان

وہ دن آیا تو غوغا تھا ہر سو | نہین فرق اوسکی کہنی مین سر مو
روایت ہی کہ بعد قوت مختار | سنی اوسکی پسر نی جب یہ گفتار
برا کہتی ہی اکثر خلق اوسکو | مدینی مین کیا وہ مرد خوشخو
یہ اوسنی حضرت باقر سی پوچھا | امام باطن و ظاہر سی پوچھا
ہوا خواہو نسی کہہ ہووی مختار | رکھو ہمین اپنی دلکو اوس سی بیزار
کہا حضرت نی وہ ایسا نہین ہی | نبی کی آل کا یار و معین ہی
ہمین بھیجی تحایف اوسنی اکثر | ملا بی شوہرونکو اوس سی شوہر
ہمارے ساتھ اوسکا حشر ہوگا | نہ پہونچی کا اوسی آسیب اصلا
بیان اک اور کرتا ہون روایت | یہ عثمان یمان سی ہی حکایت
گیا پیش تقی وہ مرد دیندار | وہان اسوقت تھا یہ ذکر مختار
خدا رحمت کری اوس با وفا کو | غرا دار شہید کربلا کو
اگر صد کس ہو بھی بی شل مختار | ہمارا حق تلف ہوتا نہ زنہار
سر دشمن جو اوسنی ہمکو بھیجا | زنان ہاشمی کا سوک اوترا

وہ گھر ظلم وستم سی تہی جو مسمار | ہوی اوسلی بدولت سب وہ طیار
ہوئی مختار کی تحریر افضال | لکھون اب حضرت مسلم کا احوال

در شہادت حضرت مسلم [illegible]

دیا ہی مینی قط اپنی قلم کو | کہ مسلم کی لکھون احوال غمکو
گرفتار بلا ہی ناگہانی | ہوا جب یاری مسلم سی ہانی
سنجا ہی حضرت مسلم نی یہ بات | کہ تا نازل اوسکی محسن ہو پر آفات
کیا عزم جہاد اوس باوفا نی | وکیل نائب خیر الوری نی
ہوئی ساتہ اوسکی وہ قوم جفاکیش | نہ تہا ایمانکا جنکو بیش و پیش
عبید اللہ ملعون ستمگر | ہوا ترسان چہپا قلعہ کی اندر
دم ناورد بہاگی وہ جفاکار | تن تنہا رہا وہ شیر جرار
اوٹہائیں محنتیں راہ خدا مین | ہوا محبوس قوم اشقیا مین
ہوا یہ سانحہ کوفہ مین جس روز | نہ تہا کوفہ مین مختار دل افروز
اوسی پہونچی جو یہ کوفہ کی اخبار | جلا وہان سی بعزم جنگ مختار

کہا پہر یہ سنتی اوس سی جا کر | کیا نالی کو اور مسلم کو بی سر
ہوا صد چاک اوس غمخوار کا دل | وہ تڑپا خاک پر مانند بسمل
جو اونسکو نہ تھی اپنی بدن کی | کہین تیغ اور کہین دستار پہینکی
ہوا یون حرف زن یکمرد دانا | نہین ہی خوب اب کوفہ کا جانا
یہ سمجھی کا عبید اللہ ظالم | اسی بہی تہا سر یار ہی مسلم
نہ مسلم ہی اب اوسکی رفاقت | جہان ہو رنج وہان معلوم راحت
نہین ای جہان جانی سی کچہ کام | وہان کیون جائی ای نیک انجام
موثر کسطرح ہوتی وہ تقریر | کہ ہر تدبیر پر غالب ہی تقدیر
دیہ کوفہ پہ آیا قصہ کوتاہ | کہڑا تہا وہان جو قدامہ سر راہ
کہا اوسنی نہین حکم در آمد | غرض اونمین ہوئی تکرار از حد
اوسی مختار نی ایک ہاتہ مارا | ہوا سر سی قدم تک وہ دو پارا
جو باقی تہی اونہین کر قتل یکسر | ہوا کوفہ مین داخل وہ دلاور
نشان امن تہا جس سمت بر پا | وہان زنہار کو مختار آیا

کہا نعمان نی ابن عمر سی … اگر مختار ہوتا اہل شر سی
نہ لیتا آج وہ تیری حمایت … تجہی لازم ہی اوسکی قدر و عزت
پی تعظیم عبد الله اوٹہا … اوسی نزدیک تر اوسنی بٹہایا
کہا اوسنی کہ ای مختار خوشخو … ملی یہان آنی سی زنہار تجکو
کرونگا مین عبیدہ سی یہ ظاہر … اطاعت کو ہو مختار حاضر
سنا جب یہ تو مختار جوانمرد … ہوا یون حرف زن بہر کرم سرد
ہوا شرمندہ مین سبط نبی سی … مجہی خجلت ہوئی روح علی سی
خدا کی دوست کو دشمن نی مارا … مرا دل خنجر غم سی ہی پارا
کیا صد حیف وہ دنیا سی ناکام … ہوئی خاص خدا کو ذلت عام
رہا افسوس باقی تا قیامت … نہ مسلم کی ہوئی مجہسی رفاقت
فقط اسواسطی آیا ہون مین یہان … اوٹہائین مدعی مجہ پر نہ بہتان
غرض خیمہ مین بٹہلا کر اوسنی دو … کیا پیش عبید الله بد خو
کہا تجکو مبارک ہو کہ مختار … تری خدمت مین آیا بہر زنہار

کیا خیمہ مین اوسکی جب وہ ظالم — عبید اللہ لعین کوفہ کا حاکم
کہا مختار سے ای فتنہ پرداز — علی کی دوستی سے دلکو رکہ باز
نہین تیری لئی بہی یہی منظور — نہو کا غیر حسرت کوئی دستور
کہا مختار نی ای بی حمیت — اگر شہ پر مری ہوتی طبیعت
حمایت مین کبہی تیری نہ اتا — تماشا ظلم کا تجکو دکہاتا
نہین مجبور ایسی ہم نی سقف — کہ میرا خون ہو ظالم تجہی وقف
نہین تیری بہی کچہ عزت مری کم — ابہی چاہون تو اک لشکر ہو باہم
خدا کا شکر کر ای ظلم گستر — بلا مین وقت بد مین تجہسی اگر
ہوا یہ سنکی ظالم کافر و قہر — خجل دل مین ہوا وہ فتنہ دہر
ملایم کچہ ہوا تہا وہ ستمگار — لگا بہکانی اوس کافر کو عمار
یہی مختار کا ہی وقت ذلت — نہ مانا آئیگا پہر ہنگام فرصت
ہوا پہر گرم وہ مردود کافر — لگا کہنی کہ سنتو ای مزور
تجہی جرات ہوئی یہ کیسی حاصل — کہ ہو بیحکم تو محفل مین داخل

کہا منذر

کہا منذر نے اوسکو ای بد اندیش / اوسی تیغ زبان سے کر نہ دل ریش

اگر تجھکو غرور مال و زر ہے / تو یہ بھی تو عبیدہ کا پسر ہے

کلام سخت کی قابل نہین ہے / یہ ایسی باتکا حامل نہین ہے

سفارش اوسکی عبد اللہ نے کی / ہو النعمان بھی اسطرح ساعی

مجھی فرمائی کہ پھر اتنا نہو کار / کہ عترت دار ہی شدت سی مختار

کہا ظالم نے ہی یہ مرد شیعی / محبت اسکی دلمین ہی علی کی

ابھی یہ ذکر تھا اونمین کہ ناگاہ / ہوا کوشک سی برپا نالہ و آہ

زن و فرزند قدامہ کی آئی / اوسی کشتونکی وہ لاشین دکھائی

ہوا اوس شیر پر وہ سگ غضبناک / یہ فرمانی لگا مختار بیباک

ہوا تھا سد رہ یہ کیون ہمارا / لڑا ہم سی اوسی ہمنی بھی مارا

کہا اوس نے کہ ای ملعون جاہل / ہوا کسواسطی اور وسکا قاتل

وہ یہ بولا تو ہی شایان لعنت / رہی گی تجھ پہ لعنت تا قیامت

کسیکو اسمین شک ہرگز نہین ہے / ستمگر تو لعین ابن اللعین ہے

لگا تہرانی غصّہ سی وہ بدذات
ادہری تہی سامنی چہینی لی داوات

لگائی اوسنی وہ اوسکی جبین پر
جبین شق ہوگئی اوسکی سراسر

وہ اودہیر کہینچ کر تلوار پہونچا
ادہر سی لشکر کفار پہونچا

چہپا وہ بیچا کو شک کی اندر
تمامی فوج کا نرغہ تہا اوس پر

غیبت حضرت مسلم بن [illegible]
[illegible]

بہر صورت کیا اوسکو گرفتار
ہوا تقدیر سی مجبور مختار

لکہوں اب سانحہ سطر رسالت
کہ دست اونپر ہو بہر شفاعت

حرم مین تہا وہ سردار عریان
دل مومن مین ہو جسطرح ایمان

یہ پہونچا حضرت مسلم کا مکتوب
ادہر تشریف لاؤ تم تو ہی خوب

سب اہل کوفہ شایق ہین تمہارے
کیا حضرت نی وہانسی کوچ بارے

سنی رستی مین مولا نی یہ اخبار
سمع مانی ہوا بی سروہ جرار

کیا حضرت نی لشکر کو فراہم
سنائی اونکو وہ اخبار پر غم

ہوا یہ منتشر حضرت کا لشکر
رہی صد کس سی بہی ہمراہ کمتر

کیا رخصت اونہیں حضرت نے خند — نہ ہرگز وہ ہوا [illegible]

سنا جب حال عبداللہ نقطر — ہوی وہ چشم [illegible] خون بستی بہ

وہ کوکا تہا امام دوسرا کا — ستمگارون نے سر اوسکا بہی کاٹا

عبیدہ کو ہوا جدم یہ معلوم — چلا مکہ سے کوفہ کو وہ معصوم

کیا حر کو اودہر اوسنے روانہ — کرے شبیر پر بند آب و دانہ

ہوا جو وقت وہ لشکر مقابل — ہوا یون حرف زن وہ شاہ عادل

حرم مین ساتہ میرے تم رہو حر — کرو وہ مجسے ظاہر جو ہے منظور

کہا حر نے کہ ای سبط پیمبر — چلو کوفہ کی جانب ہے یہ بہتر

کہا یہ سبط پیغمبر نے اوس سے — تری مادر تری ماتم مین بیٹھے

غریبونکو عبث دیتا ہے آزار — نہین جانے کا مین کوفہ مین زنہار

کہا حر نے کہ ای شاہ سرافراز — کیا اسوقت مینے پاس اعزاز

نہوتی وہ اگر بیٹی نبی کی — تمہاری مانکا لیتا نام مین بہی

یہ کہکر دور وہ اوترا وہانسے — کہا مخفی امام دو جہان سے

جدہر مسطور ہو جاؤ اودہر تم ۔ کہ اسدم خواب غفلت مین ہین مردم
دیا حر کو یہ کی حضرت نی ارشاد ۔ کہ ہو تو آتش دوزخ سی آزاد
چلی وہانسی تو آخر کم ہوئی راہ ۔ شہادت گاہ پر پہونچی سحر گاہ
غبار اک زرد اوس صحرای اوٹہا ۔ ہوا حضرت کا خاک آلودہ چہرا
اکر شاخ شجر کانی تبر سے ۔ لہو کی دہار جہوٹی اوس شجر سے
ہوی غمناک اہل بیت اطہر ۔ کہا زینب نی یہ بہائی سی روکر
نہ اوترو یہان کہ ہی یہ جای وحشت ۔ یہ فرمانی لکی خواہر سی حضرت
یہانسی اب کہین جانا ہی دشوار ۔ ہوا بار سفر سی مین سبکبار
مجہی اس دشت مین دیکہو کی غمناک ۔ مرا کافور اس صحرا کی ہی خاک
کہا زینب نی ہو معدوم دشمن ۔ کرو نہین زندگی دنیا مین تجہ بن
کہا حضرت نی ہی یہ خواہش رب ۔ سنان پر ہو یہ سر او شیر نہ زینت
یہ زینب سی بیان کرتی تہی سرور ۔ ہوا ناکہ نمایان ایک لشکر
کیا اتی ہی دریا کو محاصر ۔ ہوا سامان یہ مہمان کی خاطر

ہوئی جب بند دریا کی کناری — عمر نی سب سی پہلی تیر ماری
چلی فوج ستم سی اسقدر تیر — ہوئی مجروح سارنی فوج شبیر
یہ پوچھا اوس سی حرنی ای ستمگار — اسی توکب تلک دیویگا آزار
لڑائی ہی تجہی یا صلح منظور — ہوا یون حرف زن حر سی وہ مقہور
اسی آزار دونگا مین یہانتک — یہ سر پہونچی کا بس نوک سنان تک
سنی یہ بات اوسنی جب بتکرار — جدا اوسکی ہوا لشکر سی یکبار
ہوا سبط نبی کا جب وہ مہمان — معاف اوسکی ہوئی سب جرم و عصیان
اگرچہ تہا یہان قحط دم آب — ہوا کوثر سی وہ مہمان سیراب
ہوا سرگرم پہر ہنگامۂ رزم — حبیب ابن مظاہر نی کیا عزم
یہ رویا کہہ کی وہ زہرا کا جانی — رسول اللہ کی تہی ہم نشانی
جدا کر تن سی قاتل نی سر اونکا — حنا آسا سم توسن سی باندہا
سم توسن پہ سر لٹکتا تہا رحم — کیا گہوڑی نی اوس مردود کی رم
وہان آپ لایا اوسکو آخر — جہان تہی اوس سی سب آگاہ و باہر

لیا سر اور کیا اوسکو تہ خاک ہوا قتل اونکی ہاتہوں سی وہ سفاک
ہوئی انصار شہ کی جب تمامی رہی باقی وہ اولاد گرامی
چلی جسوقت فرزندان مسلم کہا حضرت نی یہ ہین تم سی نادم
تمہاری باپ کی ہین مجہ پہ احسان علی اکبر کی ہوتی تم ندو جان
کہا مسلم کی بیٹون نی بمنت ہمین ہوگی پیمبر سی ندامت
علی اکبر شبیہ مصطفی ہے نہو پاس ادب یہ ناروا ہے
او نہین رخصت کیا حضرت نی ناچار علی اپنی پدر سی وہ وفادار
پہر عبد اللہ جعفر کی جگر بند وہ دونو حضرت زینب کی فرزند
ہوی انکہونکی آگی قتل وہ ماہ کلیجی کو پکڑ کر رہگئی شاہ
جب اولاد حسن کی آئی باری عجب شبیر کو تہی بیقراری
وہ دن روز وداع مجتبی تہا جو مرنیکی لئی قاسم چلا تہا
پیمبر کا عمامہ تہا جو سر پر اوسی کہتی تہی شہ ہاتہونپہ رکہکر
الہی دی اسی ازرق پہ نصرت دعا کو وا ہوا باب اجابت

ہوا وہ ضرب قاسم سی دو پارا — کہا اکبر نی وہ ازرق کو مارا
گرا جب خاک کی اوپر وہ جانباز — سنی حضرت نی اور کنی کی آواز
گئی ہر چند وہان شبیر فی الحال — ہوا وہ شورش لشکر سی پامال
کیا تہا وہان جو اک دولہا نیا وہ — ہوا سائیدہ مانند حنا وہ
سراپا چور قاسم کا بدن تہا — گل تر کی روش ابن حسن تہا
ہوا شبیر کی انکہون مین اندہیر — بہتیجی کو جو دیکہا خاک کا ڈہیر
کہا حضرت نی ہاتہ اپنی اوٹہا کر — الہی قطع انکی نسل کو کر
گرفتار عقوبت ہون یہ ظلم — الہی تیری رحمت انسی ہو کم
پہری روتی ہوی وہانسی جو شبیر — کہا عباس نی ای شاہ دلگیر
ہوا دل فرقت احباب ستی تنگ — مجہی اس زندگانی سی ہی اب تنگ
نہین ہی زندگی مین کچہہ حلاوت — مجہی لد دو رنکی اجازت
لیا رخصت سی حضرت جو انکار — ہوا یون حرف زن عباس غمخوار
کہ مین جنگ جمل مین ای برادر — ہوا جب تشنگی سی سخت مضطر

کہا وہ ماجرا اپنی پدر سے
علی نے آہ کھینچی اک جگر سے

تلطف سے مجھے چھاتی لگایا
یہ شفقت کی کہ میرا دل بھرایا

کہی آنسو مری پاک اور کہا یہ
کہ کچھ مشکل نہین ہے ابتلا یہ

ترا بھائی جو سبط مصطفی ہے
خطاب اوسکا شہید کربلا ہے

کنارا کبھو اوس بھی نہ اوس دن
نہ ہو جب مین دن اب اوسکو ممکن

علی کی یاد رکھو یہ وصیت
کہ ہو نمین قدر یہ سبط رسالت

نہین یہ تشنگی عباس دشوار
وہان پانی نہ ہاتہ آئیکا زنہار

سنی بھائی سے اپنی جب یہ تقریر
ہوئی عباس سے مایوس شبیر

چلا جس وقت وہ شیر دلاور
سکینہ نے اوسے دی مشک لاکر

اگرچہ مشک کو دانتون سے پکڑا
مگر پانی سکینہ تک نہ پہونچا

وہ شقا بھی ہوا تشنہ دہن آہ
کمر خم ہو گئی کہتی تھی یہ شاہ

نہ انکھونمین رہا نور بصارت
ہوا جب یوسف شبیر رخصت

کوئی غم تھا نہ سخت اوس سے زیادہ
کیا اکبر نے جسدم وہ ارادہ

بھی

یہی تقریر تہی ابن علی کے ہمین حاصل زیارت تہی نبی کے
نہین بہیجا ہی مینی اس پسر کو رکہا ہی زیر تیغ اپنی جگر کو
مجہی اس رنج مین دی صبر یارب مجہی مرنا ہی اسکا ہجر یارب
مجہی اکبار پہر اوسکو دکہادی مجہی یوسف سی اپنی تو ملادی
ادہر الفت سی تہا سرور کا یہ حال ادہر تہا پیاس سی اکبر کا یہ حال
نہ تہی تاب عطش اوس خستہ تن مین زبان خشک تہی کانٹا دہن مین
کیا پیش پدر آخر وہ ناکام کہا ملتا اگر پانیکا اک جام
لڑائی فتح کرتی شام تک ہم بہگاتی کوفیونکو شام تک ہم
یہ فرمانی لگا وہ شاہ ابرار تری جد و پدر پر ہی یہ دشوار
طلب ویسی کری تو ساغر آب تجہی اسطرح سی دیکہین وہ بیتاب
نہین تیری طلب کچہ ایسی دشوار رضای حق سی ای اکبر مین لاچار
کہڑی ہین مصطفی بالای کوثر تری خاطر لئی پانیکا ساغر
پہر اوسکی منہ مین حضرت نی زبان دی کہا میری زبان سی ہی یہ سوکہی

بہلا کس طرح ہو نمین اس سی اسیر — نہین ہی نام کو بہی اسمین توان
پہر اوسکی منہ مین دی اپنی انگوٹہی — ہوئی اکبر کی کچہ اوس سی تسلی
چہپا جب شام کی بادل مین وہ ماہ — گری غش کہا کی روی خاک پر شاہ
یہ اوس اخبار کا کہتا ہی راوی — کہ اک عورت در خیمہ سی نکلی
رخ زرد گرچہ ماہ چاردہ تہا — ہلال آسا خراشیدہ سراپا
یہ کہتی تہی کہ اہی جانان زینب — تری قربان ہو یہ جان زینب
بہی دشوار ہی تیری جدائی — تری بدلی نہ مجکو موت آئی
یہ روئی نعش اکبر پر وہ مغموم — کہ چونکا غش سی وہ معصوم و مظلوم
بہن کو نعش اکبر سی اوٹہایا — کہا دی صبر زینب کو خدایا
در خیمہ پہ آیا پہر وہ سرور — گیا اصغر بہی کو دیکہین ہمک کر
گلوی خشک پر دیتی تہی بوسا — لگایا حرملہ نی تیر ایسا
ترازو ہو گیا گردن مین وہ تیر — ہوا سیراب کوثر سی وہ بی شیر
ہوی اصغر کی مرنی سی یہ غمناک — کہا شہ نی کہ اب ہی زندگی خاک

زینب بجا

دیا سمجھا و تو علم امامت — کہا سب نے کر و اسکی اطاعت

کہا زینب سی کیجو صبر خواہر — غنا و رنج مین مانند بادر

سکینہ سی کہا ای جان شبیر — جدا کرتی ہی تم سی مجکو تقدیر

بہانا تم نہ آنسو چشم تر سے — ملو گی جلد اس بیکس پدر سے

کہا کلثوم سی جب مین ہون بیجان — مری غم مین نکیجو مو پریشان

یہ بانو سی کہا ای کشتۂ غم — نہ کرنا وہ کبھی جو مجکو عالم

چلن اسکا خلاف خاندان ہی — جو اونمین صبر ہی اوسمین کہان ہے

وداع آخری کر کر وہ سرور — گیا اوس لشکر کین کی برابر

کہا لشکر سی ای قوم جفا کیش — نہین ہو نمین رسول اللہ کا خویش

ہوئی یہ بات سن زرد اک شقی سے — تجھی ہی کون سی خونسی نبی سے

کہا شبیر نی ای خالق پاک — کیا ہی اس شقی نی مجکو غمناک

اسی کر اوس عقوبت کا سزاوار — نہووی جس سی بدتر کوئی آزار

گرا گھوڑی سی اپنی وہ ستمگر — قدم تہا رتن مین اور سر زمین پر

وہ ظالم ایسا فرسودہ ہوا تھا کہ اوسکا عضو عضو تن جدا تھا
ہوئی نادم جو وہ قوم جفاکیش ہوا یون حرف زن شمر بداندیش
ترا تشنہ نہین کسپر عیان ہی مگر پاس زر و دولت نہان ہی
کہا لایا ہون مین یہ چند حاجت کرو اپنا مجھی ممنون منت
نہو تم سد رہ آب میری یارو کہین لیجاؤن مین اپنی حرم کو
کئی ہین ظلم مجھپر تمنی ہر چند مین اس ظلم و تعدی پر ہون خورسند
اگر یان خرچ بھی ہی تمپہ دشوار لڑو ایک ایک ای قوم جفاکار
ہزارون تم ہو اور تنہا ہی شبیر لگاتی ہو اسی ہر سمت سی تیر
اگر یہ بھی نہین منظور تمکو مین تشنہ ہون مجھی پانی پلادو
نہ کم ہو ویگا اک ساغر سی دریا کئی دنسی ہون بھوکا اور پیاسا
لگا کہنی خشونت سی وہ بیدین یہ پانی آب کوثر سی ہی شیرین
پدر تو ساقی کوثر ہی مشہور نہین اک جام کا بھی تمکو مقدور
کہا اوسنی یہ اوس مغبر نمانی مجھی قدرت یہ بخشی ہی خدانی

ابھی چاہون تو اودی جام کوثر — روان ہو چشمۂ آب اس زمین پر
یہ کہتی تھی کہ اک نوروش آیا — پیالا آب سی لبریز لایا
کہا حضرت نی مین کیونکر پیون آب — موی لب تشنہ میری یار و اصحاب
نہین محتاج پانیکا مین ای پیر — پی اتمام حجت ہی یہ تقریر
کہا اوسنی کہ ای دانای اسرار — ابھی تو آب کی تھی تم طلبکار
ہوا نازل مجھی یہ حکم داور — بہت مضطر ہی فرزند پیغمبر
اوسی تو جلد پہونچا اب لگا جام — پشیمان و خجل ہو لشکر شام
کہا حضرت نی دو انگلی اوٹھاکر — ذرا ای پیر تو دیکھ اسکی اندر
کہا اوسنی کہ دو چشمین ہین جاری — کہا شہ نی یہ قدرت ہی ہماری
وہ پانی سی جو تھا معمور ساغر — بھری اوسمین وہ خاک پاک لیکر
زر خالص ہوئی وہ خاک صحرا — یہ تھا اعجاز اوس معجز نما کا
وہانسی وو رہا ازبسکہ [illegible] — جو انکھین بند کین پہونچا وہان وہ
پھرا آیا زعفر جن پھر امداد — کیا شبر نی یہ اوس سی ارشاد

تجھی امت سی ہین کیونکر راون | مجھی منظور یہ ہی سر کٹاون
کہان زعفرنی پانی بہی نہی ہمراہ | پہو یک ساغر لبریز یا شاہ
کہا روزہ سی یہ مولا ہی تیرا | یہ روزہ حوض کوثر پر کہلی کا
ادہر تو وہ ہوا حضرت سی رخصت | ادہر تہا گرم بازار شہادت
کیا شمر لعین نی آہ وہ کار | ہوا وہ روز روشن تیرہ و تار
کہن بی مہر وہ کا نور کہو یا | فلک یک اربعین تک خون رو یا
اوہتا تہی زمین جب کوئی نظر | نظر اتا تہا رنگین مثل شنجرف
چراغ و شمع صرصر سی سوی گل | رہا چندی زمین کو بہی تزلزل
ہوئی دریا مین شورش مثل طوفان | لرزتی تہی بشر خائف تہی انسان
نہ تنہا بلکہ روتی تہی سجاد | طیور و وحش بہی کرتی تہی فریاد
وہ لشکر اور وہ قوم جفاکار | عقوبت مین ہوی یکسر گرفتار

ذکر جہد عبد اللہ ابن عفیف کہ جو تہی آل پیمبر با عبید اللہ زیاد ناپاک بیباک

جو انکہین بند کرتی تہی وہ مردم | نظر اتی تہی اونکو مار و کژدم

الو ابر

ہوا جب خاتمہ آل عبا کا
منادی یہ ہوئی کوفہ میں برپا

بزرگ و خورد ہوں مسجد میں حاضر
عبید اللہ ہی بالا ہی منبر

رئیس کوفہ تھا اک نیک انجام
جہان میں اوسکا عبد اللہ تھا نام

ہوا تھا گرچہ نابینا وہ پرفن
مگر نور خدا سی دل تھا روشن

کلام اللہ اس قراءت سی پڑھتا
کہ اوس سی سنگ کا دل آب ہوتا

امیر المومنین مولا ی قنبر
سنا کرتی تھی قرآن اوس سی اکثر

سنی ہرگز نہ اعمی میں مروت
بجز ابن عفیف نیک طینت

نہیں دیکھا کہ بہر خیر اعمال
جوان ہمت کوئی پیر صد سال

ہوا مسجد میں وہ جسوقت حاضر
یہ کہتا تھا عبید اللہ کافر

ثنا و حمد کرتا ہوں خدا کی
پہر اوسکی بعد اوسکی انبیا کی

امام وقت ہی اب حاکم شام
ہوئی ہی حجت حق اوسپہ تمام

دلیل دعوہ ہمکو یہ ظفر ہے
جدہر ہی رو ہی ہمارا حق ادہر ہے

ہوئی حجت ہمیں پر فتح پائی
کہ ہیں مخذول و نادم بوترابی

وہ باغی جو لب دریا تھا اوترا سنا ہوگا ہوا کیا حال اوسکا
اوسیکا سر ہی یہ نوک سنان پر وہ زینب ہی جو روتی ہی کھلی سر
برا کہنی لگا پھر وہ جفا جو عقیل و جعفر و شیر خدا کو
سبھون کو یاد کرتا تھا بدنام وہ مغضوب خدا مردید انجام
کبھی کہتا تھا وہ مردود دورا ہوا یہ انتقام خون عثمان
سنا اوس پیر نی جب شور منبر کہا ای کاش ہوتی گوش بہی کر
نہ سنتا میں زنا زادہ کی آواز کہا خاموش ہو ای بندۂ آز
یہ کس شبیر کا کرتا ہی مذکور وہ سبط مصطفی مبرور و مجبور
کوئی زندیق ہوگا وہ ستمگار کہ جسنے اوسکو پہونچائی یہ آزار
نہیں کاٹا ہی سر ابن علیؑ کا قلم اوسنی کیا ہی سر نبی کا
سر زینب سی چھینی جنی چادر گری بجلی نہ اوس کافر کی سر پر
غلط کہتا ہی تو ای نامسلمان کیا لشکر نی تیری اوسکو بیجا
کہا اوسنی وہی باغی ہوا تھا سپاہ شام نی کاٹا سر اوسکا

تو ہی عریانی زینب سی دلگیر
ہندہ ہی رہتی مین وہ غمخوار شبیر

تو اوسکی قتل سی ہوتا ہی حزین
حسد اوسکا ہوا پامال ایمان

ہوا وہ پیر یہ سنکر غضبناک
کہا ای ظالم بی پیر و سفاک

سوا اوسکی تہا کوئی ای ستمگر
شباب جنۃ ریحان پیمبر

نبی اوسکی لئی اشتر بنا تہا
وہ اکبر دوش پر اوسکی چڑہا تہا

خدا کی بعن ہی مشرک کی خاطر
نہین مشرک وہ اہل بیت طاہر

تو اوسکی قتل کی کرتا ہی شادی
ستمگر ہی یہ کیسی بد نہادی

امام اول و آخر کو مارا
کیا تو نی نبی کی دلکو پارا

یہ تیری زعم مین کر ای شقی ہے
تری عثمان کا قاتل علی ہی

ستمگر وای بر احوال عثمان
کہ قاتل اوسکا ہو وہ شیر یزدان

اودہر حق ہی جدہر ہے علی ہے
علی قاتل ہی جسکا وہ شقی ہے

ابوسفیان کی کرتا ہی ثنا تو
نہین آگاہ ان باتونسی کیا تو

نبی کی گوہر دندانکو توڑا
طریق بت پرستی کو نچہوڑا

امامت اوسکی خاطر کب روا ہے — زناسی جو کوئی پیدا ہوا ہے
امنیہ سی یزید روسیہ تک — سبہی ظالم سبہی فاسق ہین بیشک
اونہین کا خوشہ چین ہی تو ستمگار — بنا بعنت کا کرمن آخر کار
زنازادہ ہی تو بہی ای ستمگر — یزید روسیہ کے ہی برابر
ہوئی یہ کشمکش مسجد مین آخر — قیامت کی ہوئی آثار ظاہر
غلام اوس نیر کی نہصد جوان تہے — سبہی ستم سبہی شیر زبان تہے
ہوا یکتن مسجد مین جو یکبار — جماعت سی وہان پہونچی وہ جرار
وضو اونکا دم شمشیر سی تہا — خم خنجر سی کی محراب پیدا
اوٹہایا فاتحہ کو ہاتہ باہم — کیا انا فتحنا اوسنی پہر صنم
کئی تہی بہول سب وہ کفر بنیاد — اونہین تہا سورۂ تبت فقط یاد
پہر اونکی دلمین ولولہ تہا — فقط اک مد کا اونہین فاصلہ تہا
غلام اوسکی لڑی اس جہد و جد سی — ہوی زیر و زبر وہ شد و مد سی
بہی ہر ایک کا تہا عزم بالجزم — نہ مطلق کہبی موقوف ابزرم

پی صحت نہ تھی بد جراحت
ہوئی اغلظ ستم کارونکی صورت

ہوئی بقید ر مثل حرف باطل
گئی سب بھول اپنی قدر و منزل

جنہین دعوی تہی اپنی سرکشی کے
صفونکی طرح مسجد مین بچھی ہے

رہی مغرب تلک وہ جنگ درپیش
ہزارون مر گئی بیگانہ و خویش

عبیدہ نی کیا اونسی یہ وعدا
کہ اس اعمی کو مین کل چھوڑدونگا

غلام اوس پیر کی اپنی گئی گھر
کیا مسجد سی وہ قلعہ کی اندر

رہا تدبیر قتل پیر مین وہ
نسو یارات بھر تدبیر مین وہ

مشاورنی کہا اوس سی خبردار
نکیجو قتل اسی زنہار زنہار

مظفر آئیگا تو ہرگز نہوگا
یہ فتنہ پھر فرو ہرگز نہوگا

ہوئی تہی دو ہزار اوس پر بچان
تلف ہونگی ہزارون پر مسلمان

بہت دشوار ہوگا اوسکا انجام
سمجہ کوفیکو باب فتنہ شام

یہ سنکر اوس لعین نی سر ہلایا
اوسی پھر سامنی اپنی بلایا

کہا ای رافضی نامسلمان
اسی خاطر بتا تہا تو نی قرآن

کری تیغ زبان سی سبکا ذکر بس — تری اب دیکہ کیا آتا ہی درپیش
کہا اوسی کہ ای ملعون بدکار — یہ باتین تیری حق مین ہین سزاوار
کہ تو کرتا ہی سب آل حیدر — نہین ظالم کوئی تجسا ستمگر
ہوا ہی تجسی زہرا کا جگر چاک — نبی تیرا ہی تجسی سخت غمناک
اگر ہی رفض حب مرتضی مین — خدا مین ہی نبی مین اوصیا مین
مری بخشش ہی ظالم اسی مگر — نہین ہون خارجی تجسا مین لیکن
ڈراتا ہی مجکو ای ستمگر — تصدق جان یہ سبط نبی پر
طلبگار شہادت ہون مین واللہ — مجہی اس زندگانی سی ہی اکراہ
مرا سر ہی اگر تن سی قلم ہو — غم سبط نبی دلسی عدم ہو
بہرا بیٹہا تہا غصہ مین وہ بی پیر — ہر آشفتہ ہوا سنکر یہ تقریر
ہوا ہرگز نہ ضبط اوس سی بجا نے — کیا خستہ اوسی چوب عصا سی
یہ دیکہی اوس نی جرا سکی جو کردار — ہر آشفتہ ہوئی وہ برہم یکبار
کیا راضی سبہونکو پہر نہ تدبیر — کہا زندان مین اوسکو بازنجیر

گئی دنسی جو برپا شور و شر تہا
عسس کو اونسی یہ احکام بہیجا

جہان مفسد ہوا اوسکو وہانسی لاؤ
کرو تاراج اور وہ گہر جلاؤ

جسی غمناک دیکہو بہر شبیر
کرو مانند عابد پا بزنجیر

عسس کا ظلم تہا اوس سی زیادہ
ہوا برپا دہر صاحب ارادہ

رہی جو بند غم سی بی تعلق
وہ تہی و عبدرحمان ایک طارق

بزرگی مین وہ ہر یک نامور تہا
سعید اسکا زہیر اوسکا پدر تہا

ہوی جب متفق تینون وہ دلدار
مثلث کا ہوا اک نقش طیار

گئی کچہ شب تو وہ جرار نکلی
دلیرانہ سر بازار نکلی

ہوا جو سدرہ یون اوسکو مارا
نہ اپنی ساتہیونکو وہ پکارا

جو بسمل ہو تو دیوی کچہ صداوہ
لگی تلوار جسپر دو ہوا وہ

مگر تہا سنگ سرمہ اوسکا دمساز
ہوئی کہانی سی اوسکی بند آواز

وہان آی مقید تہا جہان وہ
کمندین ڈالکر پہونچی وہان وہ

تلاش میر مین تہی وہ سرافراز
سنی قرات کی یک حجرےسی آواز

کیا جبرئیل دروازیکو جب وا — وہ یہ سمجھا کشندہ ان پہونچا
کہا پہلی تو اقرار شہادت — پھر اوسکی بعد توصیف رسالت
ہوا جب ردّ و بقبلہ وہ مسلمان — کہا اوسنی کہ مین ہون عبدرحمان
کہا کسطرح آیا ای پسر تو — کہین ایسا نہو کہنیچی ضرر تو
عبیدہ رات بہر رہتا ہی بیدار — نہین ہوتا ہی غافل وہ ستمکار
کہا تلوار کہینچی اوسکے سر پر — کہڑا ہی عبدرحمان ڈلاور
کچہ اندیشہ نہین ای نیک انجام — کہڑا ہی طارق پردل لب بام
تہ دیوار ہی اک فوج معقول — عمل ہونگی تری ایمرد مقبول
اوسی آغوش مین جسدم اوٹہا — لہو مین سر بسر آلودہ پایا
ہوی تینون جوان اوسکے برابر ساتہ — فرو لائی اوسی تدبیر کی ساتہ
اوسی پہونچا کی گہر مین وہ دلاور — ہوی سارہ بہر کوفہ کی اندر
سر دشمن پہ یہ شبخون مارے — خیابان چمن کو جی تہی سارے
گل تازہ تہا ہر فرق بریدہ — وہ سارا شہر تہا باغ رسیدہ

ہو مین

لہو مین تر بتر کشتی تہی بالکل
نظر آتی تہی ہر سو حرمن بن

پہری ہمین ہم بہت باغ جہان مین
بہار ایسی نہین دیکہی خزان مین

قلم ہوتا ہی فصل دی مین گلزار
ہوئی فصل بہاری اونکو تلوار

اونہون نی تہا جو باغ دین اوجاڑا
یہ کل پہولا اوسی ظلم وستم کا

وہ عمرو ابن حارث شحنۂ شہر
جفاکار وستمگر فتنۂ دہر

لیی فوج مسلح اور مکمل
ہوا ناگاہ طارق کی مقابل

وہ نعرہ یا محمد یا علی کا
سماعت مین جو اون کی ہوتی ہی پہونچا

وہین آکر ہوی طارق کی ہمراہ
لگی ہونی لڑائی حسب دلخواہ

غلام اوس پیر کی بہی جلد پہونچی
کیا نرغہ مین اوسکو سب طرف سی

قیامت کی نہ تہی اونمین کچہ ڈہیل
صدای بوق تہی صور سرافیل

ہوا تہا عرصۂ محشر وہ بازار
پدر کو تہا نہ پسر کا غم نہ زنہار

عجب اون بیسرونکا تہا تماشا
جسی دیکہا وہان وہ لوٹتا تہا

لڑائی سی جو اوسنی دل چرایا
انہون نی دام عیاری اوٹہایا

ہوا آگاہ جب وہ ظلم بنیاد ہزاروں ہوئی یکشب مین برباد
او ترا وہ صید بسمل صورت تیر اوسی جسنی کیا تہا پا بزنجیر
عبیدہ کو ہوئی شرم و ندامت سراسر رنج سر تا پا خجالت
کیا کوفہ سی بصریکو وہ سفاک سنا جسنی کہا خس کم جہاں پاک

شہادت یافتن عبداللہ ابن جعفر دست لشکر ابن زبیر بنا بر کینہ

گیا بصرہ مین جب وہ مرد گمراہ بطور تاخت آئی فوج ناگاہ
یہان ہونی نہ پایا جمع لشکر کہ یہ اوس فوج پہ ہوتی مظفر
غلام اوس پیر کی اور وہ اقارب ہوی تہی جنگ کی جو پہلی طالب
ہوی اونکی مقابل بی محابا وہ تہوڑی تہی لڑی لیکن بہت سا
ادہر ہوتا تہا لشکر دمبدم کم چلی آتی تہی اونکی فوج پیہم
ادہر نامی تہی جو دو چار سردار ہوی آخر شہادت کی طلبگار
غلام اوس پیر کی سب کام آئی رخ و پہلو پہ تیغ و تیر کہائی
حبش کے تہی غلام اونمین جو اکثر جہلکتی تہی وہ لاشی مثل عنبر

ہوی

ہوئی بہی سقدر زخمونسی شرار | کہ ہر زخمکی بخیہ تہا رشک گلزار

ہوا اوس پیر پر جسدم نہ ظاہر | کیا عزم جہاد اوسنی بہی آخر

درخانہ پہ آیا وہ دلاور | حرم مین تا نہ آئین وہ ستمگر

نہ تہا فرزند کوئی اوس ولی کی | جہاد و رزم سی جو اوسکو روکی

یہ حال اوسکا جو اوس دختر نی دیکہا | کہ جسکا نام ام عامرہ تہا

کہا اوسنی پدر سی ای کہن پیر | اجازت دی کہ کہینچون اب یہ شمشیر

کہا اوسنی کہ ای پاکیزہ دختر | نہین واجب جہاد و رزم تجہ پر

خلاف شرع ہی یہ تیری جرات | تجہی کسطرح سی مین دون اجازت

مجہی ہرچند بینائی نہین ہے | بدنمین بہی توانائی نہین ہے

لڑونگا ان ستمکارونسی تنہا | رہی گا تا قیامت ذکر اوسکا

غرض آئی جدہر سی وہ ستمگر | اوسی آواز دیتی اوسکی دختر

وہین ابن عفیف نیک کردار | گراتا خاک پر اونمین سی دو چار

لڑا ایسا ہی اونسی وہ مسلمان | کہ وہ کافر ہوئی جرات پہ حیران

غرض ہشتاد کس کو اونی مارا | ہوا تیر ونسی یہ بہی پارہ پارا
بشہد اخر ہوا وہ نیک اختر | کیا سر کو فدا سبط نبی پر
لکہی ہی بعض راوی نی یہ اخبار | لڑی وہ ام عامر بہی کئی بار
رقم اوس واقعہ کا ہی یہ احوال | کیا جب خانۂ طارق کو پامال
سکینی خر طارق کو پکڑا | کیا ظالم نی اوس سی بدارادا

اغاز داستان مسعد ابن عامر و لڑنا اور بیعت عبداللہ ابن زیادہ

وہ کرتی تہی خدا سی استغاثا | کہ اوسکو ام عامر نی چہڑایا
سیہ پوشان بزم اہل ماتم | بیان اسطرحسی کرتی ہین ماتم
ہوا جب قتل وہ سبط پیمبر | جبین ابن بتول و جان حیدر
سرور جان زہرا زیب سینہ | غریب کربلا شاہ مدینہ
شفیع نوع آدم ثانی نوح | ہوا جبوقت وہ مقتول و مذبوح
پہرا کوفہ کو وہ کوفہ کا لشکر | سر شبر کہ نوک سنان پر
اسیر ظلم تہا وہ سرو آزاد | جسی کہتی تہی خلقت زین عباد

جبیر

عبید اللہ نے کی یہ منادی
خوشی گہر گہر ہوا ور گہر ہو شادی

جسی اس غم سنی ہم دیکہین لکہیر
زکہین کی وسکی سر کو زیر شمشیر

سنی جب کوفیون نے یہ منادی
ہوی وہ بہیا مصروف شادی

دف و نی کی صدا ہر ایک جا ہے
ہر اک گہر مین ترانہ کی صدا ہے

جنہین شبر کی تہی یادگاری
بسانِ شمع وہ کرتی تہی زاری

ہوی تہی سر بصحرا اونمین اکثر
کیا تہا غورتون نی ترک شوہر

جگر کتنون کی تہی غم سی دوپارا
کیا بعضون نی دنیا سی کنارا

دف و نی کی سدا سی تہی وہ بیزار
اونہین آہ و فغان سی تہا سروکار

اونہین اشخاص مین تہا وہ خوش انجام
عمیر ابن عامر جسکا تہا نام

کیا کرتا تہا وہ تعلیم اطفال
ثواب حج اوسی حاصل تہا ہر سال

بیان اسطرح کرتا ہی ابوذر
معلم ایکدن مکتب کی اندر

غم شبر سی بیٹہا تہا خاموش
ہوا اک شخص وارد مشک بر دوش

دیا اوسنی اسی اک جام بہر کر
ہوا اوس جام سی یہ او مضطر

وہ شاہِ تشنگان ایا اوسی باد   لب دریا ہوی تہی جسی چباد
کیا دل سی شکیب و صبر و آرام   ہوا لبریز خون سی چشم کا جام
امیر شام پر کی لعن اوسنے   بہیع و شیت پر کی طعن اوسنے
اوٹہای اوسنی پہر سوی فلک ہاتہہ   دعا یہ کی کہ ای قاضی حاجات
رہین شایان نفرین وہ ستمکار   وہ شاہِ تشنگان ہی جن سی بیزار
وہ شقا بہی ہوا محزون و حیران   چلا اون ظالمون پر لعن گویان
ملا اوس قوم کی خویش و برادر   بدل مصروف تہی اوس گفتگو پر
ہوا ابن انس اوس پر غضبناک   لگا کہنی تری منہ مین پڑی خاک
کہی ہمکو برا یون بخیط تو   کری لعنت امیر شام پر تو
تجہی ہم رزق دین تو بد دعا دی   سزا کفران نعمت کی خدا دی
ہوا وہ پیر ان باتونسی حیران   کہا کرتا ہی کیون یہ مجہ پہ بہتان
پدر کی یاد نہین اوسکو بہی کہ تب   [illegible] وہ بہلا دین اوسنی باتین
ہوا مکتب سی وہ فتنہ جو باہر   طمانچہ اونسی کیا نیلا رخ و[illegible]

ملی آستین آنکھونپہ ہر بار ہوی اوس بدگہر کی چشم خونبار
شگاف اوسنی کئی بوہرن مین کہ جیسی چاک ہوتی ہین کفن مین
کیا اس نخل سی آگی پدر کی یہ دیکھی طور جب اوسنی پسر کی
کہا اوسنی کہ مجکو جلد بتلا کیا ہی کسنی یہ احوال تیرا
پدر کو دیکہکر اپنا مددکار کیا وہ راز پنہان اوسنی اظہار
عمیر سنگدل نی سبب آج کیا ہی روز کو میری شب داج
امیر شام کی جو ہین ہواخواہ تیرا اونپہ کرتا ہی وہ ہر گاہ
ہوا جب تیر لعنت سی دل افگار یہ مینی اوس سی کی البتہ تکرار
ملی جنکی سبب سی تجکو عزت اونہین کہتا ہی بدکفران نعمت
کلام سخت اوسکو تلخ گذرا کیا اوسنی پریشان حال میرا
سنی یہ نقل کو ظالم نی جس دم ہوا غصہ سی اوسکا غم عالم
یہ اوس مردود کو جوش غضب تہا لبان سگ گزیدہ لب بلب تہا
غرض اوس سگ بچہ کو ساتھ لیکر ہوا حاضر عبید اللہ کی در پر

سنایا حاکم بیدین کو وہ حال
ہوا یہ حکم اونکو تہی جو حاضر
کہون کیا ظلم اوس قوم جفا کا
ہزار افسوس عشق پنج تن سے
غرض بیجرم کو مثل گنہ کار
کیا وہان لاکی حاضر اوسکو فی الفور
ہوا یون حرف زن اوس سی وہ ظلم
ہوا ہی کون سادہ کفر سرزد
بہی نہ ساقی کوثر کا فرزند
اگر وہ جانشین مصطفی تہا
بندہی رسی مین کر دخت علی ہے
تجہی شبیر کا تہنا ہے ماتم
یہ باتین سنکے وہ مرد لاور

جو اوس مردود پر گذرا تہا احوال
پکڑ لاؤ جہان ہو ابن عامر
ملا منہ خاک پر اوس پارسا کا
بندہی شانہ پہ ہاتہ اوسکی رسن سے
چلی ازار دیتی وہ ستمکار
باین ذلت باین خواری باین طور
کہ ہین شایان نفرین کسطرح ہم
جو فوج شام کو کہتا ہی تو بد
ہوا مقتول آپ اوسپر رہا بند
پڑی ہم حکم حاکم سی ہمین کیا
رسن اوسکی گلی مین بہی پڑی ہے
وہ صدمہ ہو کہ رووی تجہ پہ عالم
ہوا یون حرف زن ای ظلم گستر

ڑی

تری عقل و فراست سے ہی یہ دور
رکہی تو قول اس مردک کا منظور

نہین پڑتی یہ مایل یہ سنیہ کار
ہوا ہی مجسی اس حیلہ سی بیزار

تعجب ہی جو یہ تجھکو یقین ہی
فقط بہتان ہی اور کچھہ نہین ہی

سنی ہو اور نہ بہی کریہ تکرار
مین ہون البتہ مجرم اور گنہکار

عبیدہ کو نہ آیا کچھ ترحم
کہ مایل ظلم پر ہی خوی کژدم

اوٹھا دست ستم مین سنگ لیکر
لب و دندان پہ مارنی اوسنی تہر

کہ تہبری توری بیجا نی
کیا یہ ظلم مردود خدا نی

کیا کرتا تہا وہ مجروح و خستہ
نبی کا یاد دندان شکستہ

سراپا ہو رو ظلم و ستم تہا
حباب آسا بدن پہری ورم تہا

وہان لیجا کی پہر اوسکو کیا بند
جہان سرداب مین مختار تہا بند

چہپا ظلمات مین وہ آب حیوان
دل انسان مین ہو جسطرح ایمان

ستمگر کی زبانی ہی یہ مذکور
بندہی تہی دست و پا میری بدستور

مجہی اوس چاہ مین لیجا کی ڈالا
نہ پہر غرفہ نی جبکی سر نکالا

بسان گور ظالم تیرہ و تار کنوان تہا یا وہان اژدر دمار
شب تیرہ سیاہی اوس سی لی وام نہ ظاہر صبح ہوتی تہی نہ وہان شام
رہا مین دیر تک حیران و ششدر کہا میرا قدم پہرا اوسکی تہ پر
جو اس رفتہ جب آئی تہکانی کیا غمگین مجہی پہر اس صدائی
خداوندا مجہی اس چاہ غم مین رکہیگا کب تلک دردو الم مین
مے کلفت سنی رکہ مجکو نہ مدہوش عروس مدعا سی کر ہم آغوش
برائی حضرت شبیر و شبر مجہی اب رکہ نہ اس زندان کی اندر
سنی اسطرح کی مینی جو تقریر غم شبیر نی کی دلمین تاثیر
ہوئی مجکو تلاش یوسف چاہ لیا بس کاروان آہ ہمراہ
اوسی دیکہا تو نور انکہون مین آیا جسی مین ڈہونڈہتا تہا اوسکو پایا
نکلر دیکہا یہ مینی اوسکا اسلوب وہ یوسف زار ہی مانند یعقوب
نہایت ناتوان شدت سی بیمار گل تر کی روش سب جسم افگار
نہ تہا کوئی شریک رنج و بیداد پر اک زنجیر یا کرتی تہی فریاد

اوسی

اوسی مینی بطور اہل اسلام — کیا بعد سلام از ای نیک فرجام
ہوئی ہی کو تمہی وہ تجھسی تقصیر — کہ جسکی تونی پائی ہی یہ تعذیر
مجھی بہی حال سی کر اپنی آگاہ — کہ تیرا ہون شریک نالہ و آہ
نہ بیگانہ سمجھ مین آشنا ہون — غلام خاندان مصطفی ہون
سنا جب یہ پیام درد آمیز — ہوا درج دہن بہی یون گہر ریز
بہ عشق آل احمد ہی گرفتار — غلام احمد مختار مختار
نہین کچہ جرم ہون تقصیر ملکی — عبید اللہ ہی مجہ پر غضبناک
مرا جو حال تہا اونی سنایا — شہ بیکس کا جب مذکور آیا
شہادت کی سنی مجہسی جو اخبار — زمین پر اوسنی ٹپکا سر کئی بار
کئی دن تک رہا مختار غمناک — یہی کہتا تہا اب ہی زندگی خاک
غم مسلم سی تہا میرا جگر ریش — کیا قسمت نی کیا یہ رنج درپیش
مجہی امید تہی وہ شاہ والا — رہا اس قید سی مجہکو کریگا
ہوئی تدبیر کی برعکس یہ بات — کیا اعدا نی اوسکو قتل ہیہات

کہا مینی که ای یار وفادار
سنی ہی مینی بشیر مینی یه اخبار

قصاص خون تو اعدا سی لیکا
جفا پیشونکو تو آزار دیکا

کتابون سی بہی ہوتا ہی یه ظاہر
که تو اس قوم پر ہو ویکا قادر

وه مخزون مجتبی یه سنکر ہوا خوش
کہا تجکو رکہی تیرا خدا خوش

[illegible] عبید اللہ زیاد سے

تسلی وه کبہو کرتا تہا میری
کبہی دیتا تہا مین اوسکو تسلی

پہر اوس قصه کا یه کہتا ہی راوی
عمیر باوفا کی اک بہتیجی

عبید الله کی گہر مین تہی نوکر
وہی تہی دایه دخت ستمگر

سنا اوسنی چچا کا جب یه احوال
رخ ورد اوسنی غم سی کیا لال

کیا زلفونکو سرتا سر پریشان
ہوی وه شمع کی مانند گریان

جب اوسنی اپنی یه صورت بنائی
لگی وه رونی جسکی مرضعه تہی

یه طفلان رضاعی کا ہی اطوار
که اپنی دایه کی ہوتی ہین غمخوار

جب اوس دختر نی پوچہا باعث غم
کہا اوس مومنه نی قصه غم

کہی

کہ جینی افزا او سے پر لیا ہی — سزاوار جفا وہ بی خطا ہی

نپوچہو تم جو گذری اوسپہ بیداد — ذر و ندان ہوی تہرسی برباد

گئی مشیر پدر آخر وہ دختر — کہا اوس سی کہ ای بیداد گستر

معلم سیری دانی کا چچا ہے — جسی محبوس زندانمین کیا ہے

بجرم تہمت طفل ستمگار — کیا ہی مرد دانا کو گرفتار

اگر بالفرض ہی وہ اہل تقصیر — اوسی اب قید سی تو رکہ نہ دلگیر

اوسی از بس تہی اوس دختر کی خاطر — دیا یہ حکم اونکو تہی جو حاضر

بلاو ابن حجاج لعین کو — ہوا حاضر وہ اور چوما زمین کو

وہ دربان تہا سرای بجیا کا — وہی مالک تہا اوس دوزخ سرا کا

کہا یہ حکم زندان بانکو بیجا — عمیر ابن عامر کو اسبہے لا

اوسی پہونچا یہ جب دم حکم حاکم — کہا مختار نی سن ای معلم

مبارک ہو تجہی اپنی رہائی — جو تیری آرزو ہی وہ بر

تجہی اللہ نی یہانسی نکالا — چہڑایگا مجہی بہی حق تعالے

مرا اک کام ہی تجسی اگر ہو — کسی دن پہر یہان تیرا گذر ہو
وہ کچہوائی جہان دیدہ کوئی فن — کہ پہونچی مجکو اسباب نوشتن
نہ زندانبانسی کیچہ دلمین وسواس — ہماری آبرو کا ہی اوسی پاس
سنیگا وہ اگر تجسی یہ روداد — اعانت وہ کریگا بلکہ امداد
کوئی نامہ اگر دیوی وہ وفادار — مدینہ تک اوسی پہونچانا ای یار
وہ خط پہونچی اگر ابن عمر تک — رہا ہو قید سی مختار بیشک
ہوا یہ سنکی کریان وہ معلم — کہا مختار سی ہون تجسی نادم
رکہی اس قید مین تجکو مقدر — مجہی روز رہائی ہو میسر
یہی مذکور اونمین تہا کہ ناگاہ — کشادہ ہو گیا فصل در چاہ
وہ زندانبان کہ نام اوسکا تہا سبحان — سمجہتا تہا وہ اون دونونکو مہمان
اگرچہ وہ شبان زادہ تہا باہوش — اوسینی اون اسیرونکو کہا خوش
معلم سی کہا ای نیک محضر — ہو الطاف عبید اللہ تجہپر
کہڑا ہو ساتہ میری چل یہان سی — اوٹہا رخت اقامت اس مکان سی

کہ مختار

کہا مختار نی ای صاحب ہوش — نکیجو اوس نصیحت کو فراموش
کیا دلکیطرف اوسنی اشارا — کہ اسیر نقش ہی کہنا تمہارا
ہوا جب آگہی جوان نا پدیدار — سکندر کی طرح حیران تہا مختار
غرض جب اوسکو لا ئی پیش حاکم — ہوا یون حرف زن اوس سی وہ ظالم
ہوا اپنی زبان سی تو پشیمان — بہلا ہو کا کوئی تجسا بہی نادان
نہو کسطرح شایان آذیت — کہی جو واجب الطاعت کو لعنت
اوسی کمرہ کہی جو رہنما ہو — پہر اوسکی عزت و توقیر کیا ہو
نہین تو نی پڑہا جو ہوا اولی العزم — کہ واجب ہی اطاعت منع ہی رزم
معلم نی کہا ای بندہ پرور — کیا یہ عہد مینی بار دیگر
رکہون مکتب نشینی سی نکچہ کار — رہون بار علائق سی سبکبار
نہ آئی پہر مری عزت پہ کچہ حرف — یہ باقی عمر کعبہ مین کرون صرف
غرض رخصت ہوا وہ مرد دیندار — دی اوس مارتی کچہ اوسکو دینار

[illegible]

بیان کرتا ہی راوی یہ روایت | اوسی زوجہ سی تہا خوف خیانت

بجنب مصلحت وہ مرد پرفن | ہوا دشمن سمجہ کر اوس سی بدظن

نکالا زوجیت سی اوسکو باہر | ہوا آزادہ وہ مرد دلاور

ہوئی جب اوسکی کہر سی وہ بدر دور | اوسی اکدن ہوئی یہ بات منظور

خدا کی نذر کا کہانا پکایا | ہر اک مومن کو وہ اوسنی کہلایا

ہوی آثار ظلمت جب نمایان | کئی لبریز کہانی سی کئی خوان

گیا وہ نیکی زندان بانکی خاطر | اوسی باپانہ اپنی کہر مین حاضر

بلایا پہر کسیکو اوسنی ناچار | دیا کہانا سعہ پنجاہ دینار

ہوا رخصت یہ کہکر وہ خوش انجام | عمیر ابن عامر ہی مرا نام

مری کہر آج تہی شادی کی تقریب | ہی [illegible]

تبرک ہی یہی کہانا زر وای | ن [illegible]

وہ زعفران بال جو اپنی کہر مین | [illegible]

ہوا وہ اپنی دلمین خرم وشاد | دعای سیر [illegible]

اوسی سامان سی وہ مرد مومن — گیا جب اوسکی در پر دو سہ دن

ابہی در پر نہ دی تہی اوسنی آواز — کہ اندر سی نکل آیا وہ ہمراز

کہا اوس نی کہ ای یار وفادار — نہین مجہسی ہوا ایسا کوئی کار

جو تو یہہ کری مر ہون منت — مری لائق جو ہو لی مجہسی خدمت

مجہی سوگند ہی اپنی خدا کی — قسم ہی اوس رسول دوسرا کی

کبہی تیرا نہو کا راز افشا — تری ایذا ہی مجکو اپنی ایذا

کہا اوس نی کہ ای پیر خردمند — رہی محتاج چاہ غم [illegible] تا چند

تری کوشش سی یہ چندان بہین دور — مین ہون اس کام مین البتہ مجبور

[illegible] — [illegible] بن

[illegible] — [illegible] ای کہین [illegible]

[illegible] — تجہی [illegible] لیجلو نکا

[illegible] — کہ جسپر بند ہو دی آب و دانہ

[illegible] ہوی وہ آخر کار — جنہین حاصل ہوی تہی اوس سی فنا ر

تری خاطر سی ای پیر جہانگرد | نہین ہی جانکی جانیکا کچہ درد

تجہی منظور اگر یہ امر ہی یار | نہین اسکی سوا تدبیر زنہار

کسیدن خوب سا کہانا پکاکر | یہ مجہسی عرض کر زندانمین آگر

کیا تہا عہد مینی یہ خدا سی | اگر زندہ چہٹونگا اس بلا سی

کرونگا مین نگہبانون کی دعوت | سو یہ موجود ہی خوان ضیافت

تبرک جانکر تم اسکو کہاؤ | اسیران جفا کو بہی کہلاؤ

نہین آتا نظر خورشید بہی ہان | کہ سمجہین وہ اسکو گردہ نان

ہوی راضی اگر وہ اپنے یار | کسی شی کا نہین ہوبچانا دشوار

عرض اوسنی سنی جبدم یہ تقریر | بعلم کو خوش آئی اوسکی تدبیر

ذکر حیلہ و کردار بعلم بزرگوار انصار [illegible]

گریبان سحر جبدم ہوا چاک | بموجب مصلحت وہ اہل ادراک

ہوا طیار نئی دعوت مین مصروف | غم واندوہ دستی کرکی موقوف

لگی کہانی سی پر اوسنی کئی خوان | کہ جسسی ہو معطر روح انسان

لائی

رکہی ہر خوان مین اوسنی بدستور | انار و ناشپاتی سیب و انگور
کسی مظرف مین اوسی بصد فن | رکہا پوشیدہ اسباب نوشتن
وہی جو طور تہا اوسنی بنایا | اوسی انداز سی زندان مین آیا
حفاظت کو معین تہی جو انفار | دئی اوسنی ہزارون انکو دینار
اونہین جب کر چکا ممنون احسان | گیا وہ مرد مومن پیش سبحان
کہا اوسنی بنت ای نکوکار | یہی تیری لئی ہی بہر مختار
بجب مصلحت وہ مرد عاقل | ہوا اس خشم سی اوسکی مقابل
کری صید کبوتر جسطرح باز | یہ چلایا ہوئی بند اوسکی آواز
کیا ہر طرح سی اوسکو پریشان | کبہی دامن کبہی کہینچا گریبان
کبہی غصہ سی اوسنی کی یہ تقریر | ہوا ہی تو مخبط ای کہن پیر
ترا کہتا نہین ہرگز کرونگا | تجہی پیش عبیدہ لیچلونگا
اوسی پہونچا ای کیونکہ یہ کہانا | کہ جسپر بند ہووی آب و دانہ
کفیل اوسکی ہوی وہ آخر کار | جنہین حاصل ہوے تہی اوس سی دینار

کہا سبحان سی کیون کرتا ہی تکرار ۔ نہین ہی کچہ قباحت اسمین زنہار
وہ کرتا اس سخن کو کس لئے رد ۔ بحسب مصلحت تہی اوسکو یہ کد
اونہین اپنا سمجہ کر شامل حال ۔ در زندان کی کہولی اوسنی اقبال
معلم نی دیا اوسکو وہی خوان ۔ کہ جسمین خامہ و کاغذ تہا پنہان
دکہا کر اوسنی اون سبکو بتکرار ۔ کیا مختار کو پہر اوسکا مختار

ذکر حال سبحان کو کا [illegible] و [illegible] ہوا داری [illegible]

لکہا تونی بہی کہا یا وہ کہنا ۔ معلم بہی ہوا وہان سی روانا
وہ زندانبان جو تہا مرد خوش آئین ۔ غم اولاد سی رہتا تہا غمگین
اوسی فرزند کی ازبسکہ تہی چاہ ۔ کیا اک روز وہ صحرا مین ناگاہ
نظر آیا اوسی اک طفل نادان ۔ انگوٹہی چوستا تہا جای پستان
لیا دلگی طرح سی اوسکو بر مین ۔ اوٹہالایا اوسی صحرا سی گہر مین
غرض ماباپ کی لطف و کرم سی ۔ ہوا جب نوجوان ناز و نعم سی
طریق نیک کو بہولا وہ بدخو ۔ ہوا دختر پہ سی عشق اوسکو

پہ دیکہا

یہ دیکھا اوس حرامی کا جو نیرنگ — بدر اوس سی ہو بیزار و دلتنگ

کہا یہ اوسنی زوجہ سی کہ ای زن — مری غیرت کا ہی یہ شخص دشمن

خلاف شرع ہین سب اسکی اطوار — نہین ہی پاس عزت اسکو زنہار

اوسی از بسکہ الفت تہی بسر کی — ہوئی وہ ناقص العقل اوسکی ساعی

وہ مردک بسکہ مجہول النسب تہا — شرافت سی تعلق اوسکو کب تہا

ہوئی جب پیش تیغ سعلم — کیا پیش عبید اللہ وہ ظالم

برای حاجت دنیای فانی — کیا اظہار وہ راز نہانی

کہ بی حکم خداوند سیہ کار — ہوا سجان کفیل کار مختار

ہوا سنتی ہی وہ بدخواہ عالم — سراپا شعلۂ نار جہنم

سمجہکر ایکو آونیر زبردست — در زندان پہ آیا وہ خرمست

وہ زندانبان کہ تہا عزت کی لائق — ہوئی اندا سی درد اوسکو لاحق

ہوا صد چاک جب اوسکا تن پاک — کہا اوس بیحیا سی ای غضبناک

نہین کرتی اوسی اسطرح دلریش — جسی دیتی ہین عزت ای جفاکیش

خطا ہی کونسی تقصیر کیا ہے | اگرکچہ جرم بہی ثابت ہوا ہے
ہوا یون حرف زن اوس سے وہ گمراہ | مجہی بازی ندہی مانند روباہ
بہ ترغیب عمیر ایمرد حراف | نہین پرماتہ توکرنی لگا صاف
سمجہتی ہین جسی ہم دشمن جان | اوسی تو جانتا ہی اپنا مہمان
چہپا کر خوان مین ای پر تدبیر | نہین بہیجا اوسی اسباب تحریر
اسی تعذیر کی تو ہی سزاوار | رہی زندانمین ہم پہلوی مختار
ہوا حق نمک تجہی اوار خوب | کیا حرمت کا تونی پاس کیا خوب
ہوا یون حرف زن اوس سی وہ مومن | اگرچہ ہو نمین اہل جرم لیکن
سوا اوس روز کی یہ سب مین آگاہ | کہلا ابتک نہین قفل در چاہ
ہوئی ہو کی جو کچہ مجہ سے خیانت | اسی مین جنس وہ ہو کی امانت
جسی مجہی عداوت ہو سراسر | اوسی تو بہیج اس زندانکی اندر
ملی گر اوسکو اسباب نوشتن | تو پہر شمشیر ہی اور میری گردن
نہوتا کسطرح راضی وہ اسپر | اسی تو جاہتا تہا وہ ستمگر

جنہین وہ جانتا تہا معتبر ہین ستمگر ہین شقی ہین فتنہ گر ہین

دیا حکم اونکو اس زندانمین جاؤ ملی جو کچہ امانت اوسکو لاؤ

جسی جس چاہ مین ظالم نی ہچپا سراپا غرق خجلت اوسکو دیکہا

چراغ و شمع تہی ہر چند روشن ہوئی تہی کور لیکن چشم دشمن

خدا جس چیز کا ہووی نگہبان در اندازونسی کیا ہو اوسکا نقصان

سنی جب اوس ستمگر نی یہ حالت ہوئی شرمندگی اوسکو نہایت

چہپایا جو ہی ایمان نی اوس سے دلیرانہ کہا سجان نی اوس سے

ہوا ہی تو نہان راز نہانے یہی تہا انتقام جانفشانے

جو اس بغیرتی کا ہو سزاوار اوسیکو سونپی یہ کار سرکار

نہین تو مفتریکو کچہ سزا ہو نہ ایسا پہر کسی پر افترا ہو

کیا نصب اوسکو عہدہ پر وہ بارا پسر خواندہ کا سر تن سی اوتارا

[illegible]

ہوی اوس واقعہ کو جب کی روز گیا یک روز زندانمین وہ دلسوز

کہا مختار سی ای نیک کردار | ہوئی تہی زندگی اوس روز دشوار
خدا نی پہر تمہین ہمکو دکہلایا | بڑی ناکہانی سی بچایا
کہا مختار نی ای یار دلسوز | ہوئی تیری دو بارا زیست اوس روز
مجہی مرنیکا اپنی کچہ نہتا غم | تری ذلت کا تہا لیکن بڑا غم
تجسس کو جو آئی وہ ستمکار | یہی میری دعا تہی حق سی ہر بار
مین راضی ہون اگر جای مری جان | رہی آسیب سی محفوظ سبحان
زمین مین جسطرح رکہتی ہین مردا | وہ اسباب کتابت یون چہپایا
کہا اوسنی نکیجئی دیر زنہار | نہو پہر فتنہ خوابیدہ بیدار
حوالہ کیجئی دنیا جو کچہ ہو | کرون رخصت عمیر با وفا کو
نہین رہتا بنا سب اونکا تہان | کہ وہ اپنی شان ہی دشمن جان
اوسی جب دیچکا نامہ وہ غمگین | یہ باتین منت والحاج سی کین
معلم سی یہ کہنا ای وفادار | دو خط ہین اس لفافہ مین خبردار
ضیا ملی چشم اصحاب پیمبر | وہ فرزند عمر مرد دلاور

مری جو اہر ہی عبد اللہ کی ب — اوسی تو دیجیو میرا یہ مکتوب
کہین لیکن مرا افشا نہو راز — نبی مختار اک عالم ہی غماز
ہوا یہ کہہ کے رخصت اوس سے وہ پیر — کوئی دن کا ہی تیرا رنج و تشویر
نیا یا ذکر جب وہ ہمدکر مین — معلم کو بلا یا اوسنی گہر مین
اوسی ڈہب سی کیا تعلیم اوسنی — کیا تسلیم کو تسلیم اوسنے
عمیر با وفا نی بی کم و کاست — کیا قامت پہ اسباب سفر راست
حرم کو وہ چلا لبیک گویان — کمر سی باندہ کر تیغ خراسان
کیا دار الامارہ سی اوسی راہ — جدہر تہا وہ امیر فوج گمراہ
کسینی یہ کہا ہو کر زمین بوس — وہی ہی یہ معلم تہا جو محبوس
ہوا جب متصل وہ دور اندیش — کہا عزم سفر رکہتا ہون درپیش
یہ دلمین خوش ہوا وہ تنگ آدم — اوسی دلوا دی پنجاہ درہم
چلا وہ اوسکو جانا تہا جہان پر — قدم مارا طریق راستان پر
رہا لیکن بسر کرم تکا پو — کیا شہر مدینہ مین وہ خوشخو

کہا ابن عمر کی خبر یہ یکبار کہ لایا ہی یہ قاصد خط مختار

سنی عبداللہ نی جب اوسکی آواز معلم پر دبیرخانہ کیا باز

غم و کلفت سی تہا مانند یعقوب ہوا پیراہن یوسف وہ مکتوب

اوسی اخبار کا تہا بسکہ جویا پڑہا مضمون خط اور خوب رویا

کہا پہر مردم خانہ سی وہ حال سنایا اوسکو اوس نامہ کا احوال

سنا جب اوسنی احوال برادر کہا شوہر سی ای مرد دلاور

اجازت دی کہ تو میرا ہی حاکم کہ یہ مستورہ ہو پیش معلم

بلاؤن اوسکو اپنی روبرو مین کرون بہائی کی اپنی گفتگو مین

کیا ابن عمر نی اوسکو مختار ہوئی جب سامنی اوسکی وہ غمخوار

کہا قاصد سی اوسنی ای برادر برائی حضرت شبیر و شبر

سنا مجکو مفصل اوسکی روداد ہوا ہی قید کیون وہ سرو آزاد

مگر اوس سی کسیکا خون ہوا ہے کسیکی عشق مطعون ہوا ہے

کہا اوسی وہ بت یا تو نسی ہی یا کہ امیر شام ہی اوسپر غضبناک

یمین

کمین مین تہا وہ مردود زمانہ
ہوا بس یاری مسلم بہانہ

سنا القصہ جب اوس سے وہ احوال
پریشان اپنی گیسو کی کئی بال

گریبان کو کیا دامن تلک چاک
اوڑائی اپنی سر پر سر بسر خاک

کہا شوہر سے ای مرد قوی دست
کیا گوشہ نشینی نی تجہی پست

سر دشمن پہ کر اب ترک و تازے
کہانتک ہو چکی کسب حیلہ سازی

مرا بہائی رہی زندان مین محبوس
بسر ہو تیری عشرت مین صد افسوس

اگر بالفرض ہی دشمن دلاور
تو مثل شیر نر ہو حملہ آور

دلیرانہ اودہر کا عزم کر تو
لڑی جو تجہسی اوس سے رزم کر تو

کہا اوسنی کرو نہین بت عجلت
موثر جب نہو خط و کتابت

رسول تیز رو ایسا کوئی ہو
مری جانب سی خط پہونچائے اوسکو

یہ باتین سنکی بولا وہ وفادار
ہوا تہا سہل جسسے کار دشوار

نہین ہر چند مین ایسا سبکپا
پہونچ جائیگا اوسکو خط تمہارا

نامہ نوشتن عبداللہ بن [illegible]

کہا اوسنی یہان بہی کچہ نہین دیر | ابہی کرتا ہون نامہ اوسکو تحریر
پہین حمد وثنای رب قادر | یہ ہوا ابن ابوسفیانکو ظاہر

تری سر پر اگر سجتا ہی افسر | مین ہون فرزند اصحاب پیمبر
پسر ہون اوس پدر کا مین بتحقیق | ملی جسکو خلافت بعد صدیق
عمر کا نام ہی مشہور عالم | ابوصفیا نسی ہن بار نہت کم
وہ فتح شام ہی معروف ومشہور | اوسیکی نام سی المرد مغرور
اوٹہاون سر جو عزم سرکشی پر | ابہی اجماع ہوتا ہی مجہی پر
ستمگاری نہین شایان سلطان | عطا وعدل سی ہی نام شاہان
رعیت پروری پر رکہ طبیعت | کسیکی ابد شک ہی یہ خلافت
ہوا تجہسی وہ کار زشت سرزد | نہین ظلم وستم کی جسکی کچہ حد
سر فرزند حیدر جب کٹا تہا | نبی کی قبر مین یک زلزلا تہا
کرین اوسکی اگر ہم داد خواہے | کہان یہ سلطنت یہ بادشاہے

لرا تیر اپر ای ننگ انسان　　بہتر جنگ بہر خون عثمان
نہین شبیر سی عثمان بہتر　　دم شبیر ہی خون پیمبر
نہین اوس خون کی تجہسی طلبگار　　کیا جاتا ہی اب مطلب کا اظہار
برادر کو مری ای ظلم گستر　　کیا ہی بکینہ زندانکی اندر
عبید الله کی بس مین ہی مختار　　ہم اس لطف و کرم کی ہین سزاوار
اوسی جب سے سنا ہمنی وہ ہی قید　　ہوئی تم سی ہمارے ہی قطع امید
فقط اوسکی رہائی کی ہوس ہے　　یہی بندہ نوازی ہمکو بس ہے
نکال اب اوسکو زندان الم سی　　مجہی آزاد کر اس قید غم سی
کیا ملفوف جب اوسنی وہ طومار　　لکہا یہ شعر اوسپر آخر کار
زمین پر خط کو پہینکا جبکہ کربند　　پڑا تڑپا کیا جون مرغ پربند
اوٹہا کر خط زمین سی وہ وفادار　　ہوا صرصر نمط چلنی پہ طیار
سفر لیے ایسر اک مدت رہا وہ　　غرض جب شام مین داخل ہوا وہ
کسی تدبیر سی وہ نیک انجام　　نہ پہونچا روبروی حاکم شام

حقیقت [illegible] ابن [illegible] مرد ظلمت [illegible] حصول [illegible]

معین کرکی اک جای سکونت — ہوا ساکن عمیر نیک طینت
اوسی مسجد مین وہ مومن باخلاص — عوام الناس کہتی تہی جنہی خاص
ادا کرتا نماز پنجگانہ — بدرگاہ خداوند یگانہ
دعا یہ مانگتا تہا صدق دل سی — برائین جلد جو مطلب مین میری
کبہی حضار سی کہتا تہا رو رو — مجہی الدیار ویہ دعا دو
الہی ہی جو اسکی خواہش دل — بحق پنجتن ہو جلد حاصل
دعا جب مانگتا تہا وہ خوش آئین — نمازی سب یہ کہتی تہی کہ آمین
سبہونکو اسکی دیجو تبکی تہی فکر — ہوا کرتا تہا غیب مین بہی ذکر
کہی یہ مرد مومن کسقدر خوب — سراپا نیک ہی اور سربسر خوب
رہا اونکا یہی جب طور یکچند — ہوا ستفسر اک مرد خردمند
کہ ای دانای اسرار حقیقت — نظر آتی ہی تیری غیر حالت
تری اشفتگی سی یہ عیان ہی — کہ دل بسمل سا سینہ مین طپان ہی

ہین

نہین ہو جو بہرنا یہ دم سرد
یہ ظاہر ہی کہ باطن مین ہی کچھ درد

ہوا ہی یہ تحمل نہی تجہی سے
نہین فریاد کرتی ہی کسی سے

غلام مرتضی ہون بی تابل
مجہی اوس خاندانسی ہی توسل

اگر تو دسی اونکا ہی ہواخواہ
مجہی احوال سی کر اپنی آگاہ

معلم نی سنا جب نام حیدر
ہوا خونبار اوسکا دیدہ تر

یہ رویا انسوونکا بندہ گیا تار
لگا فریاد کرنی مثل بیمار

یہی ہی بس نشان مومنیت
اوسی نام علی سی ہو محبت

کسی مومن کو وہ دیکہی غمناک
یہی ہی بس نشان شیعہ پاک

علی کا دوست ہو ہرچند فاسق
وہ دعوی محبت مین ہی صادق

یہ اوس مولای قنبر کا ہی ارشاد
مری شیعہ پہ ہو ہرچند بیداد

نہین کرتا ہی وہ مجہسی کنارا
اگر تیغون سی ہووی پارہ پارا

دیا القصہ اوسنی تن بتقدیر
بجب مرتضی و عشق شبیر

کہا اوس سی کہ ای مرد نکوکار
بیان کرتا ہون حال دلکو ناچار

مین جب اِلسد کا لایا ہو پچا — زیدہ سی لوٹتی ہی ام

رسائی وہان جواس غمخوار کی ہو — رہائی قید سی مختار کی ہو

کہا اوسنی عبث ہی تو پریشان — نہین یہ امر تو دشوار چندان

یہی تدبیر ہی ای اہل ادراک — کہ دیبای دمشق کی ہو پوشاک

لکین اوسمین زری کی سربسر بند — اوسی انداز کا ہووی کمر بند

تزئینت چاہئی کچہ اور یہ تزئین — ملکہ ہو یا وہمین یا پوشش زنکین

یہ سب سامان ہو جدم مہیا — تو پہر جانا وہان تو بی محابا

نزوکی کا کوئی وہان تجکو نہار — نہوکی اپنی بیکانی کی تکرار

مکان شہ نشین تک ای وفاکیش — ملین کی وس مکان تجکو بس و پیش

ہر اک در ہی وہ اوس فرخ سرا کا — وہ کعبہ ہی تمامی اشقیا کا

در اول نمونہ ہی سقر کا — زمین پر آسمان گویا ہی زر کا

عصای زر لئی ہین ہیچ صد کس — حفاظت کو معین ہین وہی بس

وہی ہین حاجت درگاہ نایاب — جنہونکی جسم مین زنکین ہی شاک

وہ اوسکا دوسرا جو استان ہے — در اول سی بہتر وہ مکان ہے
معین ہین وہان دو دست الکفار — سلاح حرب سی ہر وقت طیار
درسوم ہے اوس فرخ سرا کی — کئی سو ہین غلام اوس بنجیا کی
یزید روسیہ کے ہین وہ عاشق — عجب معشوق ہی وہ مرد فاسق
اسی انداز سی منزل بمنزل — نظر پہنچی کئی ایسی مرد عاقل
قدم رکھتا ہر اک منزل مین بیغم — مکان مختلف دیکھی کا باہم
در ہفتم یہ ایسی مرد دلاور — نہین ہتی ہی کچہ ایسی کروفر
سر شبیر طشت زر کی اندر — رکھا تھا شمر نی اوسمین جو لاکر
اوسی منحوس کہتا ہی وہ ناکام — رکھا ہی اوس مکانکا طشتہ نام
در ہشتم وہانسی ہی نمودار — بلندی مین ہی مثل چرخ دوار
کرین وہان شیخ مردم تجکو ہر چند — نہ رک رہنا وہان تو ای خردمند
نوین دہلیز پر جو دم گیا تو — سمجھیو یہ کہ بس داخل ہوا تو
مزین وہ مکان ہی سب سے چند — بلندی مین ہی گویا کوہ الوند

سے کس اوس استانکی مین نگہبان برای حفظ جان نا مسلمان
پہرا کرتی ہین گرد اوسکی وہ دن رات ہزار انفار مین ہر ایک کی سات
کذرنا تو وہانسی بہی باخلاص وہانسی متصل ہی وہ درِ خاص
کُئی شخص آئین لی تجکو نظر وہان لُئی حمام کا ہاتہو نمین سامان
کسیکے پاس ہوگی مجمر زر کسیکی ہاتہ مین کافور و عنبر
اونہین مین تجکو اک مرد سیہ پوش نظر آئیکا فرط غم سی مدہوش
فقط غم ہی اوسی آل عبا کا کہ رشتہ نام ہی اوس باوفا کا
غم دنیا و ما فیہا سی رستہ نہین ہی وہ غم مولا سی رستہ
عزیز مصر ہی محبوس زندان نہان ظلمت مین ہی وہ آب حیوان
سبہو سی کنارہ کش وہ مغموم اوسیکا حاکم بیدین ہی محکوم
اسیر حلقہ گیسو ہی وہ مار جوان نیک خو ہی اوس سی بیزار
دل و جان سی وہ اوسپر مبتلا ہی وہ کافر داغ گویا ماہ کا ہی
ہوی ہین شاہدین جیدنسی مقبول بکابین وہ جوان رہتا ہی مشغول

عزادار شہید کربلا ہے — نہایت نیک ہی اور باخدا ہے
بہت سمجہا رما اوسکو ناپاک — اوتاری ماتمی اوسنی یہ پوشاک
اوسنی ظالمونکو دیکی کچہ زر — لیا تہا حضرت شبیر کا سر
دیا پہر وارث آل عبا کو — کہ لیجا اوسی تم کربلا کو
اوسیسی تیری بر آئیگی حاجت — اوسیسی سی رفع ہوگی یہ ملالت
یہ خط دینا اوسی تو بی تامل — سوا اسکی نہین کوئی توسل
معلم نی سنی جسدم یہ گفتار — صلاح نیک سمجہا وہ نکوکار
لگا طیار کرنی اپنی پوشاک — بطور حاجت درگاہ ناپاک

[illegible]

چلا مسجد سی اوٹہکر وہ سحرگاہ — لیا فضل خدا کو اپنی ہمراہ
اوسی صورت سی کی اوسنی طی راہ — ہوا تہا جس سخن سی پہلی آگاہ
وہان پہونچا جہان وہ نوجوان تہا — بہار زینت باغ جنان تہا
وہ نرگس جیسی ہو نرگس کی مخمور — مروت سی برنگ جام معمور

وہ خود معشوق تہا لیلی بصد درد ‏ سراپا صورت خورشید تہا زرد
عجب حسرت سی تکتا تہا اک سو ‏ کوئی جیسی کسی کا منتظر ہو
یہ سرگرم سخن وہ جو جوان تہا ‏ معلم سی کہ ابتک تو کہان تہا
مین اک ہفتہ سی تیرا منتظر ہون ‏ عمیر با وفا کا منتظر ہون
کہا اوسنی کیا کس طرح معلوم ‏ عمیر ابن عامر ہی یہ مغموم
شناسائی نہو جس سی کسی دن ‏ اوسی پہچانتا ہی غیر ممکن
کہا اوسنے اشک آنکہون مین بہر کر ‏ کہ اکدن خواب مین سبط پیمبر
یہ فرماتی تہی اس بندہ سی اپنی ‏ کہ آئیگا معلم پاس تیری
عمیر ابن عامر اوسکا ہی نام ‏ وہ عبد اللہ کا لائیگا پیغام
کفالت کیجیو مشکل مین اوسکی ‏ محبت رکہیو اپنی دلمین اوسکی
زبان پاک سی یہ حرف سنکر ‏ مین تیرا منتظر تہا ای برادر
معلم سی سنی ہی یہ روایت ‏ جہان تہا وہ جوان ماہ طلعت
مجہی پہنچا کہ کس آئی نظر وہان ‏ لئی حمام کا ہاتو مین سامان

مابر

گلاب و عطر سی مینا تھی لبریز — مشام جان ہو جس سی نکہت آمیز
سوا اونکی بہت سی اہل خدمت — غلامان یزید بی حمیت
برای غسل شامی بد انجام — گلاب و عطر سی دہوتی تھی حمام
سزاوار جہنم تھا وہ بی شرم — کیا تھا اسلئی حمام کو گرم
سلگتا وہ جو اوسمین نخلخا تھا — وہ دود عود اوسی مارسیہ تھا
ہوا حمام مین داخل جو وہ شوم — یزید روسیہ شامی مذموم
گئی جبدم نظر اوس تند خو پر — پڑہی نفرین ہینی اوسکی رو پر
اوسی نفرین جو کرتی تھی خدائی — ہوئی تھی ختم اوسپر بد نمائی
مرصع ہاتہ مین اوسکی عصا تھا — اور اوسپر کلمہ طیب لکہا تھا
پڑہا ہینی جو اسم پاک حضرت — ہوا دلپر نہایت جوش رقت
کہا یہ میری دل نی ای ستمگر — نہ آیا کچہ تجہی پاس پیمبر
لکہا ہی جسپہ اس مقبول کا نام — اوسیکا تہا پسر شبیر ناکام
خدا تجکو رکہی ناکام و ناشاد — کیا تو نی نبی کی گہر کو برباد

غرض فارغ ہوا جب بیت و شو سے
اوسی مومن کو بہیجا پاس میرے

کیا یہ اوس جوان نی مجہسی ظاہر
یہان آیا ہی کس مطلب کی خاطر

ہوا انا کہ ان سی نام کیا ہی
امیر شام تجہسی پوچہتا ہے

کہا مینی وطن یثرب ہی میرا
یہان آیا ہون عبد اللہ کا بہیجا

خط ابن عمر کا ہو نمین حامل
جواب نامہ ہووی مجکو حاصل

کہا کوتاہ کر اس داستان کو
دیا مکتوب مینی اوس جوانکو

لئی نامہ کی اوس خوش خط نی بوسے
پہر اوسکو لیکیا ظالم کی آگی

ذکر خواندن نامہ [illegible] یعنی [illegible] از [illegible]

پڑہا وہ خط جو اعمائے ازل نی
بکا حسرت سی اپنی ہاتہ ملتی

ہوا مضمون خط سی جب وہ آگاہ
ہوا یون حرف زن وہ غیرت ماہ

یہ تمکو یاد ہو ویگا کہ ہرچند
کہا کتنا ہی مجکو از سر بند

عبث رہتا ہی تو غمگین و بیتاب
فراواں ہی قلق سی تیری بیتاب

بجا لاؤن جو کچہ تیرا ہوا ارشاد
اگر بالفرض ہو نمین اوس سی برباد

کہ

کہا ہر چند تمنی یہ گئے بار | ہوا مین ملتمس تمسی نہ زنہار
مری مطلب سی ہو اب آشنا تم | کرو اوس عہد کو اپنی وفا تم
جواب خط بحسب رای کاتب | لکہو بس ہین بہی میری مطالب
کہا اوسنی کہ ای سر پا نہ ناز | نہین ہی حکم سی باہر یہ جانباز
ولی مضمون خط تمنی سنا ہے | کہ عبداللہ نی کیا کیا لکہا ہے
بہت سطر و کنایہ کر کی اظہار | ہوا ہی وہ شفاعت خواہ مختار
مگر وہ شخص ایسا فتنہ گر ہی | مرا اوسکی رہائی مین ضرر ہے
ابہی گر قید سی ہوتا ہی آزاد | بنی ہاشم کی کرتا ہی وہ امداد
مجہی اوس شخص کی ہی یہ وصیت | ملی ہی جس سی مجکو یہ خلافت
کئی جو شخص ہین معروف و مشہور | اونہین قابو نہ دینا تا بمقدور
وہی ابن عمر او ربو بکر | بہت سی یاد ہین اونکو فن و مکر
نہ رکہنا تو کبہی اونکو با عزاز | کہ وہ قابو پہ ہونگی فتنہ پرداز
اسی بہی یاد رکہنا بہر شبیر | نہین ہی کوئی غیر از قتل تدبیر

جب اوس سی بس پیغام بیعت | اوسی یکبر وفر لی دیجو نہ مہلت

مکر مختار کو رکہیو نظر مین | نجانی پاوی وہ ملک دکر مین

کیا انمین سی تونی جسکو مختار | نہو کا انتظام ملک زنہار

تری سرکی قسم ای راحت جان | کیا ہی اس تردد نی پریشان

بجا لاتا ہونمین کر وہ وصیت | تری ہوتی ہی آزردہ طبیعت

مجہی منظور اب تری رضا ہی | اگرچہ یہ مری حق مین برا ہے

اوسی خوش کرکی یہ جبلہ اوٹہا | معلم کو قریب اپنی بلایا

کہا ظاہر ہوا مطلب تو ہمپر | ترا مذہب ہی کیا یہ تو بیان کر

معلم نی کہا یہ مرد صعلوک | اوسیکا ہی رہی جو اوس سے مسلوک

یزید رو سیہ نی سنکی یہ بات | کہا کذریکی یہان خوش تر تری اوقات

تجہی بخشونگا مین اتنا زر و مال | خوشیکی ساتہ کذری عمر صد سال

اوٹہا تو دیسی اپنی شوق نزہت | سواد شام ہی باب مطالب

معلم تو ہوا یہ سنکی خاموش | ہوا یون حرف زن مرد سیہ پوش

مین اسکی دین و مذہب سے ہون آگاہ — نہ دشمن ہی کسیکا نی ہوا خواہ
ہزارون دیجی گر اسکو دینار — کری ترک مذہب یہ ہی دشوار
نہ ڈرپی بوترابی یہ نہین ہے — تمہاری دین کا وہ تابعین ہے
جو خط لکھنا نہو وی تمکو منظور — جواب اسکو دو جاتا ہے اسی دور
مجھی یہ امر پہلی سی عیان تہا — محبت کا تمہاری امتحان تہا
نہین کچھ بادشہ کا اسمین نقصان — یہ عبداللہ پر ہے مفت احسان

نامہ یزید بہ ابن زیاد

یہ رنجش کی سخن اوسنی کہی جب — اوسی چیلے فراش ہوگئی سب
دیا یہ حکم منشی کو اوسی آن — عبیداللہ کو لکہ جلد فرمان
اسیر چاہ زندان ہی جو مختار — اوسی بار الم سی کر سبکبار
اوسی یک خلعت زرتار دینا — نہ ایذا کچھ اوسی زنہار دینا
جو پہونچا ای تجھی فرمان سرکار — اوسی بہی دیجیو دو دست دینار
کیا تحریر جب منشی نی فرمان — سر نامہ پہ کی مہر اوسی چسپان

سراپا ہی گران قاصد کو دیکر | گیا راہی اوسی کوفہ کی رہ پر
پہر عبد اللہ کو یہ نامہ لکہا | لکہا تہا خط جو تونی ہمکو پہونچا
تجہی معلوم ہویہ ای فلانی | جواب نامہ خامہ کی زبانی
رعیت پروری کا تہا جو مذکور | فدک کا آج تک قصہ ہی مشہور
پدر تیرا جو تہا وہ خوش ارادت | اوسی سی بس ہی جا بجی رسم بیعت

[illegible]

تری خاطر سی ای مخزون وناشاد | گیا بہائیکو تیری ہمنی آزاد
مورخ نقل کرتی ہین یہ باہم | چلا وہ شام سی کوفہ کو جسدم
رہا اوسکو دو ہفتہ رنج غربت | ہوا رنج سفر پہر اوسکو راحت
قدیمانہ وہ پہنی اوسنی پوشاک | گیا پیش عبید اللہ ناپاک
دلیرانہ کہا ای ابن وجان | یہ تیری نام کا لایا ہون فرمان
سنا اوسنی بجیا فی جب مذکور | ہوا ایک شعلہ آتش وہ مغرور
کہا غصہ سی ای مکار وعیار | نہین تقصیر تیری اسمین زنہار

ہوا جو مدعی سی اپنی غافل — وہ اپنی جانکاہی آپ قاتل

اوڑا دام وقفس سی جب کوئی صید — تو پہر صیاد کا چلتا نہین کید

مجہی معلوم ہی جو کچہ لکہا ہی — سمجہتا ہون جو تیرا مدعا ہی

اوٹہا پہر سرو قد وہ بہر تعظیم — یہ اوس نامہ کی کی تسلیم وتکریم

کبہی چوما کبہی انکہونپہ رکہا — مگس کیطرح اون حرفونکو چاٹا

ہوا مضمون خط جب اوسکو معلوم — بہت کہویا گیا وہ کوتی شوم

کہا دلمین بند ہا بس وہ رویہ — مٹی دنیا سی اب نام امیہ

مجہی اس رای سی اوسکی عجب ہے — زوال سلطنت کا یہ سبب ہے

جلائیگی اوسی یہ اتش کین — سواد شام ہوگا خونسی رنگین

چلا سر سی قدم کرکی وہ سکار — سوی زندان باستخلاص مختار

بصد تعظیم زندانسی نکالا — گہر کو بحر عمان سی نکالا

دیا بہاری سی بہاری اوسکو خلعت — بہت اوس روزکی تکریم وعزت

زبس مختار تہا زندانمین دلتنگ — ہوا تہا قیدسی اوسکا عجب رنگ

وہ جعد عنبرین وہ زلف مشکین ‏ نظر آتی تھی اشک خون سی رنگین

پڑی تہی ضعف سی انکہون مین حلقے ‏ گلی پژمردہ عارض ہو گئی تہے

بدن مجروح تہا اوسکا بشدت ‏ جما تہا جسم پر خون جراحت

بدن پر تہا جو ملبوس زر اندود ‏ ہوا تہا دیق آسا گرد آلود

ہوا اوسکی مداوا کو معین ‏ طبیب مہربان جراح پرفن

ملی دونونکو اوس محنت کی راحت ‏ کیا اوسنی بخوبی غسل صحت

کیا مختار نی جب عزم یثرب ‏ عبید اللہ سی رخصت ہوا تب

دیا اک اشتر رہوار اوسکو ‏ نہو رنج سفر تا یار اوسکو

چلا وہانسی وہ مہمان دل افروز ‏ رہا گہر مین معلم کی کئی روز

فریب و مکر سی وہ ابن مرجان ‏ اوسی بہیجا کیا دعوتکی دخوان

مگر اوس باخرد نی ایکدن بہی ‏ نہ دعوت اوس دغا پیشہ کی کہائی

معلم نی کہا اکثر یہ تکرار ‏ یہ کہانا زہر آلودہ ہی ای یار

ہوا یون حرف زن وہ مرد خوشخو ‏ نہین وسواس ان باتونکا مجکو

خداوند جہان جبکا ہی حامی
اوسی ہر حال مین ہی شادکامی

اگر اوسکو ملی ہی زہر اعدا
اثر ہو زہر مین آب بقا کا

خلیل اللہ پر کی نار گلزار
رکہا بدخواہ عیسی کو سردار

جناب سید سجاد مظلوم
رہی چالیس دن زندان مین مغموم

غذائی ناموافق دی گئی بار
تلف ہوجای تا اوس سی وہ بیمار

جو اونکی زعم مین تہا زہر قاتل
شفا اوس سی ہوئی حضرتکو حاصل

چنانچہ بیشتر ہی یہ روایت
ہوی قیدی جو اہلبیت عصمت

یہ اوس زندانکی کہتی تہی نگہبان
کریگی قیدیون پر شقف زندان

سخن آہستہ کہتی تہی وہ گمراہ
ہوا وہ صاحب اعجاز آگاہ

یہ فرمایا نہو تم دلمین شادان
نہین گرنیکی ہمپر شقف زندان

کل اس زندان سی ہوونگی رہا ہم
یہ سمجہو دلمین مین معجز نما ہم

کیا تہا جسطرح حضرت نی ارشاد
ہوی زندانسی وہ محبوس آزاد

نہین مطلق مجہی خوف دعا ہے
خدا سی عہد یہ مینی کیا ہے

نہون برباد جبتک یہ ستمکار
طعام خوش مزہ کہاؤن نہ زنہار

غرض وہ چار دنکی بعد مختار
عزیمت پر ہوا یثرب کی طیار

معلم فوز تک ہمراہ آیا
بہاتا اشک وہ دلخواہ آیا

دونو نیر تہا غم دوریکا یک جوش
ہوی دونو جدا ہو کر ہم آغوش

اوترتا تہا جہان وہ سرو آزاد
سبہی ہوتی تہی دلمین خورم و شاد

مدینی مین گیا جب وہ تہمتن
کیا گرد سفر سی پاک دامن

عجب ہنگام تہا جب وہ دلاور
ہوا وارد در ابن عمیر پر

بہن دوری سی اوسکی جان بلب تہے
برادر کی بہی حالت کچہ عجب تہے

وہ شمع صبح تہی یکدم کی مہمان
سحر آسا تہا چاک اسکا گریبان

ہوا جب حلقہ زن وہ اوسکی در پر
گئی وہ بی تحاشا جانب در

کہا نام و نشان کر اپنا اظہار
عمیر ابن عامر ہی کہ مختار

صدا آئی وہی یہ ناتوان ہی
تری جسکی قلق سی لب پہ جان ہی

بہن نی جب سنی بہائی کی آواز
کیا درکی عوض آغوش کو باز

بہی

کبھی قربان کبھی صدقی وہ مضطر | ہوئی پروانہ وار اوس شمع رو پر
سبھی اوسکی برای مطلب و کام | الٰہی نیک ہو میرا بھی انجام

ذکر دار رہنا یزید کا بخلاف حرمت دین

عبید اللہ ہی یہ کبر و پندار | مجھی اس سبی رہا کر مثل مختار
سمجھتی ہین جو اوسکو اہل ایمان | نہین واللہ وہ کافر مسلمان
یزید روسیہ کا ہی وہ ہمزاد | نہ سمجھی جو اوسی فرعون و شداد
مطول ہی اگرچہ یہ روایت | لکھی ہی مختصر ہمنی حکایت
ہوا جب خاتمہ آل عبا کا | خدائی کا کیا بیدین نی دعوا
خدا سی پہر گیا کیسے ہمیشہ | پڑہی شیطان نی لاحول اوسپر
لواطہ اور زنا اوس سی ہوا عام | شریعت کا زمانی سی مٹا نام
ہوا سود اہل تزکو باعثِ سود | طمع سی ہوگئی وہ قوم مردود
شرانونکی مساجد مین چلی دور | جو مخفی تہی علانیہ ہوئی جور
امامت پر قیامِ میکشان تہا | امام وقت جو تہا وہ نہان تہا

بہن لی ساتہ تہا عقد برادر | مسلمان یکطرف بستی تہی کافر
ملا در باریونکو حکم سجدہ | کہ دیرا لبتہ ہی کافر کا کعبہ
حرم پر مسلم عقبہ کو بہیجا | ہوئی اوس سی خرابی و تباہی گنا
وہ فوج ظلم تہی کافر کی ہمراہ | حرم کا جس سی ہی رخت سیاہ
یہ اونی سنگ کعبہ پر لگائے | سراسر کنگری اوسکی گرائے
ہتونکی طرح سی اسود کو توڑا | وقیقہ کفر کا باقی نچہوڑا
غلاف کعبہ کو اونسی جلایا | جہنم مین شقی نی گہر بنایا
ہوی وہ قتل جو اوسکی مکین تہے | ستم سی اوسکی نالی ہر کہین تہے
مدینہ کا ستم اوس سی سوا ہے | وہ لکہ سکتی نہین ہم جو ہوا ہے
ہوی تہی سات سو اصحاب مقتول | ابوجہل مجسم تہا وہ مجہول
شریفونکی ہوی مقتول اطفال | در و بام مدینہ خونسی ہی لال
عوام الناس کا کیا ہو بیان حال | ہوی وہ الف تا مسلم سی پامال
ہوئین لشکر پہ تقسیم اونکی عورات | یہ کافر ماجرا ہیہات ہیہات

بہری

بہری کہوڑونکی فضلہ سی وہ مسجد | رسول مجتبیٰ تہی جسمین ساجد

لٹا اسباب ازواج پیمبر | ہوی پردہ نشین پردہ سی باہر

رہا الحرم کا کہر سلامت | سوا اوسکی ہوا ہر خانہ غارت

ملک بہر نگہبانی وہان تہی | کہ غمدیدہ امام انس و جان تہے

اذیت ہو چکی تہی اونکو حاصل | نہین کرتا کوئی بسمل کو بسمل

یہ ہاتف کی صدا اتہی ہر طرف سے | رہی کیون دور حیدر کی خلف سے

وہ ابن مصطفی تہا تمسی بدل | خدا کا کیون نہووے قہر نازل

فوت شدن یزید پلید و [illegible]

[illegible]

ہان اوس بانی ظلم و ستم کا | یہ اس نامہ کی راوی نے ہی لکھا

یزید روسیہ مرد ستمگار | ہوا آزار استسقا سی بیمار

طبیب و چارہ جو تہی سخت حیران | اوسی سیراب کرتا تہا نہ عمان

بہڑکتا تہا عطش سی دمبدم وہ | بنا تہا آتش بیت الصنم وہ

کہا کرتا تہا وہ بدخواہ مردم — کہ مجکو کاٹتی ہین مار کژدم

ہوا خونخواہ وہ اژدر کیصورت — بدن سارا ہوا اخگر کیصورت

اذیت جب اوسی دیتا تہا آزار — وہ اپنی ظلم کا کرتا تہا اقرار

ہوا تہا اوس ستمگر کا یہ احوال — کیا تہا شہر کو شیخون نے پامال

تہ و بالا ہوی فوج یزیدے — لڑا ایسا ہی قعقاع خزاعے

تدارک کچہ نہ ہوسکتا تہا اوسکا — وہ ظالم خود بلا مین مبتلا تہا

روایت دیگر

اوسی آزار سی اوسنی قضا کی — نہایت تہی یہ مغضوب خداے

لکہی ہی بعض نی یہ ہی روایت — ہوا بیمار جب وہ بدحقیقت

طبیب روم دانای زمان تہا — لقب اوسکا مسیحا زبان تہا

ہوا حاضر جو وہ بہر مداوا — جب اوسکی نبض دیکہی سر ہلایا

کہا آزار تیرا لا دوا ہے — بخار ترس و بیم اے بجیا ہے

روا ہی تجکو مردم سی کنارا — کہ ہی سرپایان اسکا چارا

کہا اوسنی تری تشخیص خوب | کہ صحرا کا دلِ وحشی ہی مرغوب

روایت دیگر

یہ تہی یحیی ابو مخنف کی تحریر | ابو ذر کی سنو اب مجھسی تقریر

کہ مرغِ روحِ شامیِ ستمگار | ہوا مائل جو سوی دشت و کہار

چلا لیکر سپاہِ خون آشام | سوادِ شام سی وہ حاکمِ شام

ہوی آثارِ وحشت اوسمین ظاہر | شکار افکن ہوا وہ مردِ کافر

اوٹہایا صید پر اوسنی جو رہوار | ہوا صحرا سی اک آہو نمودار

چلا اوسکی تعاقب مین وہ بدکار | نہ لشکر ساتہ اوسکی تہا نہ رہوار

رہا تنہا جو وہ بدخواہ مردم | وہ آہو بہی نظر سی ہوگیا گم

زبس تیغِ اجل تہی تشنہ خون | ہوا وہ تشنگی سی سخت محزون

گیا قالب سی مرغِ روح نی جم | ہوا فی النار وہ مردودِ ظلم

روایت دیگر

شہید کربلا کی تشنگی کا | مزا مرتی ہوی اوسنی بہی چکہا

نہایت معتبر ہی یہ روایت — ہوئی جب تشنگی کی اوسکو شدت
تلاش آب مین پہرتا تہا سو — بیابان مرغ تشنہ وہ سیہ رو
نظر آیا اوسی اک خشک دریا — ہر اک ذرہ تہا اوسکی خونکا پیاسا
کنارے پر گیا اوسکی وہ غافل — ہوا اک مرغ سی ناگہ مقابل
سزاوار بلا تہا وہ سیہ کار — رکہا اوس جانور نی زیر منقار
اگر تہا شمر کا خونخوار خنجر — اوسی اوسکی ہوئی منقار خنجر
ہلای دست و پا بہی اوسی نی چند — کیا اوسنی جدا ہر بند سی بند
ہوا جب سیر وہ مرغ اوسکو کہا کر — کیا دور اوسکو استفراغ جا کر
بنا حکم خدا سی پہر وہ قالب — اوسی ڈہب سی ہوا اپنیکا طالب
پہونچی بہی کنارے تک نہ پایا — کہ پہر اوس مرغ نی ظالم کو کہایا

روایت دیگر

قیامت تک اسیصورت سی ہر بار — رہیگا مرغ کا طعمہ وہ خونخوار
ہوا غایب نظر سی جب وہ اہو — رہا چلنی سی باز اب سیہ رو

کہای

لگائی تازیانی اوسنی ہر چند — کیا دام قضانی اوسکو پابند
کہ اتنا ہادلمین وہ ظالم پریشان — ہوا اک شخص صحرا سی نمایان
اوسی مضطر سمجہ کر اوسنی پوچہا — تو لب تشنہ ہی یا بہولا ہی رستا
ہوا یون حرف زن وہ مرد بدکار — نہین مجہسا پریشان کوئی زنہار
مرا احوال ہی جای ترحم — کہ ہون تشنہ کیا ہی راہ بہی گم
کہا اوسنی بتا اپنا نسب تو — عجم سی یا کہ ہی اہل عرب تو
بتایا اوسنی یون اپنا اوسی نام — یزید روسیہ حاکم شام
کہا اوسنی کہ ای ملعون خونخوار — کچہ اب باقی نہین ہی جای تکرار
گئی تونی ستم آل نبی پر — یہ پاداش اوسکا ہی ای ظلم گستر
ہوا قہر الہی تجہ پہ نازل — بچا اب آپکو ای مرد غافل
غضب مین دیکہ کر اوسکو بد انجام — لگا دینی فریب لطف و انعام
کہا اوسنی کہ ای مرد بدکار — نہین دین و آئین اپنا زنہار
ملک ہون حامل عرش بریں ہون — بشر ای تنگ انسان مین نہین ہون

معاذ اللہ ای مردود بدخو | کوئی مین چہوڑتا ہون زندہ تجہ
وہ تشنہ تہا از بس طالب آب | کیا نا ز سفر سی اوسکو سیراب
قضا مدت سی تہی اوسکی کمین مین | کیا زندہ ہی وہ کافر زمین مین
کیا جو اوسنی فرزندنی سی | وہ ظالم بہی ہوا کس بی کسی سے

ذکر احوال [illegible]

نہ لشکر کام آیا نی زر و مال | ہوا کوئی بہی اوسکا شامل حال
تمامی اوس ستمگر کی ہوا خواہ | کہڑی تہی منتظر اوسکی سر راہ
پڑا اک تہلکہ فوج عدو مین | ہوی سرشتہ اوسکی جستجو مین
غرض آیا وہان لشکر وہ سارا | جہان تہا خاک پر وہ پارا پارا
کیا اوس غمنی اونکو سخت غمناک | اوسی منقار سی دیکہا جو صد چاک
ہوی اسباکی در پی وہ ناکام | کہ اسکی نعش لیچلی ہوی شام
وہ لشکر جب ہوا اسپر بہیا | ہوئی صحرا سی اک آواز پیدا
ہوا کشتونکا زہر آب غم نی | پہٹی کتنونکی سینی اوس الم سی

صدالی

صدا تھی یا صدای صور تھی وہ | صدای حشر سے پر شور تھی وہ
بھی وہ غیب سے سنتی ہر بار | ہوا مغضوب وہ مرد ستمکار
سنا ہر اک نے یہ مژدۂ غیب | جہنم کو گیا وہ شخص تر غیب
ہوا مشہور نزدیک اور دور | جلا بار جہنم سے وہ مقہور
بیان کرتا ہے یہ یک مرد ممتاز | سنی تھی ہم نے وہ کعبہ مین آواز
اغرہ سے یہ اکثر ہی روایت | سنی ہم نے وہ آواز ایک مدت
نہ بن آیا اونہون سے کوئی سامان | ہوئی وہ شام کی جانب گریزان

ذکر خلافت معاویہ [illegible]

اونہون نے تھی جو ارکان خلافت | دیا فرزند کو کار ریاست
معاویہ تھا اوس فرزند کا نام | یزید آسا نہ تھا وہ زشت انجام
تواتر جب سنی اوسنے یہ آواز | سرانجام خلافت سے رہا باز
کہا سمجھا کے یہ مادر نے اکثر | یہ کیا تو نے کیا ایجان مادر
ہوا یون حرف زن وہ مرد خوش فال | عبث ترغیب دیتی ہے تو ای زال

یزید آسا سزاوار سقر ہون
یہ کیا کم ہی کہ مین اوسکا پسر ہون

ازل سی ہی یہی دنیا کا دستور
کوئی ناکام ہی اور کوئی مسرور

کسی مقتول کا نیزہ پہ ہی سر
کسیکی سر پہ ہی شاہی کا افسر

کوئی رکہتا ہی دلمین حسرت آب
نہین ہوتا کوئی دریا سی سیراب

کسیکی بر مین ہی پیراہن زر
نہین سر پر کسی کی برکی چادر

کسیکا گہر ہی رشک صحن گلشن
کوئی بلبل نمط کرتا ہی شیون

یزید روسیہ نی جو کیا تہا
ہوا اوسکو بہی آخر وہ مہیا

فقط سہ سال کی اوسنی حکومت
رہا تا حشر وہ شایان لعنت

بنائی اسلئی قبر ستمگر
کہ جو دیکہی کری وہ لعن اوسپر

دہوان اوٹہتا تہا قبر روسیہ سی
مشابہ تہی سقر کی بادیہ سی

ذکر توجہ ابن زیاد بدنہاد روسیاہ انجام جہت تدبیر مہام بطرف شام و آزار رسانیدن
بہ شیعیان علی علیہ السلام و تاراج نمودن آن طبقہ حرام

کیا ہی اسطرح راوی نی تحریر
عبید اللہ جو تہا یکسر دغا پیر

کہ

وہی تیغ یزید بیحیا تھا — وہی سرکردۂ اہل جفا تھا
متہم ابن حیدر سے وہ ظالم — ہوا تھا کوفہ و بصرہ کا حاکم
کبھی کوفہ میں رہتا تھا کبھی وہاں — مقیم اک جا نہ تھا وہ نامسلمان
ہوا نا سفر کا جب سزاوار — یزید روسیہ ملعون و بدکار
گئی جب یہ خبر کوفہ کی اندر — گیا تھا سوی بصرہ وہ ستمگر
ہوا سب اہل کوفہ کو یہ معلوم — یکایک پھر گئی حاکم سے محکوم
مشرف تھے جو دین احمدی سے — فقط وہ بستہ ہزار اور پانسو تھے
ہوای حیدر صفدر اوٹھا کر — گیا قصر ستمگر پر وہ لشکر
کیا سرگرم میدان دغا کو — دغا کی دی سزا اہل دغا کو
وہیں بس کر لیا زندانکو تسخیر — نکالا اونکو تھے جو پابزنجیر
شجاعان عرب وہاں سربسر تھے — غریق بحر غم عالی گہر تھے
ہوی قید کرانسے جب وہ آزاد — کیا اوس بیحیا کی گھر کو برباد
سمجھ کر اوس غنیمت کو غنیمت — دکھایا جوہر تیغ شجاعت

اوکہاڑا بیخ و بن سی اوس مکانکو ۔ کیا تہا جسنی بی گہر یک جہانکو
یہ بصرہ مین اوسی پہونچی جو اخبار ۔ بہت مضطر ہوا وہ مرد بدکار
ہوا اوس بجییا کا حکم صادر ۔ رئیس بصرہ ہون مسجد مین حاضر
ہوی حاضر تو وہ منبر پہ آیا ۔ با آواز بلند اونکو سنایا
کہ ای قوم وفادار وفاکیش ۔ عزیمت شام کی ہی مجکو درپیش
برای انتظام کار سرکار ۔ کیا عثمان بن صفوا انکو مختار
نہو تا حکم سی تم اسکی باہر ۔ یہ سمجہی کا تمہین اپنا برادر
مرا یہ مجبی بہتر جانشین ہے ۔ یہ عثمان غنی سی کم نہین ہے
کہا سب نی نہین ہی ہمکو انکار ۔ اسکو اپنا ہم سمجہین کی سردار
بدر وہان سی ہوی وہ قوم جسدم ۔ کیا خلوت مین وہ مردود اظلم
رفیق اوسکی جو تہی اونکو بلایا ۔ پی تدبیر پاس اپنی بٹہایا
کہا تم مین سی ہی ایسا بہی کوئی ۔ مجہی جو شام مین پہونچا دے جلدی
اوسی بخشونگا مین اتنا کو ہر و زر ۔ نہ وہ محتاج پہر ہو زندگی بہر

عبیدہ سی لیا عمرو نی یکبار | چلی کا ساتہ یہ فدوی سرکار
طریق راہ سی ہون خوب آگاہ | مجھی لیجئی صاحب اپنی ہمراہ
رہ یک ماہہ یکہفتہ مین طی ہو | اگر ہمراہ مجا خضر پئی ہو
تمہین اشتر پہ اپنی کر کی اسوار | کرون ہمراہ خدمت کار دو چار
کہا اونی کہ ای پیر وفا کیش | مجھی اعدا کا ہی آتی نہین و پیش
کرین وہ مجکو تنہا پاکی چو رنگ | کئی دنسی ہوا کا اور ہی رنگ
کہا عمرو نی رکہتی فکر یہ دور | مرا بہی نام ہی عالم مین مشہور
کیا ہی اہل زر مجکو خدا نی | دی ہین دس پسر مجکو خدا نی
نہین ستم کو اونکی جنگ کی تاب | جوانمردی مین ہین مانند سہراب
نہایت دور ہین وہ دور اندیش | رہین کی تیری اشتر کی پس و پیش
ہوا ایسا خوش و خورم وہ محزون | دیا زر بار اشتر سی بہی افزون
گئی پہلی حرم اوسنی روانہ | چلا پہر آپ مردود زمانہ
ہوئی جب یہ خبر کوفہ مین ظاہر | کہ جاتا ہی عبید اللہ کافر

کہیں میں لگ رہی اوسکی وہ جرار　　کیا تھا جنکو ظالم نی گرفتار

پسر عمرو کا تھا از بسکہ ہشیار　　ہوئی جب گرد صحرا سی نمودار

کہا اوسنی پدر سی ای جوانمرد　　مجھی دیتی ہی بوی خون یہ گرد

مقرر ہی یہ فوج فتنہ جویان　　اب اس ابلیس کا حافظ ہی شیطان

اگر کوفہ سی ایا ہی یہ لشکر　　سر لشکر ہی ابراہیم اشتر

کسی یہ تاب ہی کسکا ہی یہ دل　　جو اس ساونت کی ہووی مقابل

ہم اوس سی لڑسکیں ایسی نہیں وہ　　نہوں اگہ عبیدہ سنی کہیں وہ

جہان کھینچی ہی وہ شمشیر برہم　　پسر ہوں زال کا کہتا ہی رستم

اگر وہ برق دم نکلی چمک کی　　اوڑینگی ہوش جلاد فلک کی

لگی جس پر وہ تیغ اتشین دم　　تو پہر ناسور اوسکا ہی مرہم

پسر سی سنکی یہ باتیں وہ عیار　　ہوا اوس سی مخاطب ای جفاکار

چلا ہی کس لئی تو جانب شام　　مجھی اگاہ کر ای زشت انجام

اوڑا جاتا ہی تیرا خود بخود رنگ　　کریں کیا خاک ہم لڑنیکا اہنگ

کہا اوسنی

کہا اوسی کہ اے یار وفادار — ہوا فی النار شامی ستمگار
ہوا کو فوج مین یک ہنگامہ برپا — جلا یا خانمان آتش سی میرا
عزیز و اقربا جن جنکی مارے — جو باقی ہین وہ ہین پابند سارے
یہ کردون شکر قابو طلب سے — مری بہی قتل کا سامان اب ہے
بچی تیری مدد سی کر مری جان — رہونمین عمر بہر ممنون احسان
مجہی پیچل کسی ڈہب سی بچاکے — تجہی دونگا مین شو اشتر طلا کے
کیا اوسی بچانیکا یہ چارا — شتر کی بول کہ سی اوسکو باندہا
رکہی مشکیزی اوسپر چار سوے — کہ پہچانا نجای وہ کسوے
کئی اشتر کا بار اوس خر یہ کہا — پہرا اوسپر بہی نہورا سرہ پر کہا
اوسی چشم خلایق سی چہپا کر — چلا وہ اپنی دلمین سخت مضطر
ہوئی نا یہ عیان وہ فوج اسلام — سر لشکر کا ابراہیم تہا نام
بسان برق وہ مرد دلاور — گرا اکبارگی اوس کاروان پر
کہا عمرو نی اے مالک کی دلدار — ہوی ہم جرم ناکردہ گنہکار

قصاص خون اولاد محمد ۔ عبید اللہ پر ہوتا ہی عاید

یہ فرمایا کہ ای مرد کہن پیر ۔ عبث کرتا ہی تو یہ فکر و تدبیر

تجہی بہر حفاظت لیکی ہمراہ ۔ چلا ہی شام کو وہ مرد گمراہ

کہین پنہان ہوا اگی کیا ہو ۔ یہ کیا ممکن ہی بصرہ مین رہا ہو

لگا عہد و مین کرنی وہ ناکام ۔ نہین بہیجا اوسی مینی سوی شام

اگر زیر زمین پنہان کیا ہو ۔ خدائی پاک کی مجہی قسم ہو

پہر اپنی کہنگی اوس سی وہ نکو نام ۔ کہان جای کا بچکر وہ بد انجام

ابہی دو چار دن ہی اوسکو فرصت ۔ نہ پہر شداد ہی نہ اوسکی جنت

وہ ابراہیم تو کوفہ مین آیا ۔ سواد شام مین وہ اوسکو لایا

رسیدن ابن زیاد بشام و خبر نمودن با مروان حکم در مرام خلافت یافتن مروان کام

ہوا جب وہ ستمگر وارد شام ۔ خلافت کا یہ دیکہا اوسی انجام

رجوع خلق ہی ابن عمر پر ۔ بہت کہینچا ہی عبد اللہ نی سر

مدینہ سی کیا تہا وہ نکوکار ۔ کہ شاید بخت خوابیدہ ہو بیدار

کیا وتا

کیا روتا ہوا وہ پیش مروان ۔ ہوی جب ایک جا وہ سرد و شیطان
پڑہی ابن یس نے بہی اوپر لاحول ۔ ہوا اوسکو غنیمت جید بول
عبیدہ نی کہا اوس سی کہ مروان ۔ تجہی سجتا ہی تاج و تخت شاہان
سبہونکو ہی وہ نظم و نسق معلوم ۔ کہ عثمان غنی تہا تیرا محکوم
مقام ننگ ہی جو تیرے ہووے ۔ خلیفہ یہانکا عبداللہ ہووے
تو بیر عقل ہی وہ نوجوان ہے ۔ جو انونین یہ دانائی کہان ہے
ہوا ابن عمر جب مالک شام ۔ نہ لیگا پہر امیہ کا کوئی نام
اوسیکی گود کا ہی وہ بہی پالا ۔ تجہی جسنی مدینہ سی نکالا
عمر نی کی تہی جب یہ بیوفائی ۔ پسر تجہسی کریگا کیا بہلائی
جو تو چاہی تو پہر نام و نشان ہے ۔ یہ گلشن ورنہ تاراج خزان ہے
یہ وہ قابو طلب ہین اے خردمند ۔ کری نیکی انہون سی کوئی ہر چند
اونہی بسمل کرین تیغ ستم سے ۔ دغا سی ظلم سی قول و قسم سے
یہ کل کی بات ہی ای نیک کردار ۔ خراب و خوار تہا زندان میں مختار

کیا خاطر سی اوسکی اوسکو ازاد
یہ کرتا ہی اوسیکی گہر کو برباد

بدونسی کوئی کرتا ہی نکوئی
تجہی لازم ہی اوس سی کیجیے جوئی

ہوا یون حرف زن وہ مرد بدذات
کہ پوشیدہ نہین تجہسی کوئی بات

مین اس روز دن ہون حیران و پریشان
نہ بن آیگا مجہسی کوئی سامان

کہا اوسنی کہ میری ساتہ ای یار
صد اشتر تسیم و زرسی ہین پر انبار

اوسی اپنا ہی مال و زر سب سمجہنی
عبید اللہ کو نوکر سمجہنی

تمہین تدبیر کوئی اس سی بہتر
جہانتک ہین روسا اور دلاور

کرو شکر کا اپنی اونکو سردار
ہوی جسوقت وہ محتاج زردار

بجسب ازر و لو اونسی بیعت
بہت اسان ہی پہر کار خلافت

تری ہاتہ آیگا وہ تخت و وہ تاج
کہ شاہان جہان ہین اوسکی محتاج

مکان سلطنت زرسی ہی مشحون
وہان ہی گنج و قیانوس و قارون

باسانی ملیگا تجہکو وہ گنج
نہ زحمت کہینچی ہوگی نہ کچہ رنج

تری بیعت ہی سب پر واجب العین
تجہی کہجو روان سوی عراقین

کرونگا مین تجهی روشن جهانمین تجهورونگا کوی دشمن جهانمین
ملین کی آپسی اهل مدینه کرینگی اپنی دل سی دور کینه
وهانسی اوٹهکی وه دو ستمگر مهین پو رخلافت کی گئی گهر
کها کرتی هو کیون اس سی کنارا یه تاج وتخت ورنه هی تمهارا
کها اوسنی برای لعن دنیا یه کیا کم هی که مین بیٹها هون اوسکا
رکهون جب سر یه اپنی افسر زر جو پهر پیدا هو فرزند پیمبر
رکهو اس امر مین تم مجهکو معذور مجهی خوشنودی خالق هی منظور
هوی آزرده اس تقریر سی وه گئی تهی خوش پهری دلگیر سی وه
عبیده سی کها مردان نی ای یار تری کوشش سی بن آئیگا یه کار
بساط اک دور تک اوسنی بچهایا زروگوهر کا ڈهیر اوسپر لگایا
جهانتک تهی رفیق حاکم شام بلایا اور دیا انعام واکرام
سبهونکی غور کی حد سی زیاده اوسی کهوڑا دیا جو تها پیاده
سبهونی لیکی بیعت حسب خاطر خلافت پر کیا مردانکو قادر

بو نقد و جنس تہا شایان شاہان | ہوا مختار و قابض لو بہ میدان

لکہا ہی بیعت مروانسی ممتاز | ہوی سیصد ہزار اکدن رعایا

رہی دستور سب قایم بدستور | کئی فرمان ہر یکی سبکو منشور

چلا کوفہ کی جانب وہ ستمگر | ایالت کوفہ و بصرہ کی لیکر

ذکر توجہ ابن زیاد بعراق و فنا بہ ہودان سلیمان خزاعی

عبید اللہ کافر ظالم بنیاد | چلا جب چہوڑ کر وہ ظلمت آباد

لئی ہمراہ فوج بی محابا | سفر کرتا ہوا بیقرب مین پہونچا

نہ اوترا تہا ابہی مرکب سی وہ | کہا عمار کو اوسنی بلا کر

کہ کر و اس شہر کو ایسا ہی تاراج | کہ اہل شہر ہون راحت کو محتاج

کیا تاراج ایسا اونسی مکانکو | جلائی برق جیسی خانمانکو

اوسی کردار سی منزل بمنزل | ہوا کوفہ کی سرحد مین وہ داخل

کیا آراستہ اسباب لشکر | مقام اوسنی کئی دو چار روز نیز

شمار فوج تہی دشوار ہر چند | کئی دو صد ہزار اوسنی قلم بند

ابوصفیا نسی تہا یکمرد جرار
اوسی اپنا سمجہا تہا مددگار

کیا نائب اوسی کوفہ کو بہیجا
ہوا بصرہ کو جب اوسکا ارادا

سنی ظالم نی یہ اخبار ناگاہ
کہ یک لشکر سلیمان کی ہی ہمراہ

بسان برق ہی کرنیکو موجود
سپاہ کفر پر وہ فوج مسعود

ہوا اس مشورہ مین وہ ستمگر
مبادا شیعیان آل حیدر

اوٹہالین جنگ شامی بدانجام
تو پہر صبح وطن غربت کی ہو شام

سنا سب تہام اکوفہ کو جانا
اوسی کرتا تہا بصرہ کو روانا

ذکر [illegible] بن [illegible] خوش الحان [illegible] حضرت امام حسین علیہ السلام

کسیکو بہیج کر بصرہ کی جانب
چلا وہ آپ بہی کوفہ کی جانب

لکہا ہی اسطرح اخبار اخبار
گئی مکہ مین جب وہ شاہ ابرار

سب اہل مکہ آئی بہر تعظیم
سلیمان نی بہی کی تسلیم و تکریم

کہ اون روزون مین تہا مکہ مین ساکن
مگر مفلوج تہا وہ مرد مومن

سنا حضرت نی جب اوسنی ارادا ہوا وہ باوفا غمگین بہت سا
کہا حضرت سی ای دانای اسرار نہ لیجاؤ ادہر تشریف زنہار
وہی سرچشمۂ بحر فنا ین دغا اندیشہ ہین کوفہ کی ساکن
کہا حضرت نی تیری خیر خواہی نہوگی مانع حکم الٰہی
تجہی دیتی ہین ہم ایسی بشارت رہو جبکی سلیماں کو بہی حسرت
ہماری بعد تو ای مرد جانباز تری رتبہ سی ہوویگا تو سرفراز
شہادت کا تجہی پایہ ملیگا ہمارا تجکو ہمسایہ ملیگا
خدیجہ تجکو لیجائینگی آگر تری رہنی کی جا تجکو دکہا کر
شفا پائیگا اس آزار سی تو لڑیگا لشکر کفار سی تو
ملیگا یہاں تجہی کوثر کا پانی یہ بس ہی آبروی جانفشانی
عبید اللہ سی ہوگا طلبگار تری خونکا رسول پاک مختار
سنا سبط نبی سی جب یہ اعجاز سلیمان پر در رحمت ہوا باز
غرض ادہر ہانی سنی جبدم یہ گفتار کہ پہر کوفہ مین آتا ہی وہ بدکار

محبان علی کو ساتہ لیکر — گیا پہلی وہ قبر شاہ مدین پر
ہوئی وہ اوسکی انگشت اشارت — نشان لشکر اہل سعادت
سوی تربت آنامل کا اشارا — ہوا اوسکی گناہونکا کفارا
پڑہی جب شاہ بیکس کی زیارت — ہوا اوس باوفا کو جوش رقت
یہ سیل اشک آنکہونسی بہایا — فرات اوسکی قدمبوسی کو آیا
اوٹہایا یا علی کہکر علم کو — بڑہایا کہکی بسم اللہ قدم کو
رفیقونسی کہا باندہو کمر اتم — کرو حملہ عبید اللہ پر اتم
لڑو بہر خدا اعدای دین سی — قصاص خون لو ہر یک لعین سی
دکہایا ہی یہ دن بخت رسانی — زرہ پہنو چڑہا دو آستانی
اگر دو صد ہزار اہل حسد مین — ادہر بہی سہ ہزار و پنج صد ہین
نہو نا فوج کی قلت سی مضطر — بہتر تن سی تہی سبط پیمبر
زہی قسمت اگر اونپر فدا ہو — تو پہر شیران حق پیش خدا ہو
ہوی آراستہ وہ فوج اسلام — کمر سی باندہ کر خونریز صمصام

یہی مضمون تھا اونکی رجز کا — کہ ہی سبط نبی مولا ہمارا
ہوی جسوقت یہ امادہ کار — نظر آیا ہوای فوج کفار
سلیمان نی کہا زنہار زنہار — نکرنا تم شروع جنگ وپیکار
اودہر سی چل چکین جب نیزہ و تیر — نکیجو جنگ مین پہر تم بہی تاخیر
کیا اوس فوج نی جب تیر باران — انہون نی بہی کیا آہنگ میدان
کمر سی کہینچ کی ہر یک نی شمشیر — اوٹہایا جسنی سر بار اوسی تیر
جو دشمن تیر کی زد بر انہ آیا — سنان نیزہ سی اوسکو گرایا
خم شمشیر محراب دعا تھا — جہکای سرکو ہر سرکش کہڑا تھا
رگ و پی مین دم خنجر روان تھا — اوسی دستہ عدو کا استخوان تھا
ہوئی تھی بحر خون مین غرق وہ فوج — ہر اک تلوار کی تھی خون فشان موج
وہ تیغ برق دم جسپر گرائی — صف اعدا کی لی اوسنی صفائی
وہ لشکر تھا اگر کثرت پہ مغرور — سلیمان کی نظر مین تھا کم از مور
کہا اوسنی عبیدہ سی کئی بار — عبث یہ جنگ ہی آپس مین بیکار

بہلا کیون بندگان حق ہون برباد — مری تیری ہو جنگ ای ظلم بنیاد

رہا وہ قلب مین باہر نہ آیا — بہت غیرت دلاوی پر نہ آیا

مقابل اوس سی ہوتا کیا وہ بزدل — ہوا ہی سگ بہی ضیغم کی مقابل

یہ شیرانہ کیا جب تیر تربہ کر — پراگندہ نظر آیا وہ لشکر

کیا جنگاہ مین اوسنی کئی بار — نشان فوج اعدا کو نگونسار

قضا بہی دیکہنی آئی تماشا — عبیدہ قلب لشکر سی نہ نکلا

رہی دو نو طرف سی جنگ تا شام — کہا پہر سینی شب ہی بہر آرام

ملا دشت جہنم مین جنہین گہر — گئی شش الف و دو صد دوہ ستمگر

مسلمانکی ہزار انصار جانباز — ہوی فیض شہادتسی سرافراز

مہیائی سفر تہا لشکر دین — ملا تہا پہر راحت خانہ زین

[illegible]

چلا جب بادشاہ ملک خاور — شعاع مہر کا نیزہ اوٹہا کر

بیکایک فوج انجم ہو گئی کم — کہی کو بانہ تہی گرد تبہ انجم

نہین یہ جنگ مسلم کی رفاقت — ہزیمت لیجئی وقت عزیمت
یہ کیا تم سی بہادر ہین زیادا — جو کرتی ہو ہزیمت کا ارادا
یہ باتین سنکے بولی وہ ستمکار — جو کچہ ہمکو کہو ہم ہین سزاوار
ہوا معمور جب داغون سی سینہ — ہمین بہولا لڑائیکا قرینہ
اوٹہالی سمینہ کی کر لڑائی — خبر رکہی نہ ہمنی میسرہ کی
رہی اپنی نظر تو اونکی جانب — ہوی وہ اوسطرف سی میمنہ غالب
زرا پہر اونکی حملہ پر نہ ٹہہری — ہمین دوچار کیا اکثر نہ ٹہرنے
اونہین دیکر تسلی وہ بداقبال — لگا تقسیم کرنی پہر زر و مال
قتیل و کشتگان فوج بی پیر — دوصد اور سہ ہزار ای بہ تحریر

بیان روز سوم محاربات ابرہہ ساز جیش سحر جنگ کا

ادہر بہی کام آیا نصف لشکر — وہ غازی تہی شہید ونکی برابر
ہوا خورشید کا جب رنگ تغیر — شب تیرہ نی کی شبخونکی تدبیر
فلک پر تہا ستاروں کا یہ انبوہ — کہ جیسی فوج مردم ہو سر کوہ

سیہ رو تہی جو وہ مثل شب تار
رہی کیفیت صہبا سی سرشار

ستمکار ونکو تہا خوف خدا کب
بشر کی شیشہ و ساغر ہین وہ شب

مسلمانوکا وہ تہوڑا سا لشکر
رہا بس سجدہ حق مین نگون سر

نشان سجدہ انجم ساعیان تہا
جو سجادہ تہا بس وہ کہکشان تہا

ظہور صبح صادق سی وہ کاذب
ہوی جنگ و جدل کی انسی طالب

ادہر بہی منتظر تہی وہ دلاور
ہوا پہر نعرہ اللہ و اکبر

لڑائیکا جو لای تیر پیغام
ہوی ناوک فگن وہ فوج اسلام

لگا سی سینہ اعدا پہ بہ تیر
ہوئی چشم زرہ بہی چشم زنجیر

وہ کیا آواز دیتا گاہ پرواز
سنی اک تیر خوردہ کی نہ آواز

بچاتی آپ کو کیونکر وہ بی پیر
عقاب قہر یزدان تہا ہر اک تیر

چلی گوشہ مین چہپنی جب وہ خونریز
سوارون نی کیا گہوڑونکو مہمیز

نہ تہی گہوڑونکی سرپٹ بر سی کم
بنی تہی خاک تو وہ جس سی اظلم

چلی تیغ اونکی جب دشمن کی سر پر
کیا پہر فرار اوسنی قدم سر

ہوئی تہی ہمہ گر یہ جنگ و پیکار صفونکی بدلی ہی لاشونکی انبار

کہین چلتی تہی تیری اور کہین تیر دیا تہا ہر کسینی تن بتقدیر

وہ سینی تہی جو آہونسی بہی صاف مشبک ہوگئی تیرونسی تا ناف

وہان سر کاٹنی بیٹہا تہا بدخواہ گل تر بار جس چہاتی یہ تہا آہ

ہوا گرم اسقدر وہ عرصۂ رزم کہ کام آئی ہزارون صاحب عزم

اوٹہای زخم چہرونپر سراسر ہوی خار جراحت سی گل تر

رہی تا شام خونریزی نہایت بہرا دوزخ ہوئی معمور جنت

رہی پہر صبح پر موقوف وہ جنگ کہ عرصہ زندگی کا ہی بہت تنگ

ہوی باہم یہان فوج اسلام سلیمان سی کہا ای نیک انجام

نہین ہی اب کسمین رزم کی بات مدبر جنگ کا ہی بار اسباب

کہین تو اب نکل چلیی یہان سی تہ برآوی فوج بیکران سی

نہین ہی یہ مقام ننگ و اکراہ شکست و فتح کا مالک ہی اللہ

کہا اوسنی کہ ہی یہ مشورہ خوب مگر ہس کر کہین کی وہ بد اسلوب

اگر ہوتا

اگر ہوتا ہمارا دین باطل | نہ ہوتی یہ ندامت اوسکو حاصل
بجا ہے اعتقاد ابن صفیان | نہ بن آیا کوئی دشمن سے سامان
اوٹھائی کیا سلیمان نے ندامت | وہ تھی شبیر کی عاشق نہایت
کرون ہینسک مین کیونکر گوارا | نہین میری لئے جز مرگ چارا
جسے منظور اپنی زندگی ہو | نہین کرتا سلیمان منع اوسکو
مجھے الفت نہین خویش و پسر سے | اوٹھایا ہاتھ مینے اپنے گھر سے
سمجھتا ہون مین اب جسکو حرمت | مجھے ہی اشتیاق سیر جنت
کہا سب نے کہ اے شیر دلاور | نہ لانا کچھ کدورت اپنے دل پر
نہ ہونگے سر جدا تیرے قدم سے | تجھے ہم چھوڑ دین ہوگا نہ ہم سے
کوئی آنے نہ دینگے تجھ پہ آفت | ہمارے جبتلک ہین سر سلامت

حکایت چہارم [illegible]

یہ سنکر خوش ہوا وہ مرد خوش خو | لگایا اپنے سینہ سے ہر اک کو
کلیم شب ہوئی یک حلۂ نور | کیا خورشید نے ظلمت کو کافور

اوٹھی بہر عبادت وہ دلاور ‌ طہارت آبروی تیغ سی کر

مشبک تھی جو وہ تیر جفا سی ‌ نظر آتی تھی دل قبلہ نما سی

عبادت سی ہوی فارغ جو وہ پاک ‌ گریبانکو کیا مثل سحر چاک

اوسی انداز سی فوج سلیمان ‌ چلی میدان کی جانب خبر گویان

سپاہ شام ہر جانب سی آئے ‌ وہ اوس خورشید پر بدلی سی چھائے

اودہر تھی لاکہ سی بھی کچہ فزون تر ‌ ہزار انفار سی کم تھا یہ لشکر

وہ خونریزی ہوی میدان میں اوس روز ‌ لگا تھرانی مہر عالم افروز

بہا یہ دیدۂ مرنج سی خون ‌ لہو کا ہو گیا وہ دشت جیحون

ہوی وہ مورچی بہی خونکی تہالی ‌ حفاظت کو جو کوچی تھی نکالی

فلک کا مثل بسمل رنگ فق تھا ‌ نیام تیغ دامان شفق تھا

دکھایا تھا دلیرون نی یہ نیرنگ ‌ کہ آئینہ صفت ہر تیغ تھی دنگ

اودہر سی اور اودہر سی یہ چلی تیر ‌ کمانکی بھی رگ و پی مین بہری تیر

ہوا وہ چار جو اسوار مارا ‌ کیا چار آئینہ کو ہشت پارا

پڑی تیغ اونکی جب بالای مغفر ہوا وہ ریزہ ریزہ مثل جوہر

نہ تہا تیر پر میدان تہا تنگ ہوا تہا طایر جو بہی چو رنگ

دلاتا تہا عبیدہ اونکو غیرت سگ دیوانہ تہی وہ بد حقیقت

ادہر بہی پاس غیرت اسقدر تہا پسر کا سینہ اور پای پدر تہا

طلبکار شہادت تہی خدا سے پہر آتی تہی نہ زخم فوج جفا سے

ادہر جاتی جدہر سی تیر آتے بدن پر زخم تہی ہنس ہنس کے کہاتے

لب جاں قبضی تک نہ پہونچا اوڑایا تیغ سی دشمن کا پہونچا

زرہ سر کر نہ تہی بر مین کسو کے نہ چار آئینہ جو تلوار روکے

فقط لطف الہی پر نگہ تہے وہی چار آئینہ تہی اور زرہ تہے

کسی لب پر نہ تہا حرف شکایت اوٹہاتی تہی جراحت پر جراحت

سیہان اسقدر گہائل ہوا تہا گل تر تہا جرا [illegible]

جدہر جاتا جوانمردی سی وہ شیر چہپا لیتی تہی ظالم اپنی شمشیر

[illegible]

کیا بی نیزہ داروں کو سراسر ۔ چھپا خورشید بہی تیرہ کو بیلر
ہوا گردوں کا تخت آہوسے ۔ فروغ ماہ سی نور تجلے
دکہایا ماہ نی جب روی پرنور ۔ وہ ہوئین کیطرح ظلمت ہو گئی دور
وہ شب تہی دور روشن تہی خوب ۔ لبان مہر تہا ہر ایک اختر
اودہر یہ شور و غوغا تہا کہ فردا ۔ جڑیگا نوک نیزہ پر سر اوسکا
ادہر تہی وقت عقبیٰ کی انکہیں ۔ سجود شکر اور تسبیح و تحلیل
سحر ہونی لگی جب دم نمایان ۔ ہوئی خواب آشنا چشم سلیمان
بہری تہی اوسکی دلمین فہر سبیر ۔ یہ دیکہا اوسنی خواب صبح تاثیر
کہ اک گلزار ایسا دلکشا ہے ۔ اگر جنت اوسی کہنی روا ہے
وہ گلشن غیرت باغ جنان ہی ۔ وہ رضوان جو ادنا باغبان ہے
کبہی کوئی شجر نی گل نہ دیکہا ۔ پریشان طرہ سنبل نہ دیکہا
کبہی دیکہا نہ اوسکو برگ ریزان ۔ ہمیشہ بارور تہا وہ گلستان
نہی برسون وہان کر آدمی زاد ۔ سنی فریاد بلبل کی نہ آواز

بھرا ہر نہر مین تھا آب کوثر
صفائی آب گوہر سی فروتر

کلو نسی قدرت خالق نمودار
سجود شکر مین ہر شاخ پر بار

نظر آیا اوسی یک قبہ نور
ہویدا تھی تجلے سر طور

گیا نزدیک اوسکی جب وہ خوشخو
مشام جانمین آئی خلد کی بو

نکل آئی وہانسی یک زن پاک
بدن مانند لالہ سبز پوشاک

کہا اوس سیدہ نی ای دلاور
خدا راضی ہی تجھسی خوش پیمبر

رہیگا حشر کو تو ای سلیمان
رسول مصطفی کی زیر دامان

علی دینگی تجھی کوثر کا ساغر
تجھی بخشائیگی سبط پیمبر

ہوئی زہرا تری ممنون احسان
لڑا اعداسی تو بہر شہیدان

کہا اوسنی سنی جب یہ بشارت
مجھی بتلائی نام اپنا حضرت

یہ فرمایا خدیجہ ہی مرا نام
مین ناموس نبی ہون ای نکونام

گرا پای مبارک پر وہ دیندار
ہوا اونپر تصدق وہ کئی بار

کہا اوس سیدہ نی ای سلیمان
اسی گلشن مین تو ہوگا خرامان

ملا جو یون نبی اوسے آب کوثر — ہوی زخم اوسکی تلی خنک تر
اوسی صحت ہوی زخمونسی فی الفور — بدن مین آئی طاقت جسم مین زور
ہوا لطف خدیجہ جب یہ اوسپر — سلیمان نی کہا اللہ اکبر
سنی یارون نی وہ آواز تکبیر — کیا بیدار پوچھی اوسکی تعبیر
کہا اوسنی کہ شاہ کربلا نی — جو فرمایا تہا بخشا وہ خدا نی

ذکر شہادت سلیمان خزاعی در رفتن جنت النعیم بغایت آبروی

کیا اوسنی بیان اوس واقعہ کو — کمر مرنی پہ باندہی سب نی خوش ہو
ہوی مرنی پہ آمادہ وہ ذیہوش — کفن سی صبح نی کی زینت دوش
سحر گاہ شہادت وہ سحر تہی — سلیمان کی سوی گردون نظر تہی
سیاہ شام تہی مثل شب تار — کسی مین نور ایمان تہا نہ زنہار
کسوف مہر دین تہی وہ ستمگر — ہوی تہی روسیاہی ختم اونپر
طلبکار شہادت تہی جو وہ پاک — چلی جنگاہ کی جانب طربناک
رکہا موقوف کسب نیزہ بازی — کہسی اونمین بزور تیغ بازی

وہان اک جست مین پہونچی تہی وہ شیر جہان جاتی نہین کرتا تہی دیر
کسی دشمن سی وارا دسکا رکی کیا طمانچہ تہا اجل کا دم طمانچہ
کیا بہنی کا جسنی دلمین اہنگ ہوا تلوار سی وہ صاف چورنگ
پڑی یہ لشکر اعدا مین ہلچل ہوی بیدل سوارا سوار بیدل
صدای الامان تہی ہر طرف سے کوئی باہر نکلتا تہا نہ صف سے
ہوا اس بات پر یکدل وہ لشکر کہ منہ پر سائی تیرو نکا انبر
ہزارون پڑگئی جب تیر یکبار ہوی اونکی بدن مجروح افگار
فلک آسا گری رومی زمین پر بی راحت ملی اغوش خنجر
رہا اوس عہد پر ثابت سلیمان عزیز اپنی نکی شبیر سی جان
اسی کہتی ہین دعوی محبت نہین یہ ہر کسی مین جذب الفت
سلیمان نی کیا جنت مین آرام نہ وہ باقی رہا باقی رہا نام
خوشی سی وہ بجاتی تہی دف و نی انہون پر بیکسی کرتی تہی ہی ہی
دل شمشیر اس صدمہ سے تہا آب زمین پر تیر تہا بسمل سا بیتاب

سپر بھی تعزیت مین تھی سیہ پوش ‌ ‌ بھرا تھا سینۂ خنجر مین یک جوش

ہر اک تیرہ ہوا تھا سرو آزاد ‌ ‌ کمان تھی حلقۂ غم سی نہ آزاد

ہوی صید سگان وہ شیر افگن ‌ ‌ لیا شیر علم نی منہ پہ دامن

ذکر عبید اللہ بد نہاد و رفتن آن مردود از کوفہ ببلدہ بنام ظلمت آباد

ہوا لشکر کو یہ حکم ستمکار ‌ ‌ نچھوڑو سر کسیکی تن پہ زنہار

سنا نیزہ رکھکی سرہای دلیران ‌ ‌ گئی اوسنی روانہ بہر مردان

بظاہر خاک پر تھی اونکی اجسام ‌ ‌ ملی تھی خلد و جنت بہر آرام

حنوط و غسل کی کب تھی وہ محتاج ‌ ‌ کہان فرش اور کہان نیزونکی معراج

علم ہوتا ہی سر اہل سخا کا ‌ ‌ یہی ہی مرتبہ عشق خدا کا

جنھون اونمین تھا فرزند نبی کا ‌ ‌ مقلد ہو تو ایسا ہو کسیکا

سنی جب اہل کوفہ نی یہ اخبار ‌ ‌ ملی وہ ابن خانہ سی ناچار

کیا جب کوفیون نی عہد و پیمان ‌ ‌ چلا وہانسی عبیدہ سوی مردان

اوسی پہونچی جو یہ اخبار جانسوز ‌ ‌ دیا ترتیب اوسنی جشن نوروز

شادی

منادی کی محلہ در محلہ | بجی نوبت خوشی کی ایک ہفتہ
گئی منزل اوسی لینی وہ آیا | برابر تخت پر اوسکو بٹہایا
ہوا لشکر کا بہی ممنون نہایت | معاف اوسکو کیا اسباب غارت
رئیس شام بس قابو طلب تہے | تفکر اور تردد مین وہ سب تہے
نہ کبہی دستگیری جب کہین سے | ملی لاچار اوس بدخواہ دین سے
یقین تہا یہ محبان علی کو | خدا بہیجی کا پہر ایسی کسیکو

ذکر نخست زنبورک روانہ و در رفتہ نوبت خط محمد حنفیہ کا

حیدر کرار علیہ السلام

خجل ہونکی عبد اللہ و مردان | ملی کاہور کو ملک سلیمان
خبر جان مختار دلاور | وہ دانا نے خبر یعنی ابوذر
رقم اسطرح کرتا ہی کہ مختار | ہوا اس سانحہ سی جب خبردار
سلیمان کا بہت اوسنی کیا غم | کہ تہا وہ مونس و غمخوار و ہمدم
کئی دن سی اودہر تہا عزم اوسکا | محمد سی وہ رخصت لی چکا تہا

محمد ابن حنفیہ کا ہی نام وہ فرزند علی ہی ای عشق انجام
ابو خدنی تو اتنا ہی لکھا ہے بیان جسطرح یہ مینی کیا ہے
مگر مختار کی رخصت کا انجام ہوا اخبار مین اسطرح ارقام
مدینہ مین رہا یک اربعین وہ تہ پہونچا پیش زین العابدین وہ
کہ وہ یعقوب اہلبیت معصوم غم شبیر سے رہتا تہا مغموم
در بیت الحزن ہوتا نہ تہا وا کہ او سے سیر ہو رجوع اہل دنیا
کبہی آیا جو اوسکی سامنے آب پدر کی تشنگی کرتی تہی بیتاب
کسینے روبرو کی کر یہ گفتار کہ یہ جنگ و جدل ہی عزم مختار
وہ ہی اسبا تکا مدت سے خواہان بشارت یاب ہو مثل سلیمان
یہ فرمایا شہید کربلا کا کہ انکی حشر مین ہم خو نکا دعوا
نہین ہی دوستی ان باطل سلیمانکو ہوا کیا نہ حاصل
شہید و نہین ہوا محسوب وہ پاک اشارہ بس ہی بہر اہل ادراک
سنا جب بشیر اوسنے یہ مذکور یہ فرماتا ہی وہ مسرور و مجبور

اوسی

اوسنی اس امر کی ازبسکہ تھی کد کیا مکہ مین وہ پیش محمدؐ
کیا اپنا بیان اونسی ارادہ ہوا آگاہ جب وہ شاہزادہ
یہ فرمایا کہ سن ای اہل دانش اگر اس بات کی ہی تجکو کوشش
نہو رخصت طلب آل ہدی سے اجازت وہ تجھی ہرگز ندین گے
کہ ہوگی باز پرس خون شبیر بروز حشر پیش رب تقدیر
مین اہل کوفہ کو لکھتا ہون یہ حال کرینگی اس نوشتہ کو وہ اقبال
کیا القصہ نامہ مین یہ تحریر برای انتقام خون شبیر
کیا مختار نی اب عزم بالجزم ہوا مثل سلیمان صاحب عزم
تمہین لازم ہی الیقوم وفادار رہو اسکی معاون اور مددگار
نہین ننگ امارت یہ وفا کیش کہ نسبت سی کسی کو ہو پس و پیش
لکھا ابن علی نی جب وہ فرمان ہوی نقش نگین سے زیب عنوان
محمد نی دیا اوسکو وہ نامہ چلا یہ سر کی بہل مانند خامہ
ہوا جس سی مقابل وہ دلاور دکہایا نامہ فرزند حیدر

رجوع خلق تہی اوس با وفا پر ہو لکوفہ تلک سات اوسکی لشکر
یہ ابراہیم کو پہونچی جو اخبار کہ اس سامان سی آتا ہی مختار
بد یسکی طرح تہا وہ نیک اختر بعشق مصطفی و حب حیدر
کئی فرسنخ اوسی لینی کو آیا جو اپنا مدعا تہا اوسنی پایا
ملی مدت مین و بچہری ہوی با وہ ابراہیم مالک اور مختار
اوسی مختار نی وہ خط دکہایا نوشتہ ابن حنفیہ کا جو تہا
ہوا مضمون خط سی جب وہ آگاہ ذرا بیعت مین اوسنی کی نہ اکراہ
کیا خلوت مین جب اوسی یہ مذکور کہ ہو راز نہان کسطرح مشہور
کرون پیغام بیعت کسطرح عام ہوا یون حرف زن وہ نیک انجام
نہین ہی سہل اور آسان نہایت کہ تیری ہاتہ مین دین اپنا وہ ثابت
مجہی شدت سی ہی اسمین پس و پیش رؤسا مین بہانکی دور اندیش
اوسنی کہنچی اسطرح ظاہر کوئی تم سی نہو رازردہ خاطر
کہا اوسنی کہ ای غمخوار مختار تجہی سی سہل ہو ویگا یہ دشوار

وہ ابراہیم

وہ ابراہیم کو اوسنی دیا خط — بہت بہتر کہا اور لی لیا خط
لیا پہر کو فیونکو اوسنی باہم — کہا اونسی کہ ای یاران ہمدم
کرو معلوم اس سی ہو خبردار — کئی دن سی مرا مہمان ہی مختار
وہ لایا ہی محمدؐ کی کتابت — کچہ اوسمین مندرج ہی حال بیعت
وہ ابن حنیفہ راقم ہی اوسکا — اوسیکا وہ یہان آیا ہی بہیجا
ہوی مضمون خط سی وہ خبردار — کہا اس سی نہین ہی ہمکو انکار
محمد کا لکہا ہی خط یہ لاریب — اوسیکی مہر سی عنوانکی ہی زیب
کری چندی یہان پر وہ توقف — رکہی کوتہ ابہی دست تصرف
کہ ہم جاتی ہین پیش ابن حیدر — نہو کچہ دلمین اپنی وہ مکدر
کیا مضمون خط تو ہمنی معلوم — زبانی بہی کرین کچہ اوس سی معلوم
غرض اونمین جو تہی ذی ہوش و دانا — ہوی پنجاہ کس وہان سی روانا
ملی یہ پنج کی بعد اونکو رخصت — محمدؐ کی ہوئی حاصل زیارت
وہ صحبت سی ہوی جو وقت میسر — کیا مختار کا احوال مذکور

ہمین دیتا ہی وہ تکلیف بیعت — ادسی کیا آپ نی دی ہی اجازت

ہمین پہونچا ہی وہ نامہ تمہارا — لکہا ہی جسمین بیعت کا اشارا

ہوی ہین ہم نی تصدیق حاضر — نہوکر اوس سی کچہ برگشتہ خاطر

غلام اس خاندانکا ہو اگر ساتہ — اوسکی ہاتہ مین دین اپنا ہم ہاتہ

سنی حضرت نی جب اونسی وہ گفتار — کیا انکار اوسکا اور نہ اقرار

کہا معلوم مجکو اسقدر ہے — کہ اوسکا قصد امر نیک پر ہے

زہی قسمت زہی یہ خوش نصیبے — ملی کر ہمری ایسی کسی نے

یہ لازم ہی اگر اک عبد احقر — کری لشکر کشی اون تا کسو پر

کرین اوس شخص سی بیعت مسلمان — فراہم ہون پی خون شہیدان

نہین مختار ایسا بد حقیقت — کوئی اوس سی کری انکار بیعت

تمہین لازم ہی ای قوم وفاکیش — کرو اوسکی نہ بیعت سی پس وپیش

اگر لشکر مری ہمراہ ہوتا — نہ سرکش یون عبید اللہ ہوتا

اگر میری نہوتی ہاتہ بیکار — تمہارا ایلچی ہوتا نہ مختار

یہ کہکر اوس گروہِ باوفا سے — نکالی ہاتہ حضرت نے عبا سے
ہو حضرت کی ہاتہونسے وہان تہا — بیان جو کچہ کیا تہا وہ عیان تہا
ہوی تہی ہاتہ اونکی اس سے بیکار — برسم ہدیہ اک مردِ نکوکار
زرہ بہر حسن جو بیچکے آیا — بدنپر اوسکو حضرت نے جو پہنایا
قدِ موزون سے نکلی وہ فروتر — محمد نے اوسے ہاتہونمین لیکر
کیا کوتاہ اوسکو اسطرح سے — کوئی رشتہ کو توڑے جسطرح سے
زن بدکارہ اک موجود تہی وہان — یہ دیکہا اوسنے جب کار نمایان
اثر ایسا ہوا اوسکی نظر کا — کہ ہر انگشت سے جاری لہو تہا
جہاد و رزم کے قابل نہ تہی ہاتہ — اسی سے تہی نہ وہ شبّر کے ساتہ
کیا پہر اون سے حضرت نے یہ ارشاد — تمہین مختار کے لازم ہے امداد
غرض رخصت ہوے وہ خوش ارادت — گئے کرتی ہوی افسوس ہجرت
لکہی ہے بعض نے یہ بہی روایت — ہوی ممکن محمد سے نہ صحبت
کہ عبد اللہ کی جور و تعب سے — کنارا کش ہوی تہی آپ سب سے

عدو ابن زبیر ایسا ہوا تھا | کسیکی رنج پہ در کرنی نہتی وا

خشونت تھی جو اون دونوں میں ہم | کرنیکی اوسکو بھی اگی بیان ہم

قریب قادسیہ وہ وفادار | گئی جب اور ہوا آگاہ مختار

کسیکو پھر استقبال بھیجا | کہ ہو معلوم اون سبکا ارادا

اونہیں پایا جو بیعت پہ رضامند | فرستادہ پھر ابس شاد و خورسند

کہا مختار نی الحمد اللہ | ہوا مین سرخ رو پیش کہ دیمہ

مجھی اوس شہ سی تھی امید واثق | کہا مولا نی میری مجکو صادق

ہوئی وہ قوم جب کوفہ مین داخل | کہا مختار کو بیعت سی خوش دل

سنایا اوسکو وہ راز نہانی | سنا تھا جو محمد کی زبانی

ملی جبوقت اوس سی وہ اکابر | ہوئی مختار کی بس جمع خاطر

ہوی تھوری دنو مین وہ زیادہ | بندہا عامل پہ شبخون کا ارادہ

ہوئی پہلی تو آتش کی علامت | اونہونکی فوج مین پہر جماعت

سفید اونکی علم تھی آخر کار | پڑہی شبخون اعدا پر گئی بار

بہین

نامہ نوشتن اہل کوفہ بعبد اللہ ابن زبیر و فرستادن ابن زبیر عبد اللہ مطیع را بایالت فہ

کہین خورشید بہی رہتا ہے پنہان
ہوئی شب سے سحر آسا نمایان

بیان کرتی ہین یہ دانای اسرار
ابہی کوفہ مین پوشیدہ تہا مختار

وہ اس فتنہ تہی جو دور اندیش
اونہون نی کی تہی یہ تدبیر درپیش

کہ عبد اللہ کو یہ خط لکہا تہا
بڑا ہنگامہ ہی کوفہ مین برپا

کہ در در فوج ہی گہر گہر ریاست
خلاف رسم ہی کار خلافت

جدہر دیکہو ادہر ہی گرم بازار
مہیا ہر کہین سامان بیکار

ہوا ہی ابن وجانہ سی وہ کام
کہ ہر بلدی مین ہی اک شورش عام

محبان علی ایسی ہین باہم
ستاری اور روے اونسی ہین کم

اگر یہ شعلہ کوفہ سی اوٹہی کا
تو ای ابن زبیر اوس سی جلی گا

تغافل اور تجاہل کو نہ دی راہ
ابہی ہی ریسمان فتنہ کوتاہ

وہ عامل منشیہ عبد اللہ جو ہے
پدر جسکا مطیع رزم جو ہے

اوسی اپنی طرف سی تو روان کر
کہ یہان ہر اک کا ہی اجماع اوسپر

خلاف اسمین نہین مختار کو بہی ریاست پر تری راضی ہی وہ بہی
یہ خط پہونچا جو اوسکو فہو نکا وہ یہ سمجہا کہ بخت خفتہ جاکا
کہا ابن مطیع فتنہ گر کو روان ہو جانب کوفہ روان ہو
چلا کعبہ سی کوفہ کو وہ سرکاہ ہوا لشکر بہی اوس مشرک کی ہمراہ
تردد مین رہا چندی وہ کافر کیا دیرا ابو موسی مین آخر
کہ دو فرسنگ تہا کوفہ وہان سے کسیکو اوسنی بہیجا اوس مکان سے
سنی جب اہل کوفہ نی خبر وہ چلی لینی کو اوسکی سر بسر وہ
ہوئی آتی ہی اوسکی یہ بنا دے صف ماتم اوٹہی ہی وقت شادی
غم شبیر سی جو ہو کا دلریش وہی ہی واقعہ اوسکو بہی درپیش
محبان علی کی تہی یہ تقریر نہین تجہی غرض ایمرد بی پیر
غم سبط نبی ہی اور ہم مین بی سامان ماتم ہم بہم ہین
نہ کہ جز گریہ تو کچہ ہم سی امید کہ تو دو دن ہی یہ ماتم ہی جاوید
غرض کوفہ مین آیا وہ ستمکار رہا اوس کام مین جسمین تہا مختار

کیادار

کیا دارالامارہ مین وہ بی پیر | کہ تہی اوس سی موافق اوسکی تدبیر

بیان عبد اللہ مطیع در کوفہ و مشورت کردن بعمر در بارۂ مختار و جنید

عمر کو اوسنی خلوت مین بلایا | نہایت خوش وہ ابن سعد آیا
کیا اوسکو یہ خوش لطف زبانی سے | کہ باہر اوسکی تہا وہم و گمان سے
ہوا وہ بدسرشت اوسکا ثنا خوان | ضلالت کی لئی مانند شیطان
کہا مین تیری خدمت مین ہون سرگرم | جو سنگین دل ہین ہو جائیگی وہ نرم
کسی سی تو نہ کر خاطر مین کچہ بیم | مہیا فوج ہی حاضر زر و سیم
عمل کر میری کہنی پر مگر تو | ترحم کر نہ اہل رفض پر تو
مسلمانونکا دشمن تہا وہ بدین | دیا القاب یہ اوسنی نخستین
ہوا شیعونکا نام اوس سی یہ مشہور | الہی ہو تری رحمت سی وہ دور
وہ عبد اللہ مرد ناخردمند | نہ سمجہا زہر اپنی حق مین وہ پند
دل و جان سی ہوا مائل وہ اوسکا | ہوا ہمراز الحاصل وہ اوسکا
کہا اک روز اوسنی ای سرافراز | یہ چارہ ہی جو باب فتنہ ہی باز

اماں ابن مضارب کو بلا تو ۔ دلاور ہی وہ اوس سی ہو مدد جو
نہین ہی شام اور کوفہ مین انسا ۔ کوئی بدخواہ آل مصطفی کا
غلط یہ حرف تہا اوسکی زبانپر ۔ کہ خود اوس سی عداوت مین تہا بدتر
کیا حرف عمر کو اوسنی جب گوش ۔ خدا کو کر دیا اوسنی فراموش
بجسب ای ابن سعد وقاص ۔ بلایا اور کیا اپنا اوسی خاص
کہا اوسنی بہت ناچیز تہا مین ۔ معزز تری دولت سی ہوا مین
مگر اب خیرخواہی مجہپہ ہی فرض ۔ نہو مختار سی غافل یہ ہی عرض
وہ تیری عہد دولت کا ہی دشمن ۔ بچا اوس آتش سوزان سی خرمن
یہ لازم ہی فراغ اوس سی ہو حاصل ۔ نہین ہی نقش سکہ نقش باطل
کہا اوسنی نہین وہ میرا بدخواہ ۔ رکہون دست ستم کیون نہ کوتاہ
نہین اندیشہ اوس سی اک سرمو ۔ عبث کسو سطی ہو نمین وغا جو
ہوا یوں زیر اوسکا جو بدخواہ ۔ کیا اوس تیر کو مینی اوس سی کوتاہ
عوض کیا خیر کا شر الفلان ہے ۔ نہین ایسا وہ جو تیرا گمان ہے

یہ مانا مینی شیعونسی ہی مختار ۔ نہین اوسکو عداوت مجہسی نہار
کس وناکس کو تو مسجد مین کر جمع ۔ کہ حرف موعظہ ہو گو ہز شمع
ہوی پیر وجوان مسجد مین حاضر ۔ جو دلمین تہا ہوا وہ راز ظاہر
ہوا یون ناطق زن منبر پہ وہ خر ۔ خلیفہ کونسا ہی مجہسی بہتر
کہ عدل وجود واحسان ہی مرا کار ۔ نہین مثل عبیدہ مین ستمگار
وہ ہوا آگاہ اس سی ہی جو سرکش ۔ حلیم الطبع کا ہی قہر آتش
کہا تہا وہ سخن اوسنی نہ سارا ۔ کہ ثابت ابن مالک یہ پکارا
کہ عدل وجود کچہ آسان نہین ہے ۔ تجہی کیا اس سی نسبت ای لعین ہے
پہونچے احباب کی فریاد کو تو ۔ پشیمانی نہ کہینچ ای مرد بدخو
کہان احسان کا پایہ تری پاس ۔ نہ طاقت ظلم کی جس سے ہو وسواس
فقط یہ عصمت بی چادری ہے ۔ جو دعوی ہی تجہی اوس سے بری ہے
یزید ابن انس بولا کہ ای نیر ۔ خلاف رای ہی یہ تیری تدبیر
اگر ظلم وفسق ہی تجکو در کار ۔ نہ دی مختار کو تصدیع و آزار

محبان علی کو شادمان رکہ
یہ باقی اپنا تو نام و نشان رکہ

سنا شیعونکا جب اونسی بیان یہ
عمر کی دلپہ آیا بس گران یہ

کہا اونسی مطیع حکم ہین ہم
ترا اجماع ہو کا انسی کیا کم

نہ انکی حرف سی ناشاد تو ہو
غم و اندوہ سے آزاد تو ہو

ہوئی بہر عمر سب کی زبان تیز
کہا خاموش ہو ای فتنہ انگیز

بیان آمدن اجابت نجف بہت برای معجزت وزنشم دونون کوفہ حسب باب ابن ملجم

ترا ای بیحیا حرف و سخن کیا
نہین ہی بانگ فریاد کلیسا

ہوا ابن مطیع نامسلمان
اونہون کی گفتگو سی بس پشیمان

مجہی ہی یاد راوی ہی یہ اخبار
کہ کوفہ مین نہ تہا اوس روز مختار

بجب مصلحت تہا وہ کنارا
نہ قصد اوسکا اوسی ہوا آشکارا

خلیفہ جب ہوا اوسکا طلبگار
کیا آنی سی اوسنی محض انکار

ہوا پہر کہین کوفہ مین مشہور
کہ سرتا بدہ اوس سی ہی وہ مغرور

مگر جو اک زبان تہی صورت شمع
ہوی جب خانہ ثابت مین وہ جمع

بلایا اور پہر کی اوس سنی بیعت   وہ بیعت تہی سعادت در سعادت

سوا اونکی کہ تہی وہ محرم راز   ہزارون پہر ہوی بیعت سی ممتاز

ہوا ابن مضارت اوس سی ماہر   کیا اوسنی خلیفہ سی یہ ظاہر

مبارک ہو تجہی مرگ مفاجات   ہوی وہ سخت تہی جو سہل تر بات

ترقی پر ہوا مختار کا کار   مرا کہنا نہ مانا تونی زنہار

سخن میرا نہین سنتا کبہی تو   مگر اپنا ہوا ہی مدعی تو

جواب بی فکر مین کی تونی تاخیر   نہو کی کار کر پہر کوئی تدبیر

وہ فتنی مین بہی غفلت نہین خوب   نہ پہر ہاتہ آیگا مہلت ہین جو

ہوی وہ بی زبان اسباب جب   وہ ابن سعد اور ابن مضارب

سیاست پر ہوا راضی وہ بی ننگ   پہنسا تہا کل مین جوشن خر لنگ

عمر سا خود غرض ہو جسکا غمخوار   پشیمان کیون نہو وہ آخر کار

فساد و شر سی شورش کیون نہو بیش   کہ خود فتنہ تہی تدبیر بد اندیش

ہوی ہی آتش فتنہ بہت تیز   نہو نال قلم کیون گرم خونریز

نہایت آتش کین شعلہ ور ہی جو باب کوفہ ہی باب سقر ہی

فراہم ہین وہان اہل جہنم نہایت ہی سیاست اور امان کم

مگر غافل ہی اس سی وہ بد اطوار یہ قدغن ہی برای کار مختار

ڈراتا ہی جبھی وہ مرد بدخواہ وہ اوس لشکر کی ہوجاتا ہی ہمراہ

یہان ہین حیلہ جو وہان نیزہ زن ہین یہ طوفان ہین جو وہ مست شرزن ہین

غریبون پر جو کی اوسنی سیاست ملی مختار کو اونکی حمایت

وہ قطرے ہوگئی دریای ذخار ہوا رونق پہ کاروبار مختار

یہ دیکھا اوسنی جب کار نمایان ہوا ابن مضارب سخت حیران

عمر نی دست و پا اپنی کیی گم ہوا عبد اللہ کو بھی اک توہم

سخنور یون ہوا وہ مرد مکار کہ ای ابن مضارب ہو مددکار

کہا اوس حیلہ جو نی ای غلط باز تجھی اوسکی محبت پر تھا اک ناز

کیا سر سی خالی آہ اپنا نہ سمجھا تو اوسی بدخواہ اپنا

یہ فرصت اور یہ مہلت اوسی دی درخت فتنہ نی بیج اپنی پکڑی

اب اوسلو چاہئی جہد فراوان　　نہین ہی اوسکا استیصال آسان

کہا اوسنی مین تہا ناواقف راز　　مجہی معذور رکہہ تو ای سرافراز

کہا اوسنی سپہ کو دی زر و مال　　کہ انکی ہاتہ سی دشمن ہون پامال

ہوی وہ خوش تو بہر شوار کیا ہے　　وہ ابراہیم کیا مختار کیا ہے

جو خزنہ مین اونہین لشکر سی کر بند　　کہ اونکی راہ ہو وی سر بسر بند

سران فوج کو اوسنی بلایا　　خزانہ مفت کا جو تہا لٹایا

کعب کو ایک ناکہ اوسنی سونپا　　کسی رستہ پہ ابن قیس پہونچا

کہین عثمان بن مخنف لعین تہا　　کہین شیث ربیع بد یقین تہا

کیا ہر ایک کو قدغن نہایت　　نہ نکلی گہر سی شیعونکی جماعت

وہ کوچی جب ہوی لشکر سی پامال　　ہوا ابن مضارب فارغ البال

کہا عبد اللہ سی اب غم نہین ہے　　کہ مطلق بند راہ اہل کین ہے

کیا ہی آسمان مینی زمین کو　　بہلا مختار کی تو خشم و کین کو

بجز خاک اوسکا آب بالین نہو گا　　عدو کو کچہ خیال کین نہو گا

کہ نیکی آشتی کا تجسی پیغام — یہ بن آیا تری اقبال سی کام
وہ ابراہیم جو اوسکا ہی غمخوار — وہ کیا ہی جب میکا تجسی مختار
کہا اوس سی رہی تو خرم و شاد — کیا قید الم سی مجکو آزاد
ظہیر سلطنت تو الغلان ہے — کہ اپنی بادشہ کا پاسبان ہے

کشتہ شدن ایاس از دست براہیم بن مشتر دافغان و سوزش در کوفہ

ہوا پہر آپ ہی کوفہ مین سیار — آیاس بجیا مرد ستم کار
نہ کیونکر رنگ تو بگڑی یہ تقریر — بیان کرتا ہو مین قول کہن پیر
کہ ابراہیم مالک شب کو تنہا — عسس کی طرح تہا کوفہ مین پہرتا
جسی ایمان سی پاتا تہا ممتاز — اوسی بیعت سی کرتا تہا سرافراز
بیان کرتا تہا پہر وہ بینش مختار — ہوی تیری شریک آج اتنی بیدار
وہ شب جسکا ہوا ہی پہلی مذکور — ہوا شب گرد کوفہ مین بدستور
رکاب اوسکی مین تہی اوس دن صد اسوار — آیاس ابن مضارب سی ہوا چار
پکارا وہ نعین باش اجو انمرد — کہان سی آتا ہی آلودہ گرد

ارادہ

ارادہ ہی کہا انکا نام کیا ہی | ہوا شب گرد کیون تو کام کیا ہی

جہان مین ہون وہان ایسی دلیرے | مگر ہی زندگی سی تجکو سیرے

رہائی ہاتہ سی میری ہی معلوم | سمجہ لی تو وجود اپنی کو معدوم

کہا اوس شیر نی ای مرد کجباز | نہ حائل ہو کہ راہ مرگ ہی باز

تجہی مین خوب سا پہچانتا ہون | آیا سِ فتنہ گر ہی جانتا ہون

نہین ہی شیر کو روباہ سی بیم | تجہی بہی ہی عیان مین ہون ضیغم

مرا حافظ اگر فضل خدا ہے | تو کیا سنگ ہی تیری فوج کیا ہے

کہا اوسنی اگر ہی شیر نر تو | نہین مجہسی بہی ایسا بیخبر تو

ملاوی کوہ کو بیکار میرے | لچک سی بل کو تلوار میرے

یہ کہکر اوس سی لپٹا وہ ستمگار | گئی نیزی کا فرنی کئی وار

چہنا یا نیزہ دست اہرمن سے | کیا آگاہ اپنی علم و فن سے

ہوا اس شرم سی ایسا وہ خیرہ | نظر بہی ہو گئی کافر کی تیرہ

اوسی نیزہ کو پہلو پر لگا کر | سپر نیزہ کیا اوسکو اوٹہا کر

زمین پر غیظ سے پٹکا جو یکبار | ہوا وہ تیرہ رو سپر مرکا انبار
اودہر تہی دو ہزار انفار بیدین | مگر صد کس ہوئی آمادۂ کین
کسینی جنگ یہ دیکہی ہی اب تک | ہزاروں یکطرف یکسمت وہ یک
چلا وار اونکا جس مرد لعین پر | دیا تلوارنی بوسہ زمین پر
یہ دست و تیغ مین اونکی تہی تاثیر | کہ دونی ہوگئی وہ فوج بی پیر
وہ مغفر تہی اگر تن پر نہ تہا سر | وہ اک فرق بریدہ ایک مغفر
ہوا ہرچند وہ لشکر گریزان | مگر کتنی ہوئی میدان مین بیجان
سم توسن ہوئی خون سی حنائی | رہی دو چار ساعت وہ لڑائی
شگفتہ رو چلا وہان سی وہ سرور | دیا مختار کو بدخواہ کا سر
ستایش سی ہوا مختار سرگرم | کہا اوس سی رکہی تیری خدا شرم
کہ جانبازی ہی یہ بازی نہین ہے | مہیا ہو کہ وقت رزم و کین ہے
ہوا یہ سنکی وہ آمادۂ جنگ | کمر مختار نی باندہی بہت تنگ
دیا یہ حکم اونکو تہی جو خدام | کہ روشن جلد ہو آتش لب بام

کہ وہ بہر جماعت تہی علامت ‏ ‏ ہوا یہ شک نہ ائی وہ جماعت
کہ روز جمعہ تہا روز مقرر ‏ ‏ وہ شنبہ تہا نہ آیا کوئی باہر
عزیمت وہان سی ابراہیم نی کی ‏ ‏ اودہر وہ مسجد سہلہ جدہر تہی
وہان حجاج تہا بہر حراست ‏ ‏ جب اوس لشکر نی دیکہی یہ جماعت
کہا حجاج نی لشکر سی بڑہ کر ‏ ‏ بیان نام و نسب کراہی دلاور
کہا اوس شیر نی بیخوف بی بیم ‏ ‏ کہ مین فرزند مالک ہون براہیم
کہا اوسنی کہ اس سی بہی ہی اگاہ ‏ ‏ مرا کیا نام ہی ایمرد بدخواہ
مجہی کہتی ہین حجاج جوانمرد ‏ ‏ رخ رستم مری ہیبت سی ہو زرد
لرزتا ہی مری حملہ سی کہسار ‏ ‏ نہین ہی کوئی ہمتاورد زنہار
تمہین نی کہا ایمرد گمراہ ‏ ‏ رکی روباہ سی کب شیر کی راہ
نہین تو لایق شیر وغا ہی ‏ ‏ زن و بچہ سی یہ بازی روا ہی
یہان سی دور ہو یا متصل آ ‏ ‏ کہ خوش آتی نہین ہی لاف بیجا
نہین اتا تو مین آیا جردار ‏ ‏ کیا لشکر یہ حملہ اوسنی یکبار

لرزاں ہو گیا اندیشے سی حجاج ہوا اسفت اونکا لشکر بسیتر تاج
ہوئی جب پشت پا وہ فوج گمراہ پہر اونسی کعبۂ مقصد کی لی راہ
محبونکو کیا اس سی خبردار کہ جاؤ جلد تم تہنا ہی مختار
فروزاں و برہی ہی آتش بام ہر کہا ہر ایک نی تیرا وسطرف کام
پہر آیا اوسطرف وہ مرد جرار جہاں گندم فروشونکا تہا بازار
وہاں اک شخص کو دیکہا سر راہ کہا تو کون ہی ای مرد بدخواہ
زباں کو صدق سی تو ہم آشنا کر نہیں مارا پڑیگا تیرا لشکر
کہا اوسنی تکر دیوانہ ہی تو ہوا ہی کس بہادر سی دغا جو
مین ابن قیس ہوں وہ اژدہا سر وہ پانی ہو نظر پڑ جای جسپر
کہا اژدر کو بہی کرتا ہوں میں صید کمند اوسپر جو پہینکی وہ ہوا قید
بندہا جب ہاتہ بہی اور سر بہی اوسکا تہ و بالا ہوا لشکر بہی اوسکا
وہ ابن قیس بولا ای جوانمرد نرا افسوس ہی اپنا نہیں درد
سنان ابن انس میرا برادر یوہیں لٹکائیگا تجکو نگوں سر

کہا اوسنی کہ کیا تک رہی سنان ۔ ترا پہلو ہی اور نوک سنان
غرض مختار کی پاس اوسکو بہیجا ۔ کٹا سر ہوگیا دور اوسکا سودا
بحمد اللہ عبادت مین کٹی شب ۔ کہ قتل مشرکین ہی طاعت رب
نہین ناصر ہی کم اوس نوجوان سے ۔ جہاد اوسنی کیا تیغ زبان سے
جو ابراہیم کا اب تک بیان ہی ۔ ہمیشہ خلق مین یہ داستان ہے

خلاص کردن شبیث با حجاج بکمان مختار و ملامت کردن ابن مطیع بان برد سمکا

نمایان جب ہوئی صبح مصیبت ۔ پہر افزاد سی دار الامارت
ہزارون لاش ای ہر طرف سے ۔ ہوی کر گوش اوس شور و شغف سے
کہا حجاج نی ای عدل گستر ۔ ترا شبخون آیا اس با وفا پر
رفاقت مین تری بسمل ہوا ہای ۔ یہ دولت سی تری حاصل ہوا ہای
کیا بیرحم نی اوسکا جگر چاک ۔ وہ ابراہیم بہی ہی کیا ہی سفاک
کہا اپنا بہی پہر یہ مختصر حال ۔ بچا زندہ جو مین تیرا تہا اقبال
مگر آیا مرا انکر بہت کام ۔ جو باقی ہین وہ زندہ ہین بی نام

لگی ہین ہاتہ بنہ اونکی سراسر — غضب ہی تیغ ابراہیم اشتر

سنان ابن انس بولا الصیراه — عدم کی دیکھی ابن قیس نی راه

جو اوسکی ساتہ تہی اکثر ہوی قتل — رہی ناکاره اور بہتر ہوی قتل

سنی ہر سمت سی جب داد بیداد — بہت کی زیر لب حاکم نی فریاد

بلایا شبث کو اوسنی یہ تزویر — دیا اوسکو فریب نقد و جاگیر

پہر اوس سی یہ کہا ای مرد جرار — بس اب اس کام کا توہی سزاوار

موا ابن مضارب تو نہین غم — ترا بہی نام کچہ اوس سی نہین کم

اوٹہا نیزه کہ توہی مرد میدان — مری سب فوج ہی تیری نگہبان

کہا اوسنی کہ ای مرد قوی دست — ہوا ہون پر بہت ہی مری سست

نہین ہین ایسی ابراہیم مختار — کہ ہر ناکس ہو اون سی گرم پیکار

ترحم چاہنی خلق خدا پر — تری ہاتہون سی ہی شفعا و گہر گہر

کہا اوس کا مجو نی ای دغا بش — مری دلکو نگر اتنا ہی تو ریش

کہ ابراہیم ہین تیری لئی ہون — سراپا بیم ہین تیری لئی ہون

غرض وہ زندگی سی ہاتہ دہولر	چلا ساتہ اپنی لیکر ایک لشکر
محبت سی زن و فرزند کی داغ	مگر تہا آشیان گم کردہ وہ زاغ
اودہر یہ اور اودہر حجاج ملعون	ہوئی بس یکدگر جنگ شبخون
معاذ اللہ ہی کیا دہشت و بیم	کہ سمجہی یکدگر کو وہ براسیم
کرون اونکی دلیری کیا مین تحریر	کٹی مرتی تہی آپس مین وہ بی پیر
رخ و روسی اوڑا تہا اسقدر رنگ	وہ پتہر سنگ مرمر کی تہی ہم سنگ
زرہ دام گرفتاری اونہین تہے	سلح سی بہی گرانباری اونہین تہے
یہ تہا انجام کار آتش کین	جلی بس آگ سی اپنی وہ بیدین
رہی جنگ و جدل اونمین بہت دیر	ہوا شبث لعین حجاج سی زیر
ہوا اوس فتح سی خوشدل یہ حجاج	کہ ظالم نی رکہا کج فرق بر تاج
نہایت سرنگون وہ شبث گمراہ	کیا دار الامارت مین سحر گاہ
کل مختار کا اوسکی زبان پر	پی طعنہ زبان ہو تو نسی باہر
ہوا وہ جو مری دلکو یقین تہا	بہرا لاشون سی سب میدان کین تہا

بجا ہی رستم و شہراب کو بیم — بہم ہو وین جو مختار و براہیم
نہین یہ تاب و طاقت بشر کی — جو لاوی تاب اوس تیغ دوسری
اگرچہ مین بہی ہون پر جہان گرد — نہین دیکہی مگر ایسی جوانمرد
وہ کہتا تہا جو حجاج آیا — خجالت سی بہت سر کو جہکایا
ہوا تقریر سی اوسکی یہ اظہار — لڑی ایس مین ہم ہی نام مختار
کہا اوسنی زہی ناکردہ کارے — ہوا برباد نام شہریارے
مجہی تہی ریش خندہ سی بہت ننگ — کرونگا آپ مین بدخواہ سی جنگ
چہپاو تم نہ جا در رخ و رو — وہ زن ہی جو نہو مرد وغا جو
کیا آگاہ لشکر کو شبا شب — کہ ہون وقت سحر حاضر یہان سب
فراوان تہا اگرچہ اوسکا لشکر — مگر باب ظفر وا تہا نہ اون پر
گران اون پر یہ آزار مگس تہا — او نہین اندیشہ قطع نفس تہا
فراہم جب ہوئی وہ فوج بدخواہ — ہوا اوس عزم سی مختار آگاہ
تہمتن نی کہا یہ ای برادر — یہ مجہہ پر ہی کمان خصم بدبر

لشکر

کہ لشکر ہی بہت ہمراہ مختار ۔ یہ بہتر ہی جو باہم ہون مددگار
کہا اونی خدا پر رکہ نظر تو ۔ اوسی سی دیکہی کا روی ظفر تو
جنہین ہی دولت عقبی کی تحصیل ۔ کرینگی وہ بہت آئی مین تعجیل
بہت سی شاکریہ مین ہین احباب ۔ شریک حال ہونگی وہ بہر باب

رفتن انبیر ابن قیس سوی شاکریہ از طرف مختار و جمع آمدن آنجماعت بایکجا

یہ ابراہیم نے دی جب بشارت ۔ ہوا قاصد بشیر با سعادت
کہا مختار نی ای مرد جانباز ۔ مین ڈرتا ہون نہ کہل جاے یہ راز
کہا اونسی کہ اہل مکر ہون مین ۔ عجب کیا ہی اگر مخفی رہون مین
فریب و فن او نہین دیکر روان ہو ۔ نظر سی مثل مردم مین نہان ہو
نہین غم بلکہ ہی وہ شکر کی جاے ۔ جو راہ شاکریہ مین قضا آے
تمنا ہی اسی مرگ و قضا کی ۔ کہ رحمت اوسکی ہی رحمت خدا کی
شب تاریک مین وہ اہل ایمان ۔ ہوا شب گرد اختر کی طرح وہان
سوی کعبہ روان تہا وہ جوانمرد ۔ کہا یہ کعب نی باش ای جہانگرد

کہاں جاتا ہی کنا سیہ سی باہر | حراست کو یہان ہی میراث سگ

زمین پر گر پڑا سنکر یہ فریاد | ہوی حیران تمامی ظلم بنیاد

رہا بیہوش سا دو اکدم وہ | ہوی اوس شیر کی خاطر مبہم وہ

کیا ہشیار اور اوس سی یہ پوچھا | کہان جاتا ہی تو کسکا ہی بہیجا

بیان کر راست تو اپنی ارادت | بنائیگا رہا ہی خر صداقت

تو عبد الله سی ہی یا اہل مختار | ہوا وہ نام سی مختار کی زار

کہا شاکی اوسی کم بخت کا ہون | کہ محتاج اوس سی اپنی رخت کا ہون

کیا اوسنی مرا کہر بار تاراج | یہی ہوزہ ہی باقی اور یہی تاج

خدا جانی غریبون پر ہوا کیا | مین اپنی جان لیکر بہاگ نکلا

کہا اوسنی کہ ای افت رسیدہ | کیا مجکو یہی تونی غم چشیدہ

شب تیرہ ہی جاتا ہی کہان تو | کہا اوسنی کہ ہی مرد دغا جو

مرا اک شاکر یہ بن ہی غمخوار | کری شاید اعانت وہ وفادار

کہا اوسنی جدہر جا ہی ادہر جا | جو بیکس ہی خدا حافظ ہی اوسکا

غرض وہان سی چلا وہ مرد پرفن　　چراغ و شمع دیکھی اوسنی روشن
وہ ساری فوج تہی پہلی سی طیار　　سلح اور مکمل بہر پیکار
پکارا یہ بشیر نیک طینت　　مرا انا تمہین ہی خوش بشارت
کہ وقت رزم ہی اعداسی دبنے　　ملو تم جلکی مختار مہین سے
چراغ طور ری وہ آتش بام　　جوانمردونکا روشن جنسے ہی نام
چلی ہمراہ اوسکی جب وہ احباب　　اودہر لایا جدہر مطلب کا تہا باب
کہا یہ ہی شکار مفت یارو　　یہ جاہل ہین تمہاری انکو مارو
کری وہ دشمنون پر چار سوے　　جگر پانی ہوی تہی اونکی ہوسے
اونہین مختار سمجھی وہ بد انجام　　کہ بہتر مردسی ہی مرد کا نام
نہنگ آسا جو وہ پل پل کی آئے　　زمین پر خونکی دریا بہائے
ہوی فتح وظفر سی جب اوسی پاس　　کیا کناسہ نی باہر وہ کناس
عجب شوکت سی بہاگا وہ ستمگر　　شکست اگی تہی اور دنبال لشکر
گئی القصہ وہ مختار کی پاس　　ہوا وہ دور دلمین تہا جو وسواس

ہوا مختار کا گرم اون سی بازار
یہ ابراہیم نی دیکھا پھر اک بار

کہ اک گرد اور اوٹھی تیرہ تیرہ
زغن کی بھی نظر جس سی ہو خیرہ

نمایاں جب ہوا اوس سی وہ لشکر
سر لشکر تھا عبد اللہ دلاور

وہ تھا فرزند مالک کا بڑا بار
وہ اسکا اور یہ اوسکا خریدار

ہوا تعظیم کو اوسکی پیادہ
وہی آخر ہوا اوسکا ارادہ

رہی تا دیر ہمدست و بغل وہ
ہوی مسند نشین پھر بخلل وہ

نمایاں پھر ہوئی صحرا سی اک گرد
ہوا جویا جو اوسکا وہ جوانمرد

چھنی ایسی ہوئی جو صاف وہ رد
کہا ہی ابن قیس قاسم کرد

ہوا یہ سنکی ابراہیم خورسند
کہ اوس مردم کا تھا وہ ازرو بند

نہایت خوش ہوا مختار جانباز
کیا حد سی زیادہ اوسکا اعزاز

کیا شکر خدا دونوں نی بہم
جو دل مین وسوسہ تھا وہ ہوا کم

کبھی دلمین کبھی آنکھوں مین جا کی
وہ باہر ہی بیان سی تھی خوشی کی

نہ آسودہ ہوئی تھی اوس خوشی سی
سنی اوسنی خبر پھر یہ کسی سی

ہوا ہی اور اک لشکر نمودار ہوی خوش بخت ابراہیم و مختار

جنگ کردن ابن طلحہ [illegible] قادسیہ [illegible]

غرض کیجی کہا تک عرض لشکر ہوئی وہ سرزمین صحرای محشر
ہوا اوس جمع سی حاکم جو آگاہ مریض آسا ہوا وہ صاحب آہ
نظر آتا نہ تہا کچہ اوسکو زنہار حسد سی روز روشن تہا شب تار
زمانہ جب ہوا انکہو نمین تاریک بلایا ابن عم کو اپنی نزدیک
کہ تہا وہ ابن ہارون بس ہنرمند قد و قامت مین مثل کوہ الوند
لقب تہا زندہ بیر اوس نوجوان کا ہلا تا تہا قدم کوہ گران کا
طویل ایسا تہا اوسکا قد و قامت کہ وہ ابن عنق کی تہا زیارت
فلک فرسا تہی کو رایات لشکر پر اوسکی سامنی تہی پست یکسر
عریض ایسا تہا وہ مرد تنومند کہ تہی شیطانکی آنت اوسکا کمربند
کہا اوس سی کہ ای مرد سرافراز مری نزدیک ہی تو سب سی ممتاز
غم مختار سی کر دی سبکبار کہ اوس سی ہی مجہی ہر روز آزار

سبک ہوں اوس سی بن چشم جہانبین — مرا ہی مضحکہ ہر وجوانمین
چلا آتش مین ابراہیم کو تو — کہ ہی نمرود تو بہی ای دغاجو
مرا سینہ جو شق ہوا ی دلاور — بہی وو داغ سنگین دلکی اندر
سپہ حاضر ہی لی تو اپنی ہمراہ — مدد کرتی ہین اونسی جو بہی بدخواہ
ابہی خلعت ترا تیغ و سپر ہے — لڑائی فتح کی تو تاج زر ہے
چلا یون سات وہ لشکر کو لیکر — عیان ہو کوہ سی جسطرح اژدر
چلا لشکر تو سرگردان ہوا چرخ — ہوا نیزہ ہوی پنہان ہوا چرخ
ہوا اوس سی جو ابراہیم آگاہ — کیا سامان رزم مرد بدخواہ
صف لشکر ہوی اسطرح طیار — کہ جیسی حلقہ زن ہو گیسوی یار
قضا کی طرح آیا ابن یاروفن — کہ جو نکلا ہوا آلودہ خون
مثل تہا فتنہ انگیزی مین وہ شخص — بہت مشہور خون ریزی مین وہ شخص
وہ تیغ تیز دم برق ستم ہے — سر کو کاٹ جوشن سی بہم ہے
قضا کی طرح تہی وہ دشمن عمر — تلف ہوتا تہا اوس سی خرمن عمر

دلاور

دلاور تیغ ظالم سی الم ناک | گریبان قباشِ کفن چاک

لہو کی تیغ ایسی تشنہ خون | بہا یا تہا لہو کا اوسنی جیحون

سپر نی ایک وار اوسکا نرو کا | کہی تو وہ قضا کا تہا طمانچا

مگر اژدر تہی وہ تیغ تو تند | کہ رستہ اوسنی مطلق کر دیا بند

ہلا اپنی جگہ سی وہ دلاور | ٹرہا یا پاون لشکر نی برابر

کس و ناکس ہوی مشغول پیکار | سیالون سی کہچین تلوارین یکبار

فلک سرگشتگی اپنی کیا بہول | زمین ہلنی لگی بر عکس معمول

صدا گردون سی نکلی یہ پیاپے | کہان سہراب ہی رستم کہان ہے

تبرزن نی کیا ہر زین کو صاف | سوارونکی ہوی سر چاک تا ناف

یہ ڈوبی خون مین وہ تیغ زن تہی | جو سنگین دل تہی وہ لعل یمن تہی

اوڑا تہا تیغ کی ناتونسی یہ خون | کہ گردون دن دہاری تہا شفق گون

الف ایسی ہوی تہی اونکی رہوار | کل بازی نظر آتی تہی اسوار

کہین مختار سی تہا شور محشر | قیامت کر رہا تہا ابن اشتر

وہ دو لو تبہی آہی سرگرم پیکار
قیامت غل ہوا میدا مین یکبار

تہمتن سی ہوا وہ یون سخنور
کمک کو اوسکی آیا کوی لشکر

رہو تم پشت لشکر سی خبردار
تن تنہا لڑیگا اونسی مختار

اودہر سی اسطرف آیا تہمتن
بڑہی تا پشت لشکر پر نہ دشمن

ہوا ناگاہ وہ لشکر نمایان
گلستان ہوگیا جس سی وہ میدان

اوسی معمور پایا پردلی سے
سبہی رطب اللسان نام علی سے

یقین گذرا کہ ہین یہ اہل اسلام
نہین آتا لب مشرک پہ وہ نام

کسی سی اوسنی پوچہا ای جوانمرد
یہ بیگانہ ہین یا اپنی ہین ہمدرد

کہا اوس شخص نی ای ابن اشتر
محب تیرا ہی و رفقای دلاور

ہوا یہ سنکی ابراہیم خوشحال
نکالی اوڑنیکی خاطر پر و بال

کیا اپنی اوسی سینہ سی سپاہان
کہ وصل یکدگر ہی عید یاران

جگہ دی اوسکو اپنی میمنہ پر
کہ اصحاب یمین تہا وہ دلاور

جہان مختار تہا وہان آپ آیا
اودہر سی وہ اودہر تشریف لایا

ملا تنگ اوس سی مختار خوش عجب — کہلا ور وفا کا دل مانند مکتوب
ہوا وہ حاکم کوفہ یہ رنجور — شکست اوس سی قرین فتح و ظفر دور
لباں تیغ تہا جو تازہ دم وہ — بچی تہی دست برد اوسکی سی کم وہ
مقابل مین جو تہی وہ فوج کوفہ — کیا اوس شخص پر یکبار حملہ
ہوا اک سنگ جان اونمین سی جانبر — وہ باقی خون مین اپنی شناور
دل عبد اللہ کا اوس سی ہو خون — نہایت منفعل وہ ابن ہارون
کیا مرد انکی نی یہ کنا را — ہزیمت کی سوا دیکہا نہ چارا
صفین ایسی ہوئین ہر حل صاف — خس و خاشاک جیسی سیل سی صاف
غنیمت سی ہوئی یہ فوج آباد — ہزیمت خوردہ رنج و غم سی آزاد
سنب انکی تہی جو میدانمین تلف تہی — ادہر نی اور سعید اوسطرف تہی
بڑا سردار یہان بہی کام آیا — شہادتکا ملا قاسم کو پایا
بہت مختار و ابراہیم روی — جو دل بہوڑا ہوا وہ ریم روی
بڑی شوکت سی لاش اوسکی اوٹہا کی — وہ جتنی فوج تہی ہمراہ اوی

پہر ہر ونسی علم کرتی تہی ماتم
ظفر طبل جنگی نوحۂ غم

کہ زبان حال سے سارے اہل اسلام
لبون پر قاسم مظلوم کا نام

بنائی کربلا مین اوسکی ترتیب
یہی بارو غمگو تہی اوسکی وصیت

زہی قسمت زہی طالع زہی بخت
کہ جسکی ہو زمین کربلا تخت

ملا خاک شفا مین جسکا بستر
کیا روح وروان نی فخر اوپر

جو تن آسودۂ خاک شفا سی
گناہون سی اوسی پروا کیا ہی

وہ خاک پاک ہی جس تن کا مدفن
ملایک کی ہین انکہین اوس سے روشن

فشار قبر سی آزاد وہ ہے
کہ ہوتی سب غمین بن شادہ وہ ہے

اگر ہی ہر زمین سی کعبہ بہتر
ملا ہی رشک اوسکو کربلا پر

الٰہی کربلا مسکن ہو میرا
وہی خاک شفا مدفن ہو میرا

مجہی اوسکی تمنا ہر زمان ہے
تو عالم ای خدا ای دو جہان ہے

غبار اسا ہون دوریسی پریشان
فرات اوس سی ہی میری چشم گریان

مرا دل تیغ عصیان سی ہی پارہ
بجز مرہم نہین ہی کوئی چارہ

فرستادن مختار سعید را بجستجوی عبدالله ... بجنگ عبدالله ابن ... برود

غبار کربلا تھی اسکا مرہم
کہ تھی وہ شہ شہنشاہ دو عالم

چڑھی عبداللہ کو ایسی تپ سیم
ہوا ظالم کا مغز استخوان ریم

یہ کاہیدہ ہوا وہ مرد بدخواہ
کہ دیکھو وہ تن تھا یک برکاہ

ہوی یہان ناتوان ایسی تو نہ بند
گسستہ ہو گیا جامہ کا ہر بند

شب فتح و ظفر تھی تا شب عید
کہ باہم تھی رخ احباب کی دید

ہوئی مختار سی جب فتح وہ جنگ
کیا فتح و کر کا اونی آہنگ

کھلا ماضی سی استقبال کا حال
عیان نوروز سی ہو سال کا حال

سعید نوجوان تھا مرد عیار
کیا حسب الطلب وہ پیش مختار

کہا اوس سی کہ ای مرد جوان بخت
پہن کر اون ستم منشونکا تو رخت

قریب صبح جا مسجد کی اندر
کہ عبداللہ تو ہان ہونکا مقرر

نماز اپنی ادا کر اوسکی ہمراہ
پھر اوسکی عزم سی ہو خوب آگاہ

کہ مین بھی مطلع ہون اوس خبر سی
ستم ایجاد کی خیر اور شر سی

قریب صبح مسجد مین گیا وہ | شریک اوسکی جماعت مین ہوا
ہوا اوس سی بہی واقف وہ بتمامان | جو عبد اللہ کا تہا راز پنہان
کہ پہر ہی جنگ و شر پر وہ مہیا | مشاور سی اوسی ہی ذکر ہیجا
ہوا مسجد کا روشن خور سی پایہ | یہ غائب ہو گیا مانند سایہ
کہا مختار سی ای خوش ارادت | وہ ہی آمادۂ جنگ و جلادت
کیا ہی پہر فراہم اوسنی لشکر | نہین فتنہ سی غافل وہ ستمگر
کہا مختار نی ای باسعادت | فریضہ مین پڑا ہی کیا اوسی صورت
کہا اوسنی کہ اعمی اور زلزال | کہا مختار نی ہی نیک یہ فال
وہ دشمن ہی جو تیرا کور باطن | تزلزل سی کبہی ہو گا نہ ایمن
سعید باوفا نی اوس سی پوچہا | نماز صبح مین تونی پڑہا کیا
کہا والنازعات اور سورۂ فتح | وہ میری واسطی ہی آیت فتح
ادہر تہی یہ بشارت وہان یہ تقریر | کہ دیکہین کیا دکہاتی آج تقدیر
اوٹہا مسجد سی جب وہ فتنہ انگیز | کیا پہر اوسنی تدبیر کو تیز

بہت

بہت نزدیک راشد کو بٹھایا ‌ اپاس بچیا بعزہ پیر تھا
کہا ای یادگار یار مرحوم ‌ پدر کی ہین تجھی احباب معلوم
اونہین کر جا بجا سی تو فراہم ‌ کہ اوسکی غم سی میری چشم ہی نم
جفای خارجی سی سینہ پر ہے ‌ نہایت تلخ مجکو خواب و خور ہے
نہین خرکنیہ جو لی کوئی چارا ‌ وہ باہم ہون تو پہر مین ہون صف آرا
کہا اوسنی وہ لشکر جا بجا ہی ‌ جہان جو ہی وہان کا کدخدا ہی
ملانا اوسکا دانائی سی ہی دور ‌ اگر نظم و نسق اپنا ہی منظور
تو کیا کم ہی جو دشمن ہی توانا ‌ مری یہ رای ہی ای مرد دانا
گوارا کر نہ خود اندای پیکار ‌ خلیفہ کو نہین محنت سزاوار
مجھی اوس شیث کو کر اونکا ہم جنگ ‌ کہ غصہ ہو تری بدخواہ پر تنگ
کری اک فوج اگر آہنگ میدان ‌ رہی وہ پشت لشکر سی نگہبان
ہراسان تو نہو رکہ ہوش برجا ‌ وہ ابراہیم کیا مختار نی کیا
کہا اوسنی تری تدبیر ہی نیک ‌ نہو اور فراست مین ہی تو ایک

نہین تجسا بہادر ای جوانمرد | ہوا ننار تجبی چہرۂ زرد
سپہ سالار توہی ای ہواخواہ | مع لشکر وہ ہوکا تیری ہمراہ

تتمہ مشورت شیث تازہ بہ یزید ابن انس رفتن از دست ابراہیم ابن انس

جہاندیدہ تہا وہ شیث ستمگار | چلا ہمراہ لیکن سخت بیزار
وہ صفدر جب ہوا اوس سی خبردار | کیا پہر بہیجانی عزم پیکار
پی تنبیہ شیث بیسر و پا | یزید ابن انس کو اوسسی بہیجا
کیا راشدیہ ابراہیم نی عزم | کہ شیر نر کی شیر نر سی ہی رزم
فلک فرسا ہوی رایات لشکر | اوٹہا پہر نای رزسی شور محشر
ہوی اللہ اکبر کی یہ نعرے | بتونکی جسم بہی ہیبت سی کانپے
یزید ابن انس اور شیث بدبخت | ہوی جب دم حریف عرصۂ کین
کئی پہر شکون دو چار بسمل | بہی ہی عرصہ ہیجا کا حاصل
ہلا اپنی جگہ سی وہ بداندیش | کئی دو چار کی سار وینی بہی ریش
سرو تن کیون نہو ہونسی افگار | کہ بزم رزم کہ مین ہین بہی مار

جب

حمیت سی تہا عاری وہ دغاباز | کیا معمول پیشینہ کو آغاز
ہوئی یہ موج زن تلوار آب | کہ وہ صحرا ہوا اک خون کا گرداب
نظر آتا تہا ہر ترکش لب غار | ہوئی تہی تیر اوسکی صرف پیکار
یہ تہی تلوار کی مغفر پہ جھنکار | ہوا تہا فتنۂ خوابیدہ بیدار
سنان نیزہ نی توری تہی کئی پشت | سپر کی پار نکلی تہی وہ انگشت
پریشان ہوگئی غول بیابان | یزید ابن انس آخر تہا انسان
پکارا المدد اے سرور دین | تبر زین بہی ہی ویران خانہ زین
کرار جنگجو ہی شیث مردود | توہی پیل دمان کر اسکو نابود
تری شمشیر ہی وہ بحر ذخار | کہ دریا برد ہوجاتی ہین کہسار
سنی مختار نی جب اوسکی آواز | کہا یہ خیر سی کر تو تک و تاز
چلا آقا کی کہنی سی وہ ارشد | سوار اوسنی لئی ہمراہ پانصد
یزید ابن انس تہا گرم پیکار | ہوا جب خیر کا لشکر نمودار
جو طاقت کم ہوی تہی ہمین آئی | وہ کیا آیا کہ اومین جان آئی

علم کی اوسنی یہ کہنکر بلا برک   تجہی ای شیث مرگ آپہی سپار

وہ بولا یاد ہی گہر کی تجہی راہ   نہین جنی سی بہتر دولت وجاہ

غرض اوسی کیا گہوڑ یکو جولان   نظر آنی لگی سرکوی چوکان

ہوی کو بال سی یہ تو تیا تن   وہ سنکین دل ہوے سرمہ کا خرمن

چلی تہی اونمین یون خنجر دو دستی   کہ جیسی بزم مین ساغر دو دستی

فلک نی سینہ او رخورشید نی سر   جو رایا دیکہہ تیرونکو ہوا پر

ستمگر کا جو دیکہا شیر زیادہ   یہ باندہا خر نی دلمین ارادہ

کہڑا ای قلب مین شیث ستمکار   وہان چلنی بزور تیغ خونبار

ادہر تو خرنی گہوڑ یکو تورا   اودہر میدانسی بہاگا وہ بہگورا

گریزان ہوگئی فوج ستمگر   کہین لڑتا ہی بی سردار لشکر

وہ اسپ وتیغ وجوشن نیزہ وتبر   ملی جو اونسی یہ لشکر ہوا سیر

ہوا یہ شیر تو تیغ خرسی دور   سنوی جنگ اشد کا یہ مذکور

کیا تہا اونسیہ ابراہیم نی عزم   ہوا سرگرم ایسا عرصۂ رزم

سیہ کار ونکی زخ زخمو سی تھی نشان | سنانِ تیرہ سی پہلو تھی عربان
ہوی خونریز یہ تیغ خراسان | کہ اونکی دست و پا تھی شاخ مرجان
جنہین نازش تھی شمشیر و دم پر | پڑا تھا اونکا سر اونکی قدم پر
ہوا نیزہ سی زخم سینہ دریا | سپر بہر بہر کی اوس سے خون نکلا
ترازو تھی وہ شمشیر دو پیکر | قلم بر تن ہوا اوس سی برابر
قیامت تھی یہان محشر وہان تھا | یہ اژدر تھا تو وہ پیل دمان تھا
وہ جس اسوار پر کرتا تھا آہنگ | مع رہوار وہ ہوتا تھا جوزنگ
براہیم اوسکا تھا ہر چند بدخواہ | نکلجاتی تھی اوسکی منہ سی بہی آہ
وہ راشد بہی اسی کرتا تھا تحسین | کہ بیشک ہی پلنگِ عرصۂ کین
مزاہی اس بہادر سی جگر ریش | نہین جاتی ہی کوئی جہد و جد پیش
ظفر فضل الٰہی پر فقط ہے | ٹلی لوہی سی لونا یہ غلط ہے
غرض راشد تلک پہونچا وہ جرار | کہا ای مرد جنگی ہو خبردار
اوسی ہر چند نیزہ سی لیا گھیر | نیستانسی وہ نکلا صورت شیر

وہ تیغ برق دم اوسنی لگائی | سپر کو کاٹ کر مغفر پہ آئی
کیا مغفر کو بہی پارہ سراسر | سر لشکر کا لیکن بچ گیا سر
کہا اب روک تو میرا بہی اک وار | سپر کو منہ پہ کہنچا اوسنی یکبار
سپر کو خود کو مغفر کو کاٹا | جگر تک تیغ نی پیکر کو کاٹا
گرا آدہا ادہر آدہا ادہر وہ | ہوا یکسو فساد بد گروہ
پڑی اوس پر جو وہ تیغ براہیم | ہوا لشکر کو اک اندیشہ و بیم
پراگندہ ہوئی میدان سی یکسر | رہی وہ کہیت جو لاشی تہی بستر

نیزہ معہ دان تحت سرداران لشکر بربری جوان شہید شدند و [illegible] عبداللہ

یہ عبداللہ نی دیکہا جو یہ رنگ | بگڑ جاتی ہی لشکر میری یہ جنگ
ہوا تب معترف اسکا وہ خودسر | کہ ہی فتح و ظفر فضل خدا پر
سر تدبیر کو زانو پہ پٹکا | کبہی ہاتہ اور کبہی ڈاڑہی کو جہٹکا
شکن تہا نہ اوسکی پیرہن مین | می کلفت سی رعشہ تہا بدن مین
نہ بن آئی جب اوس سی کوئی تدبیر | ہوا ترتیب لشکر مین وہ بی پیر

فراہم پھر ہوئی وہ فوج نامرد — فلک پر دشت کوفہ کی گئی گرد

ہوئی اسلاسیان اس سی خبردار — خبر یہ لیکی پہونچی پیش مختار

اودہر بہی خیل خیل ای سعاد — لبانِ تند سیل آئی سعاون

ہوئی مختار و ابراہیم پس شاد — وہ جب سولہ ہزار آرای بتعداد

عجب شوکت تہی اوس افواج دنگی — کمر خم ہوگئی کاوزمین کے

سر سرکش فقط اوس سی تہا زیر — چہپا تہا بیشہ روباہ مین شیر

خطاب اوس فوج سی وسکا یہی تہا — نہین چارا کوئی حکم قضا کا

روانہ یہان سی سب ہونگی پیش و پس — غم اپنا چاہی کیا ماتم خویش

خوشا اقبال وسکا اور خوشا بخت — کفن کی بدلی رنگین جسکا ہو رخت

دم کوثر سی بہتر ہی دم تیغ — شہیدونکو میسر ہی دم تیغ

نہ قلت اور کثرت پر کرو دہیان — کہ ہی کہنا سی بہی سخت انسان

خیال جاہ دنیا کو بہلا دو — غم فرزند و زن دل سی اوٹہا دو

نہین وہ عابد و بالوں سی بہتر — رکہو جسکا تصور اپنی دل پر

روان بہتر ہی دست و پا تیر سی — کہ اوس سی ہی گران تر مار زنجیر
سخن یہ سنکی اوس عالی نسب کا — ہوا اکبار چہرہ سرخ سب کا
وہ تہا کلکونہ شوق شہادت — ہوئی ظاہر جو تہی اونکی حقیقت
اودہر ہو پر مطیع نا سر انجام — وہ پہیلا تا تہا فرسودہ تہا جو دام
جبی وہ توڑ کر ہوتی تہی آزاد — سخن کوتاہ یہ کہتا تہا جلاد
اگر پہاگو گی میدان دغا سی — نہ جان بر ہو گی تم تیغ سزا سی
گرفتار اوسکی ہوگی تم سزا مین — جو کچہ تمنی کیا ہی کربلا مین
جواب اوسکو یہ دیتی تہی وہ بیدین — برابر ہی سقر اور آتش کین
اوسی اعمال مین ہم ہین گرفتار — کہ بن آتا نہین ہم سی کوئی کار
نہین کرتی ہین ہم کوشش مین تقصیر — لڑائی پہر نہو تو ہی یہ تقدیر

جنگ کرون احمد ابن مصطفی … بن عبدالرحمن … جب کا

کیا خورشید نی میدانکو جب گرم — ہوی پہر طالب عزت وہ بی شرم
شرر افشان تہی یہ نعل سوزان — کہ اونسی نعل در آتش تہا میدان

زمین کی بدلی گرد فلکو تہا بہونچال   زمین کو فکر محشر عابد چال
وہ میدان اکطرف سی تہا تلو بسر   کیا اوس فوج نی اونکو برابر
دو لشکر جنگ کی خواہان ہوی تہے   برابر پلہ میزان ہوی تہے
یہ غل تہا آہ ٹکراتی ہین دو کوہ   معاذ اللہ ٹکراتی ہین دو کوہ
صدای صور تہی فریاد جاوش   کری سب کے ہوی تہی پردۂ گوش
نخستین عبد رحمن استمگر   ہوا اوس لشکر بدبین سی باہر
گرانبار اوسکا ایسا خود وجوشن   جہکی گاو زمین کی جس سنی گردن
وہ نیزہ نام جسکا مار پیچاک   کمند ریشمی سی زیب فتراک
کمان قربان مین ترکش مین وہ تیر   کہ ہو مرغ نظر بہی جس سی نخچیر
خروشان اور جوشان مثل آتش   ہوا ہم جنگ کا خواہان وہ سرکش
صف لشکر سی سر جسکا بدر تہا   وہ احمر اور سمیط اوسکا پدر تہا
نہایت خوبصورت نیک سیرت   برابر تہی عبادت اور شجاعت
بلا بی سخت سی روکش ہوا تہا   ہر اک ہمت پہ اوسکی غش ہوا تہا

رکہا کج مغفر فولاد سر پر — زرہ سی جلوہ گر تہا نور پیکر

کل خورشید پہوں اوسکی سپر کا — وہ کہوڑا وہم او سپر بال و پر کا

ثناخوان علی مرتضی وہ — نہنگ رزم اور شیر وغا وہ

ہوا یوں عبد رحمانسی سخنور — کہ حرف لاف سی ہی جنگ بہتر

کہا اوسنی کہ لی اسنی کہا لا — ہنر ورنی کیا موجود کولا

کیا خالی جو اوس مشیرم کا وار — کہا ای عید شیطان ہو خبردار

خبردار مین کی کوا وسی لب جب — کیا اوسنی جدا اونکا کف چپ

کیا سیدانسی مثل تیر وہ راست — لگی صید زبونکی اوسنی درخواست

ہوا ظالم پہ عبد اللہ برسم — کہا تونی مری لشکر کو درہم

تری گردن پہ پڑی کاش تلوار — ستمگر تجسی سب ابتر ہوا کار

ادہر ہوتی تہی اوس ملعون پہ نفرین — اودہر تہی جمع مردم بہر تحسین

کشتہ شدن عبد الصمد دست [illegible] رزم شدن [illegible]

ہمیشہ سی یہی ہی رسم و آئین — کہ اک خوشوقت ہی اور یک غمگین

گریبان سحر کو دیکھکر چاک ہوی تسکین عبداللہ غمناک

کہ دنیا مین نہین ہی کوی بنغم عبث روتی ہین اپنی خال پر ہم

یہ سنتی ہین دو سر جنگ و جدل ہی نہ ہمت ہارئی یہ بہی مثل ہی

وہ القصہ چلا سیدا انکی جانب ہوا رخ سنیل کا وبرا انکی جانب

اوسیکا منتظر بیٹہا تہا مختار خبر سیدا نسی یہ لای خبردار

دو لشکر پہر ہوی طیار وہان آج کہ اک عبدالصمد ہی ایک حجاج

کیا مختار نی چارہ یہ اونکا نزید اسیر کیا اور اوسیہ ورقا

وہی خصمی وہی تہی اونمین پرخاش وہی سیدان وہی کاسہ وہی آش

گران ایسی تہی تیغونکی حقاحاق زن دنیا نی فتنہ کو کیا عاق

دہل نقارچی نی جب بجایا کہ خبا رعد کا اوسنی بہلایا

پرندون نی کیا کوہال سی رم کہ اوس سی کانپتی تہی کوزرستم

نہ تہا وہ حفا جو تہی ترازو سپر کا پہول تہا نیزہ کا لٹو

لبان شعلہ تہا یہ تند و سرکش کہ وہ عبدالصمد تہا عبد آتش

ہوا تھا کربلا مین آتش افروز — جفا سی اوسکی ہر خاطر غم اندوز
سر و پیکر پہ اوسکی خود و جوشن — وہ آتش مین نہان مانند آہن
دل مختار اوس کافر سی ناشاد — یہ قول راوی بزم الم یاد
کہ عبداللہ شیر کا ہی قاتل — حسن کے دلپہ اوس سی داغ حاصل
کہا ورقای غارت سی کہ ای یار — تری تلوار کا ہی یہ سزاوار
عوض لی اوس سی تو رنج کہن کا — کہ قاتل ہی یہی ابن حسن کا
چلا اس شان سی وہ مرد غازی — کیا تھی قوس اور نیزہ حجازی
وہ دست راس مین یہ دوش چپ پر — زرہ داودکی رستم کا مغفر
حمائل تیغ وہ جس سی جگر خون — ہوا جس سی رہی چپکی وہ گلگون
ظفر اوسکی جلودار یمین پویان — قدر ہر کام پر احسنت گویان
سر دشمن پہ آیا اور یہ بہچا — کہ قاتل ہی تو ہی بن حسن کا
کہا اوسنی وہ مذکور کہن ہے — بیان تازہ یہ ای تیغ زن ہے
مری تلوار سی کر الحذر تو — یہ بہتر ہی ادہر سی آ ادہر تو

ہی

کہی اہل حوارج تیرا مختار — شریک اوسکی تہوا میر دجرار

کہا ورقا نی ایمرد و دبدین — مین تجہ پر پہنچتا ہون تاکہ نفرین

تری ہی خوک سگ سی ای لعین تو — ہوا جان پیمبر سی دغا جو

پی دنیا کیا دین اپنا برباد — رسول مصطفی ہی تجہسی ناشاد

ہوا وہ عید آتش اوس سی بیزار — کہا ورقا نی غارت ہو خبردار

وہ نیزہ شل ارقم تہا جو پیچان — چلا لیکر اوسی وہ نامسلمان

دلاور نی اوسی آتی جو دیکہا — سنان نیزہ کو قوت سی پکڑا

اوسی کہینچا علی کا نام لیکر — ہوا نیزہ کف ظالم سی باہر

اوسی پہر ناف باہر نکالا — سنان کہبی کہ سر تا پیر نکالا

گرا زین سی زمین پر وہ بد امن — ہوی ہر سمت سی ورقا پہ تحسین

ہوا یہ دیکہکر وہ اور ناشاد — کہ جس سی سعد کے ہوتی ہی بنیاد

یہ کہتا تہا کف افسوس کو مل — کوئی سید کے نہین ہی اوٹکے کل

خلاف ایسی ہوی ہی مجہسی تقدیر — کہ بن پڑتی نہین ہی کوئی تدبیر

غرض اوسنی پی رفع ندامت — کہا حجاج سی ای بد حقیقت
کہہ اکیا دیکھتا ہی منہ ہمارا — نکل تو بہی کہ دشمن ہی صف آرا
بہت بہتر کیا پاس ادب سے — مگر نالہ تہا توام اوسکی لب سے
سوئی میدان جو اوسکا عزم دیکہا — تو بہر ورقانی دشت رزم دیکہا
کہا ابن انس نی ای برادر — تری تعریف ہی ہر اک زبان پر
مجہی بہی نامور ہونی دی کین — بس اب آرام کر تو انجمن مین
الگ وان سی ہوا وہ مرد عادل — ہوئی دو شیر دو اژدر مقابل
فلک تیرہ ہوا رنگ زمین زرد — تب لرزہ اوسی تہی اوسکو سردرد
شریک یکدگر ادبار و اقبال — میان سایہ تہا ہر ایک دنبال
یہ عبد اللہ کی لب پر تہی تقریر — کہ ہی اک گرگ باران دیدہ یہ پیر
بڑا شیر وغا ابن انس ہے — پلنگ آسا نستانکی ہوس ہے
سنان تیرہ اور تیرونکی پیکان — دلاور کو ہی لعب گوی و چوگان
کہا حجاج نی ای بندہ پرور — وہ دارا ہی تو مین بہی ہون سکندر

کہا اوسنی

کہا اونی کہ جب باور کرین ہم جو اپنی زخم دلکا ہو تو مرہم
اگر اس پیر کو تو دی ہزیمت نہو تجہی دریغ مال و دولت
چلا وہ اک جماعت اوسکی ہمراہ نجات و امن کی مسدود کی راہ
کیا وہ پیر دیرین پیش حجاج ہوا پیکان نفرین کا وہ آماج
کہی کافر عذاب کر بلا تو بلائی جان سبط مصطفی تو
سمجہتا ہون تجہی اک خارجی مین خدا و مصطفی کا مدعی مین
تری خون سی زمین کر لالہ گون ہو وہ سال نو کی خاطر خوش شگون ہو
کہا حجاج نی ای بوترابے تجہی لازم نہین یہ بیجاے
مجہی بغض علی پر ہی بنا بات جو تجہا ہو وہ یہ تیری سنی بات
ہوا خشم یزید اوس سی زیادہ کیا پہر و غا بازو کشادہ
غرض یکجا ہوی وہ ہر دو انبوہ کہ اک دریا تہا اونمین اور اک کوہ
سواروں کی تک و پو سی وہ صحرا ہوا تہا ہمعنان بادفنا کا
ہوا گرز یزید ابن انس سے سر کہسار بہی خالی ہوس سے

دو دل وہ خصم کا لشکر ہوا تہا | کہ دو پر کالہ نہر پیکر ہوا تہا
ہوا کی طرح آیا وہان وہ جرار | نظر آیا جو لشکر کا علمدار
لگایا پر دلی سی اوسپہ ہاتہ | ہوا شل علم وہ بہی قلم ساتہ
کمر اوس ضرب نی کافر کی توڑی | ہوای عجب اوسکی سر سی انکلی
گریزان ہوگیا میدان سی حجاج | کہین ہوزی رہی اوسکی کہین تاج

منہزم شدن [illegible]

جو انکو بہی ہی پند پذیران | کہ جو ہی لاف زن وہ ہی پشیمان
نہونا قوت بازو پہ مغرور | کہ ہی مغرور رحمت سی بہت دور
ستارونکو سمجہ کر فوج شبخون | ہوا بدخواہ کا ہیجان مین خون
فلک پر تیر ثاقب جو روان تہا | کمان تیرہ آتش فشان تہا
تصور یہ اوسی ہوتا تہا ہر بار | کہ ہی یہ کہکشان لاشونکا انبار
سحر کی جب نظر کی اوسنی تنویر | ہوا احوال ظالم اور تغیر
بلا خورشید نی نیزہ ہلایا | جو ذرہ رنگ تہا وہ بہی اوڑایا

بہت حیلی کئی پر آخر کار — ہوا وہ شیر قالی شیر پرکار
یہ جرأت دیکھی اور یہ شجاعت — بہ بدخواہ پر کی خود عزیمت
مگر اس عزم سی دو مدعا تھی — کہ انکی تن وہی سر دار میرے
اگر یہ بہی نہو وی کامیسر — مین تنگ زندگی ہون مرگ بہتر
بڑہای اسلحہ سی شوکت و شان — وہ سنگین دل ہوا آتش مین نہان
نچھوڑا ایک فن بہی بہر دشمن — مگر ابلیس تہا وہ مرد پرفن
وہ کھوڑا بڑہ سکی جس سی نہ صرصر — جو پہونچا دی اوسی قلعہ کی اندر
سوار اوس پر ہوا وہ بوم خونخوار — چلا اقبال کی دولت سی کہسار
رجز یہ تہی سر گوفہ سی یہ مرد — مرہی بار گرانسی خاک ہی زرد
پلنگ رزم ہون اور شاہ اورنگ — مطیع حکم ہو زیبا نہین جنگ
تلف ہو غیر اس سی کیا ہی حاصل — کہو مختار سنی وہ ہو مقابل
چلا یہ سنکی مختار دلاور — ہوا ابنیہ سی اپنی شیر بابر
کہا ہشیار ہو ای ناسلمان — یہ وہ تب ہی نہین ہی جسکا درمان

ہوئی ہی زندگی تیری برابر کہ تجھ پر شیر نر ہی حملہ آور
کہا اوسنی کہ سن پہلی یہ تقریر کہ اوسکی بعد ہی یہ نیزہ و تیر
یہی اچھو دغرض تھا حق صحبت ملی تجھسی مجھی ذلت یہ ذلت
سفارش مینی عبد اللہ سی کی رہائی اوس غم جانکاہ سی کی
عوض اوسکا یہی ہی ای تہمتن کہ مجھسی دوست کا ایسا ہو دشمن
کہا مختار نی ای مرد غافل نہین مین دشمن حیدر کا مائل
یقین جب دشمنی کا ہو تمامی تجھی کیونکر رکھون پھر مین گرامی
پشیمان ہو اگر تو ای جفاکار وہی تیری لئی ہو رونق کار
دماغ اوسکا ہوا اس حرف سی تلخ کہ تھا وہ خاک پائی سننی تلخ
کہا خاموش ہو ای سبزوارے نہین بیکار مین تجھسی مین عاری
نی نیزہ ہوئی یہ آتش افشان سمیٹا آسمان نی اپنا دامان
خلال آسا ہوئی ہر چند نیزے نہ کوئی کام بن آیا کسی سے
لئی ہاتھون مین پھر شمشیر و خنجر نہ اوسنی بھی ہوئی قادر ظفر پر

بہ ظفر

یہ صفدر جنگ مین تہا اوس مین   کہ سنگ تفرقہ آیا کہین سے

ہوا اوس سنگ سی مختار مجروح   دیا زخم بدن نی صدمۂ روح

ہوا بیہوش وہ مرد قوی دل   گیا بالین پہ ابراہیم فی الحال

سر اوسکا خاک سی زانو پہ رکہا   کیا مختار نی جب چشم کو وا

یہ مستفسر ہوا اوس سی براہیم   بیان کر باعث اندیشہ و بیم

کہا اوسنی کہ یہ طرفہ ہی نیرنگ   ہوا دشمن پہ جب غصہ بہت تنگ

کسینی سنگ مارا میری دل پر   یہ غشی تہی اوسکی ای برادر

کہا مختار جب میدان سی باہر   وہ مرد جسنی مارا تہا وہ پتہر

بصد لاف و گذاف آیا وہ بدکار   کہا زندہ ہی یا مردہ ہی مختار

کہا ورقا نی ای مرد دغاباز   اگر اوس پر ہوا تو سنگ انداز

خدا یاور ہوا اوس باوفا کا   کہ وہ غمخوار ہی آل عبا کا

نہین وہ سنگ پہینکا ای ستمگر   یہ تیشہ تونی مارا ہی قدم پر

مہیا ہی سقر ہوا ای شقی تو   دعا کی واسطی کہول اپنا بازو

چھپی زیر بستر جبتلک وہ بدذات | کیا ورقانی کافر کا جدا ہات
کسی پر تو نکر دستِ ستم باز | کہ بد انجام رکھتا ہی یہ اغاز
قصاصِ ظلم ہی ظالم سی لاریب | ہوا مردہ کو وہ اپنا ہنر عیب
دلِ مختار تہا جس سی شکستہ | تہمتن نی جو دیکہا اوسکو خستہ
چلا مانند شیر اوس بیحیا پر | غضب تہا خشم ابراہیم اشتر
مع فوجِ ستم وہ ماتسی گریزان | ہوا ابن مطیع نامسلمان
پہرا وہ اور دلیرون کے کہاتان | کرو مانند گرد اونکو پریشان
وہ لشکر اور وہ سرداران لشکر | غضب آگین بسان مار و اژدر
اوٹھی یون جسطرح شور قیامت | اسیکا نام ہی آفت پہ آفت
وہ ابراہیم و مختار اور ورقا | نہنگ و اژدہا و شیر ہیجا
یزید و حر و عبد اللہ کامل | وغا کیش و حریف و جنگ مائل
وہ فرزند سمیط نیک انجام | کہ احمر نوجوان سرو گل اندام
وہ عبد اللہ اور اتنی دلاور | وہ اک روباہ اور اتنی غضنفر

ہزاروں اوس روارو مین ہوی قتل — رہی فرس اور نو و سو مین ہوی مل
کرے کہوڑوں سے کتنی وہ بد انجام — مری جسطرح سے تہا سنود اسلام

امان خواستن عبد الله مطیع برخود [illegible]

بہزاد در شکستہ اور خستہ — ندیکہا جب مفر کا اوسنے رستہ
ہوا اندیشۂ جانسے حصارے — خدا کی حفظ کو بہولا وہ نارے
وہ قلعہ سخت تر تہا مثل گردون — مئیدمین جبل وسعت مین تہا ہون
بڑا کر دا وسکی وہ شبونکا لشکر — کیا محصور اوسکو مثل خیبر
رہا اک ہفتہ وہ جہد و تردد — مگر نکلی نہ راہ آمد و شد
رسد جاتی تو رہتا و برامین — کٹی بی آب و نان اوسپر کئی دن
غبار و گرد مین پنہان تہا خورشید — فلک سے ہی نہ تہی روشنی کی امید
ہوی بی نان وہ دو نان ہراسان — کہ طالب نانکی ہوتی ہین دونان
ہوی ظالم پہ یہ تکلیف روزے — کہ بہولی سب اوسی آتش فروزے
سپہبد کو یہ نامہ اوسنی لکہا — مگر عنوان خط یا رازلی دنہا

کہ ای سرکردۂ فوج دلاور | مجھی تجھسی ندامت ہی سراسر

تیری تقصیر کچھ اسمین نہین ہے | کہ شر میرے طرف سی ای نہین ہے

جو منصف ہو تو مین بہی بخطا ہون | بشر ہون تابع حکم قضا ہون

قضا مین آدمی کو دخل کیا ہے | وہ ہوتا ہی جو منظور خدا ہے

ہوا کار قضا کا مین بہانہ | مقدر یون دغا کا مین بہانہ

بہت آب مین پشیمان ہون برحم | فراہی دامن دوست تظلم

بشر مین سوظن کی ہو خصومت | نہین ہوتا ہی ضایع حق خدمت

تجھی دست ستمگر سی چھڑایا | رہ امن و امان مینی دکھایا

زر و توشہ دیا و اسپ و خلعت | تجھی چلتی ہوی ای بیمروت

ترا ابن زبیر ایسا تھا بدخواہ | کہ اوس سی بند تھی تدبیر کی راہ

وہ احسانات میری یہ مکافات | خلاف رسم آئین ہی ہر اک بات

نہین ہی اب ہوا کام جو ہوئے | بدی مجھسی ہوئی تو کر نکوئے

نہین ہی اب رعایت سی سروکار | خرابہ یہ کوئی مسجد ہی درکار

جو پہر جاوے میں اس عہد و پیمن سی — نہ کہتا مجکو تو اہل یقین سے

ہوا نامہ کا اوسکی تیر قاصد — کیا لشکر مین بی تا خبر قاصد

پڑہا اوس سرو عادل نی جب خط — کہا منشی سی فی توخامہ کو قط

یہ لکہا اوسکو کہ ای مرد دغاباز — ہوی تیر نظر فسی جنگ آغاز

خدا دیتا ہی بندہ کو ہدایت — شیاطین کی طرف سی ہی ضلالت

علی کی دشمنی ہی بغض ایمان — ترحم کیا کرون ای نامسلمان

لکہا ہی تو نی جو احسان اپنا — وہ کیا کرتا خدا حافظ تہا میرا

سوا اوسکی جو تہا رکہتا ہی منت — مین دی سکتا ہون بہاری اوسسی خلعت

زبان پر آیا جب احسان کا نام — برابر ہو گیا ای نا سر انجام

کرونگا وہ حوض خواہی نخواہی — امان لیکن نہد ۔ ایمہ د و

نویسندہ نی جب لکہا وہ نامہ — کمر نی تیر نی باندہا وہ نامہ

ہوا مضمون نامہ سی جو آگاہ — وہ کاہیدہ ہوا مثل پر کاہ

کہا لکہون ای بہر مست بنیاد — کہا تنک تو رکہی کا مجکو برباد

نہین کرتا مری بدخواہ کو نرم — نہ احسانکی نہ منت کی اوسی شرم
ہوئی جب قطع وہ اوسکی شکایت — رقم کرنی لگا پہر یہ کنایت
کہ ای سلطان عادل شاہ ممتاز — جبین سا در پہ تیری ہر سرافراز
نکر ذلت کا میری تو ارادہ — گنہ سی عفو تیرا ہے زیادہ
پہرا مجہسی نہ اپنا روی رحمت — مین خاک تشنہ ہون تو جوی رحمت
نہین ذرہ نوازی تنگ خورشید — کہ ہی اہل کرم سی ہم وا امید
بحق تشنگان دشت بیداد — یہ عبداللہ کا ہی وقت امداد
بحق حیدر و شبیر و شبر — مری جرم و خطا سی درگذر کر
کفیل ہر سال ای نوجوان ہو — توانا دستگیر ناتوان ہو
نہین ہون قاتل شبیر بہی مین — کہ بسمل بہی ہون او تشنہ بہی مین
نہین اون پر جفا مجہسی ہوئی ہے — فقط تیری خطا مجہسی ہوئی ہے
پہر اوسکو تیر مین باندہا بدستور — کہ یکدم مین ہوئی طی وہ رہ دور
بڑہی مختار نی جب وہ کتابت — ہوا مومن کی دلکو جوش رقت

ذبیونکا

کہ شیعون کا ہی یہ معمول و دستور — وہ رنج غیر سی ہوتی ہین رنجور
مسلمانون کا ہی اک یہ ہی آئین — جو عاجز خصم ہو تو پہر نہین کین
یہ دونا باتین نہون جس سی مطابق — اوسی شیعہ نہو وہ ہی منافق
کہ وہ الحاج سی ہوتی ہین پر قہر — چنانچہ ابن سعد فتنہ دہر
حرم کو گر یہ پر دیتا تہا آزار — الہی قطع ہو دست جفا کار
کہا کیون ای براہیم دلاور — خصومت خوب ہی با صلح بہتر
طلبکار شفاعت ہی وہ غافل — تری کیا رای ہی ای مرد عاقل
سوا اوسکی نہ تہا وہ کربلا مین — جو مین مصروف ہون اوسکی جفا مین
اگر تیری رضا ہو ای برادر — در احسان کرون مین بار دیگر
سخنور یون ہوا وہ مرد نامی — کہ بہتر سب سی ہی رای گرامی
نہین تیری رضا ہی ہمکو انکار — اگر اقبال کی ہونا سزاوار
کہا منشی سی اوسنی لکہہ یہ نامہ — کہ سر افگن ہی تو مانند خامہ
بہت ہی اعتقاد اپنی سی یہ دور — توسل ہو ائمہ کا نہ منظور

شتر کینہ نہین تیری طرح ہم — نہو الحاج سی اپنا غضب کم
پی شبیر تجہ پر رحم آیا — جو تونی واسطہ اوسکا دلایا
وہ ناکردہ ہی جو تونی کیا ہی — چلا آ یہان کہ باب عفو وا ہی
مری دل مین نہین ہی تیرہ آئینہ — کہ ہی آئینہ روشن یہ سینہ
صفا سی ہی صفا او زنگ سی زنگ — جو وان ہی صلح تو یہان ہی نہین جنگ
حجاب یاس کو چہرہ سی کر دور — یہان مردانہ آ رہ تو نہ مستور
ہوا جب مندرج خط مین یہ احوال — پہر انی تیر کی کہولی پر و بال
قد خم گشتہ پہر سرو سہی تہا — وہ خط گویا اوسی تاج مہی تہا
چلا مختار کی جانب وہ خفاش — شب تیرہ مین تا پردہ نہو فاش
وہ صحرا روشنی سی کر رہا تہا طور — مگر اوسمین نہ تہا اک ذرہ نور
طریق راستی یہ کم ہو اتہا — کہ ظالم نی اوسی مشعل سی ڈہونڈہا
ہوا وہ سنگدل قلعہ سی باہر — جو فتنہ ہو پہر ہی کیونکر نہ در در
پکارا دور سی ای شاہ عادل — خجل تجہسی ہی میری چشم اور دل

پشیمان اپنی ہون کردارسی مین | بہت نادم تری آزارسی مین
کہا مختار نی جانی دی یہ ذکر | جو تیری حقمین بہتر ہو وہ کر فکر
یہ خلعت ہی یہ توشہ ای برادر | ہوا مین تیری احسانسی برابر
وہ قصہ مختصر ہو ہی یہ بہتر | لشا شب وہ ہوا کوفہ سی باہر
وہ آتش جو جو بہر ہو کا شرارا | نہین خرسوختن بہر اوسکو چارا
بہت ماندہ ہوا ای لشکر دین | ملی جنبی اوسی آرام وتسکین

[illegible]

کہان مطرب یہ وقت خوشی ہے | مبارکباد دو اوسکو دف و نے
حجازی تہا جہان اب وہان ہی عشاق | رخ جوانی بین مین ہی مشہور آفاق
یہ نور افشان وہ ہنگام سحر تہا | سپہر نیلگون اک تخت زر تہا
اگر وہ تخت زر تہا بہر خورشید | سحر تہی غازیونکو صبح امید
برای جشن مختار نکوکار | ہوا اک تخت خوش تعمیر طیار
وہ تخت زر دل اہل نظر تہا | یہ اوسمین ماہ حق ساجلوہ گر تہا

گیا پہنچی وہان وہ مرد ہم | ہوا تہا قتل جن کو شک پہ مسلم
بہت رویا بہت پیٹا وہ مختار | رہا باقی گریبان مین نہ اک تار
گریبان اوسکا دامن تک پہٹا تہا | لبون پر نالۂ واسلما تہا
کہ ای مظلوم تیغ ظالم دون | ہوا تیری شہادت سی جگر خون
قضیہ تیرا مقتل سی نہین کم | توہی لوح کتاب ماتم غم
نہ وہ دولت ملی نہ یہ سعادت | رہی مجکو خجالت پر خجالت
وہی اشخاص تہی مقبول داور | تصدق جو ہوی سبط نبی پر
جو اوسکی خون سی آلودہ تہی خاک | گلاب و مشک سی اوسکو کیا پاک
رکہا پہر تاج سر پر تخت پاون | جوانمردکی دولت پہ ہوا نازان
نہ اوس رتبہ پہ ہر خود سر کو تہا رشک | جم و دارا و اسکندر کو تہا رشک
وہ بیٹہی اوس سپہبد کی برابر | ہوی تہی مدعی جنسی نکون سر
غلامان و خدم استادہ سر سو | کہ تہی وہ چست و چابک مثل آہو
شراب عشرت دلی ایسی ہوئی عام | وہ ظاہر خوش تہی جو دلمین تہی ناکام

تہم

ستمگر آئی بہر عذر خواہی ہوی معدوم جو کچہ تہی تباہی
ہوا ہر شخص سی وہ یہ مخاطب نہین مین دولت دنیا کا طالب
مرا سرمایہ بس گنج رضا ہے مرا مہرہ دوا و مرتضی ہے
یہی ہی قصد میرا اور یہی عزم ہمیشہ مین رکہون بدخواہ سی رزم
کرون عالم کو اوس سے صاف و پاک وہ آل مصطفی ہی جس سی غمناک
ہوا اس سی پریشان کوش دشمن مسافر ہو گیا بس ہوش دشمن
بڑی غم کی دل بدخواہ پر ثبت محبونکو ہوی لیکن قوی پشت
ہوا تہا اوسپہ یہ انبوہ مردم نکلتی ہین فلک پر جیسی انجم
رئیس کوفہ اور سردار لشکر کہڑی تہی دست بستہ سب برابر
بحسب رای ابراہیم دانا ہوی ہر سمت کو عامل روانا
حکومت پر جبی بصرہ کی بہیجا وہ فرزند عمر باوفا تہا
وہ عبداللہ بن مالک تہا مشہور کیا ملک مین پر جسکو معمور
دیا خلعت کسیکو زر کسی کو کسیکو ملک اور لشکر کسیکو

غرض جس شہر مین پہنچی وہ عمال ہوی احباب خویش بدخواہ پامال
جسی عبداللہ کا دیکہا طرفدار کیا تاراج اوسکو اور گرفتار
ہوی تہی یہ پریشان وہ بدانجام بہری تہی کوفیون سی روم اور شام
اباس یحیا کی خویش و فرزند ہوی سب حلقہ زنجیر مین بند
عجب اوس روز تہی کوفہ یہ آفت ستم کارونکی گہر ہوتی تہی غارت
محلہ کی محلہ جن جہی تہے ہزارون ہاتہ رستی مین بندہی تہے
ہوا اک دمین وہ سامان مہیا نہ اوس سی پہلی تہا ایسا کسیکا
درخت ظلم کو جرسی کیا دور جو ظالم تہی ہوی مظلوم و مقہور
جو برہ تہا ہوا وہ گرگ بر شیر زبردستونکو کردونی کیا زیر
ہوی تہی یہ خبر ہر سمت مرقوم پڑی اوس فتح کی ملکومین اک دہوم
بیان کرتا ہی یہ راوی اخبار کہ سرپا ہم کرتا تہا وہ مختار
ہوی یہ کوشش زدنا گاہ آواز نہ آسودہ ہوا ہمدرد سرافراز
الہی تیری کمین مین ہی مخالف یہ لازم ہی رہی فتنہ سی خائف

تپا ہر چند ڈہونڈہا اوس صدا نپایا کہوج اسرار خدا کا
تعجب مین تہا وہ سلطان عادل کہ آیا در سی عبد اللہ کامل
کہا ای بادشاہ نیک کردار نہال رحم لایا تلخ تر بار
ملا مصعب سی عبد اللہ گمراہ ہوا ابن زبیر آپ تیرا بدخواہ
کیا اوس سی ستمگر نی یہ اظہار ہوا ہی بادشہ ہر چند مختار
نہین ہین اہل کوفہ اوس سی ایمن جو تو چاہی مدد ہی اوسی ممکن
او نہین مختار سی ہی اک بیش و پیش عجب کیا ہی تری ہون خیر اندیش
تجہی ملتا ہی کوفہ بی غم و رنج اگر ہوا ارز وی تاج اور گنج
تری کوفہ کی ہی فرمان روائے نہین شاہی وہ ہی لاف خدائے
کیا ہی جیسی بصرہ مین وہ بدین ہوا وہ مثل کوفہ شورش آگین
وہ مصعب صعب کو سمجہا ہی آسان ستمگر کو ہی جہد و جد فراوان
کئی ہن سی ہزار اوسنی فراہم زیادہ اوس سی ہوون دس بیس باہم
نہنک آب بصرہ ہی وہ بدین یقین ہی غرق خون ہووی این زمین

تجھے بھی چاہیے فکر بد اندیش | وہ چارہ کر نہو جس سے جگر ریش
جو دو تنخواہ میں اونکی ہے برے | کہ خاک قبر ہو بدخواہ کی جاے
رؤسا ہیں جو یہاں کے سرکش و مست | بنا ہوا اونکی تیغ سیل سے بست
کہا مختار نے ای مرد کامل | ابھی اس کشت خونسے کیا ہے حاصل
کہ مروانے مجھے درپیش ہے جنگ | کرونگا بعد اوسکی میں یہ آہنگ
مجھے وسواس کیا ہے اہل شر سے | شکار اپنا ہے جو آئے جدہر سے
وہ مصعب کیا ہے عبد اللہ کیا ہے | خدا ہے یار تو بدخواہ کیا ہے
ہوا پیمان شکن گروہ ستمگار | نہیں پرواہ اوس سے مجکو زنہار
مہیا یہاں ہے سامان جدل ہے | زدہ را میتوان زد یہ مثل ہے
نہیں ہے مجکو ڈر پیمان شکن کا | خدا توڑیگا سر پیمان شکن کا
کہا پھر اوسنے اے شاہ نکوکار | مناسب یہاں نہیں ہے رزم و پیکار
کہ مل جائیگی اوس سے یہ دغا کیش | جماعت اوسکی ہو گی پیش از پیش
کہا اوسنے یہ البتہ ہے بہتر | کہ ہو جنگ و جدل کوفہ سے باہر

وہ ثابت

وہ ثابت تھا جو فرزند جوان بخت ۔ کیا تسلیم اوسکو تاج اور تخت
وہ کوفہ تھا جو مانند کہن سال ۔ ہوا وہ نوجوان الله رے اقبال
ہوا اوسکا جو کار اول سی بہتر ۔ مگر تھا زال دنیا کا وہ شوہر
خوش آوازہ تھا وہ ہر انجمن مین ۔ بہار تازہ تھا وہ ہر چمن مین
پسر کہتی ہین اوسکو جو خلف ہو ۔ خلف وہ جو بزرگونکا شرف ہو
جو ہی ننگ پدر کب وہ پسر ہی ۔ نہ کہہ اوسکو پسر ننگ پدر ہی

ذکر مختار [illegible]

دیا لشکر کو بھی انعام و اکرام ۔ سپہ خوش ہو تو ہی وہ خوش سرانجام
جوان ہی وہ جو کہنہ داستان ہے ۔ کہ پہر گرم وغا ہر نوجوان ہے
کرینگی ایک عالم کو پریشان ۔ کہ اون شیرون نی چہوڑا نیستان
ثریا کو فہ سی جب وہ رایت فتح ۔ ہوئیگا علم نکا آیت فتح
قلم سی ہوتی ہی پیدا یہ آہنگ ۔ ہوا مختار جسدم عازم جنگ
حمائل کی وہ تیغ الماس پیکر ۔ کہ تیغ مرتضی کی تھی وہ ہمسر

علی سی وہ محمد کو ملی تہے — محمد نی وہ اوس صفدر کو دی تہے
وہ کہوڑا فال خوش جسکی سواری — سبک رو صورت باد بہاری
خجل رفتار سی آہوی مشکین — دل نافہ ابال اوسکی سی خونین
علی دومی نی وہ دیا تہا — عطا مولای چارم نی کیا تہا
ہوا اس شان و شوکت سی روانہ — پی تنبیہ مردود زمانہ
وہ سب فوج لادپوش اوسکی تہی ہمراہ — کہ جوش اونکی تہی ابر اور وہ ماہ
جو مین نقارہ پر ڈنکا لگایا — قدم کہار کا لغزش مین آیا
نفیتونکی صدا تہی نالہ صور — زمین سی استقامت ہوگئی دور
میان فوج تہا وہ شاہ ذیجاہ — غلط ہی یہ کواکب ہمرہ ماہ
کیا خیمہ برون شہر بغداد — وہ صحرا ہوگیا اک شہر آباد
ہوا دل جو اوس لشکر مین داخل — تہمتن نام ابراہیم عادل
وہ زیر ران پری پیکر تہا کہوڑا — کہ اپنا عکس ہی جسکو تہا کوڑا
وہ تیغ تیز گردن مین حمائل — کہ جس سی وہم کا خونین ہوا دل

سراپا غرق آہن اوسکا لشکر | عیان مردانگی کا اوس سی جوہر
ہوا بعد اوسکی عبد اللہ کامل | نہایت شان سی لشکر مین داخل
وہ گہوڑا جس سی عاجز باد صرصر | وہ تیغ تیز میدان جس سی محشر
دو صد مرد زرہ پوش اوسکی ہمراہ | مگر دریا بصد جوش اوسکی ہمراہ
وہ احمد نوجوان بعد اوسکی آیا | تجمل اونّی یہ اپنا دکہایا
لرزان اوسکی تہا وہ اسپ تازی | کہ بہولی آسمان انکو ترک و تازی
وہ تیغ برق دم اوسکی کمر مین | پڑین چاک اوس سی فولادی سپر مین
نشان سرخ ہمراہ دلاور | مگر تہی سرخروئی ختم اوسپر
ہوا ورقا بہی بہر خط ضروری | ملی مختار کی اوسکو حضوری
ہوا اوس دشت کا کہسار کا حال | کہ وہ مرد تہمتن تہا قوی بال
دو نیم اوس سی عدو تہی مثل منشار | مگر پشت نہنگ اوسکی تہی تلوار
سمند دیو تہا بہر سوارے | کہ گہوڑین کہان یہ بار آرے
سواری دی وہ ایسی نوجوانکو | اوٹہای پشت پر کوہ گران کو

سفید اوسکا علم تھا بھر بیکار — که یه بہی تجھی کا ہی اتار

ہوا ابن الانس بہی پھر نمایان — خصائل مین فرشته نام انسان

ہوا گرم اوس سی وه میدان پیکار — که توسن برق تجلی اوسکی تلوار

سکندر جار آئینه سی وه مرد — وه دارا ہی که دارا اوس سی ہو زرد

سپہبد لی جو دیکھا اپنا لشکر — کیا اک نعره الله اکبر

تہمتن سی کہا ای مرد ممتاز — تری بازو یه ہی مختار کو ناز

نہین ہی یه بہی امداد خدا کم — ہوی ہین سی ہزار اکدن فراہم

کہا اوسنی که ای فخر زراسیم — نہین یه تجبسی جو پای زر و سیم

فقط ہی انکو پاس ننگ اور نام — کہان ملتی ہین ایسی اہل اسلام

بہت ہین یه سمجه انکو نه کمتر — که دو یکدل ہین دو صد کی برابر

یه ابراہیم نی جب دی بشارت — ہوی اوسکو امید فتح و نصرت

[illegible]

سپاہ زنگ نی جب دم اراده — کیا عالم سی ظلمات [illegible]

ہوا اینه

ہوا آئینہ خور سی سکندر / کیا جو روزنی شبکو مسخر
سپاہ دکن ہوے وہانسی روانہ / کہ تہا وہ ملک گیریکا بہانہ
لبان تیغ تہی گر کام جو وہ / تو مانند نگین تہی نام جو وہ
وہ سوی دشت و صحرا چلا تہا / نکہ لشکر اوسی دریا چلا تہا
سوارونکی قدم سی دشت بیتاب / ہوا تہا ذرہ ذرہ اوسکا سیماب
ہوئی سختی زمین سی ایسی نایاب / کہ موج ریگ بہی تہی موج آب
گئی حصین سبزہ کی جو نزدیک / ہوا گرد سپہ سی قلعہ تاریک
کہا یہ دیدہ بان نی آیا طوفان / خدا اس قلعہ کا ہیگا نگہبان
عجب یہ ہی کہ طوفان ہوے آ / مگر ہر موج مین اک اژدہا سی
یہ سوز دل سی کی ہر اک نی افغان / سپند مجمر قلعہ ہی انسان
در قلعہ کیا محکم نہایت / کہ سر ٹکرا کی پہر جای وہ آفت
سفیلون پر رکہی سنگ گرانبار / وہ قلعہ ہو گیا مانند کہسار
ہوئی ایسی فراہم آتش و کاہ / کہ وہ قلعہ جہنم کی ہوا راہ

اوسی صحرا مین ٹہری فوج اسلام ۔ که وقت شام تہی ہنگام آرام
نہ ہاتہ آیا جو اسباب ضرورت ۔ کہا یہ اہل قلعہ سی بہمت
بقیمت دو تم اسباب ضرورے ۔ که انسانکون نہین اوس سی صبورے
ہوی راضی نہ اوس پر وہ دغاباز ۔ که استحکام پر قلعہ کی تہا ناز
کہا مختار نی اب کچہ نہین باک ۔ لگادو آگ تو ہو جای یہ خاک
شرر آسا جو دوڑی ہر طرف سے ۔ وہ ظالم کانپ اوٹہی شور و شغف سے
بہرا آتش سی تہا کو قلعہ کا باب ۔ نلای آتش خصمی کی وہ تاب
ہوی مانند شعلہ وہ جو بیتاب ۔ مسلمانونکا دل اوس سی ہوا آب
کہا ای غافلو یہ فوج دین ہے ۔ غریب آزار فوج مشرکین ہے
ہماری کیش مین ہی ناروا ظلم ۔ غریبون پر نہین ہمنی کیا ظلم
سر لشکر ہی مختار نکوکار ۔ روا رکہتا نہین وہ ظلم زنہار
نہین منت سی بہتر کوئی تدبیر ۔ چلو تم تاکری وہ عفو تقصیر
ہوا سردار قلعہ جب خبردار ۔ که اس لشکر کا ہی سردار مختار

درجہن

در حصین ہبیرہ کو کیا باز — سپہبد کی سنا تین اوسنی عاز
ہوا مختار کی جانب روان وہ — سنا ابن وشکر سی رطب اللسان وہ
کہا مختار نی اوسنی کہ ای پیر — کیا بجرم تونی ہمکو دلگیر
سبب اسکا جو ہو مجسی بیان کر — کیا کیون بند باب حصین مجہپر
کہا اوسنی کہ ای سلطان عادل — وہ ایذا فوج مصعب سی ہی حاصل
ہواس و ہوش ہین جسی پریشان — لشکر کیا ہمتو سایہ سی ہین ترسان
بلا کا سا سنا جب ہر زمان ہو — تمیز دوست دشمن پہر کہان ہو
ہوی تم سی جو ہم آگاہ آئے — خجل آئی شفاعت خواہ آئے
کہا مختار نی ای دور اندیش — نہین اونکی طرح سی ہم ستم کیش
غلامان علی کا ہی یہ لشکر — ستم کرتی نہین مومن کسی پر
بقیمت لینگی ہم جو ہو کا درکار — نہ ایذا ہو نہین نہ تمکو آزار
دعا دیکر چلا وہ مرد دیرین — کیا سید انکو بازار آئین
علوفہ اور غلہ تہا بکثرت — لیا وہ اوسنی جسکو تہی جو حاجت

ہوا ازبسکی تہابت مرد کا مدار | کہ مرد باخدا الی تہی وہ سرکار

برگشتن مختار از نہروان بکوفہ و توجہ ابراہیم نخعی روان بجنگ مصعب عبد اللہ

فراغت سی او نہین آیا خور و خواب | ہوا پہر خضر خورشید جہانتاب

وہ لشکر تہا کہ بحر بیکران تہا | بلند و پست صحرا پر روان تہا

بلندی پر علم کی اسقدر تہے | بہت حیرت فزا اوس سی نظر تہے

قضا مشاطہ تیغ قدر تہے | کہ منظور خدا اوسکی ظفر تہے

و رندونکا شکار اوبکا شکون تہا | کہ اونمین شیوہ خصم زبون تہا

غرض جب طی ہوئی وہ راہ صحرا | نظر آیا محیط اک انکو دریا

بیان موج آئی تا بساحل | ہوا دریا سی یہ دریا مقابل

کہا مختار نی ٹہرو یہان سب | کہ مرد آشنا درکار ہی اب

عبور بحر کو کشتی ہی درکار | قدم تو یون نرکہ دریامین زنہار

نجات امن ہی طوفانمین نایاب | گذر جاتا ہی سرسی آب با آب

حباب آسا جو خالی ہی خرد سی | وہ ایمن موج کی ہی تند و مد سی

دلیل

دلیل اس راہ مین موسی نے ڈہونڈہے　　کہ دیکہی راہ جبریل امین نے

ہوا موسی کی دریا تا بہ زانو　　غریق اوسمین ہوا فرعون بدخو

دلیل و بدلیلی مین ہی یہ فرق　　سلامت ایک گذرا اک ہوا غرق

کہڑا تہا منتظر مختار ذی شان　　ہوا اک مرد ناگہ جو نمایان

سلمان اور حارث اوسکا تہا نام　　رخ مومن بہ رنگ آل اکرام

علی کی نام پر اک جانفشانی　　خوارج سی نہتا وہ نہروانی

کہا مختار نی الحمد للہ　　کہ تو ہی ای برادر مرد شیعہ

نہین اب حاجت سامان و اسباب　　اوتر جاینگی ہم دریا کو پایاب

کہا حارث نی اوس سے ای شہنشاہ　　مین دریا سی ہون مثل خضر آگاہ

کنیکا دامن اس سی تر نہو کا　　قدم سی آب بالا تر نہو کا

یہ دریا کیا ہی ای شاہ حق آگاہ　　رہونگا تا بہ بصرہ تیری ہمراہ

کسی ملتی ہی ایسی کی رفاقت　　کہ جنگ مشرکین بہی ہی عبادت

مگر تیری فراست سی ہی یہ دور　　ہوا رنج سفر خود تجکو منظور

ابھی زیر نگین کوفہ نہین ہے نگین مین پہری وہان بر اہل کین
پی مصعب یہ ابراہیم بس ہے شرر کافی پی خروار خس ہے
کیا حارث نی یہ اوس سی بیان جب وہ لشکر یکزبان اسپر ہوا سب
کہ خیر اندیش ہی والد یہ مرد بہت دانا بہت آگاہ یہ مرد
سخن اوسکا ہی بندای شاہ مختار گوارا خود نکر تکلیف بیکار
ترا کوفہ کو پہر جانا ہی بہتر ہمین بس ہی براہیم دلاور
مبادا سر اوٹہائین وہ دغاکیش کہ اہل کوفہ ہین بس فتنہ اندیش
وہ ثابت ہی ابہی نادیدہ جنگ زمانہ کا اوسی معلوم کیا رنگ
وہ اہل کوفہ سی سر بر نہو گا جو بدنقشی ہوئی بہتر نہو گا
ادہر مصعب اودہر وہ فتنہ انگیز بجہی کی پہر نہ آتش جب ہوئی تیز
نہ دشمن کو بہی خوش آئی وہ تدبیر کہا مختار سی تو ہو نہ دلگیر
جو یہ کہتی ہین عین مصلحت ہے کرینگی ناقہ مصعب کو ہم بے
یہی منظور جب دیکہا تو مختار چلا کوفہ کی جانب آخر کار

بہی اقبال و دولت کا نشان ہی ۔ کہ مقبول اوسکو رای و دستان ہی
جو خود بین ہی پشیمان ہی ہمیشہ ۔ کہ نرگس و بلہو حیران ہی ہمیشہ
جو اپنی رای و دانش پر ہی مغرور ۔ ہمیشہ رحمت حق سی ہی وہ دور

در بیان ابراہیم [illegible] مختار [illegible]

ہوا مختار جب کوفہ مین داخل ۔ ہوا نقش مخالف اوسکے باطل
بٹہایا شل تعویذ اونکو گہر مین ۔ وہ کافر جو بہری تہی شور و شر مین
بیان ابن اشتر سر بسر ہے ۔ بس اب میدان ہی اور وہ شیر نر ہے
سبہونکا مقصد دلخواہ وہ ہے ۔ کہ ابراہیم عادل شاہ وہ ہے
وہی اب وارث تخت روان ہے ۔ اوسکی زیر خاتم اب جہان ہے
کرونگا جو حکایت اب مین ترقیم ۔ رکہونگا نام گلزار براہیم
پہرا جب وہان سی مختار نکوکار ۔ یہ آب نہروان سی ہو گئی پار
وہ سامان ریاست اور لشکر ۔ ہوا زیب نگین ابن اشتر
نہنگ بحر اور شیر نیستان ۔ تجمل سی روان سوی بیابان

مقام اوسکا تہا جای نوبہ نو روز — مقام و کوچ تہا شام و سحر روز
وہ صحرا جو نہایت پرفزا تہا — ہوا ایک روز وہان لشکر کا ماوا
شگفتہ اوسمین تہی گلہای الوان — کہ ہر قطعہ تہا رشک صد گلستان
یہ مینای تہی سبزہ سی در و بام — کہ بہولا خامۂ ارژنگ کا کام
مصفا ایسا تہا ائینہ آب — کہ اوس سی نیلگون تہا رنگ سیماب
ایاغ بادۂ بہجت تہا ہر گل — ترنم سنج ہر گلبن پہ بلبل
پی سیر و تماشا جمع مردم — گلونکی طرح لبریز تبسم
تماشا در تماشا سیر در سیر — کہ تہا گلزار ابراہیم وہ دیر
دکاندار اور سوداگر بکثرت — مہیا ہر کہین سامان عشرت
نہ دیوانہ سی کچہ ہم مضرت — اوسی بہی خوف زنجیر عدالت
وہ شب عشرت مین لشکر نی سر کی — وہ اتری ماندگی تہی جو سفر کی
چلی یہ وہان سی نکلا مہر سرگاہ — کہ اک کشور مین کب رہتی ہین دو شاہ
ہوا پہر دشت مین اوسکا جو مسکن — کسی نی یہ خبر دی آی تہمتن

بہت نزدیک ہی یہاں سی جو   جہاں شب باش تہا عبداللہ دون
اودہر چلئی مبارک وہ سفر ہی   جو جنگ شیر کین مد نظر ہی
ہوی اوس سمت راہی وہ دلیران   کہ البتہ ہی نامون جای شیران
اودہر سب نی قدم رکہا جو یکبار   ہوا پست و بلند دشت ہموار
نہ تنہا نہی فقط کاو زمین درد   زمین سرخ غبار اور آسمان زرد
وہ شیر نر جو ناموئمین در آیا   برا زخرگاہ اوس نیدا انکو پایا
بکثرت وہ سپاہ ظلم بنیاد   کہ تہا شہر عظیم فتنہ آباد
نہ لشکر بحر عمان اوسکا لشکر   کہ تہا وہ کشتی گرد ونکو لنگر
فقط پامال کیا صحرا ہوا تہا   زمین کا کادوماہی سی کلا تہا
مگر ناموئمین جب آیا براہیم   ہوی ایسی جماعت پراونہین بیم
ہوی صولت سی اوسکی کوہ ہی پست   جماہی اونکو آئی تہی جو سرمست
ہوی شب بند بست یکبار بیمار   گلستان غرور و عجب تہا خار
یہ لشکر جب ہوا اونسی مقابل   تماشای جہان سی اوٹہہ گیا دل

وہ ابراہیم عادل شاہ بے رنج — یہ سرداران لشکر سی سخن سنج

کہ عرصہ تنگ ہی اید وستداران — مقام جنگ ہی اید وستداران

نظر اپنی رکہو فضل خدا پر — فدا ہو جانشین مرتضی پر

گذرنا جان و تن سی مقبلی ہی — اگر عشق حسین ابن علی ہی

مقام اک روز سب کا ہی تہ خاک — برابر ہی قضا تو کچہ نہین باک

کہا سب نی کہ ای سلطان عادل — ترا ارشاد ہی تحصیل حاصل

نہ اندیشہ تہا پہلے کچہ نہ اب ہم — ہمین کیا احتیاج حفظ تقدیم

فدا سبط پیمبر پر یہ جان ہی — ہمین اندیشہ مردن کہان ہی

نہ منہ موڑینگی ہم جنگ و غا سی — دلیری ہم سی اور نصرت خدا سی

سنی او سنی جو یہ تقریر احباب — کہلا فتح و ظفر کا دلپہ اک باب

کئی بہر شگون وس بنیں بسمل — کہ تا بشکستہ ہو بدخواہ کا دل

ہوی بدخواہ بکدبکر جو مردم — سر خورشید نے دستار کے گم

شب تیرہ ہوئی فتنہ کی حامل — اُتر ہی جو تہی پہری وہ سوے منزل

دہی

رہی دونوکو فکر تاخت تاراج | سر آرام تہا بالین کا محتاج
وہ شب انکہونمین کاٹی شل اختر | غرض خورشید نی کی وہ مہم سر

جنگ نمودن ابراہیم با لشکر بالاسہ بن صبح جب شبہ منہزم جو ادا

شب خونکا تردد ہو گیا دور | ہوئی مردانگی دونوکو منظور
سواراں جو ہر جانب سی برن | نیستان ہو گیا نیزونسی ہامون
ہلال آسا چمکتا تہا جو خنجر | صف لشکر تہی گردونکی برابر
علم ہر رنگ کا ہر سو نمودار | وہ صحرا ہو گیا تہا رشک گلزار
ششش وسی الف دشمن کا وہ لشکر | ادہر تہی ثلث سی دو چار کمتر
تہمتن نی کہا درقاسی ای شیر | کرونگا سرکشونکو آج مین زیر
جہان مین ہی جوان وہان تو بو صف آرا | مقام شیر نرہی شیر کی جا
وہہان آیا روانہ وہ ہوا وہان | ہوا گلزار ابراہیم میدان
لبان شیر نر وہ ابن اشتر | کبہی تہا میسرہ پر گہہ یمین پر
پکارا عرصۂ کین داد بیداد | ہوئی عریان جو وہ شمشیر فولاد

عصای موسوی وہ تیغ خونریز ۔ فرو جنی گئی تہی اژدہا دم
کبہی نیزہ کبہی تیر اور کبہی تیغ ۔ وہ برساتا تہا اونپر صورت میغ
ہوی بسمل وہ تنہا سی ہزاروں ۔ ہوی دو دل وہ تنہا سی ہزاروں
وہ گرما اور فروزان آتش کین ۔ زمین تہی گرم مثل دشت سجین
ہوا تہی گرم مثل دود شور ۔ ہوی بس محترق وہ فوج مقہور
حرارت تہی ہوا کی قابل سیر ۔ ہوا مرغ کباب اوس سی ہر اک طیر
ترقی فلکی تہی آتش کا بڑہنا ۔ غضب ہے شعلہ سرکش کا بڑہنا
وہ سر اپنی ہوا تن سی جدا جو ۔ زمین پر آتی آتی جل گیا دو
تف خوراک بلا کا سامنا تہا ۔ کہ شعلہ سر پہ اور آتش تہ پا
غلام ساقی کوثر ہر اک سیم ۔ نہ اوس حدت سی تہا مضطر براہیم
تہمتن تہا محب میر کوثر ۔ بہا خون عدو سی اوسی ساغر
جہاد مشرکین سی تہا نہ قاصر ۔ ہوائی تند اوس آتش کی خاطر
نہ جہلی خصم نی تلوار کی آنچ ۔ غضب ہے آتش ہتیار کی آنچ

ہوی

ہوی بدخواہ میدانسی روانہ — ملا گرم اونکو حدت کا بہانہ
وہ شعلہ کیطرح دنبال لشکر — کف جرأت مین تیغ برق پیکر
اودہر وہ برقانی پیچ وتاب کہایا — قدم شعلہ صفت آگی بڑہایا
وہ ماموں ہوگیا دریای آتش — غضب محشر قیامت تہے کشاکش
سپہر کینہ تہا میدان پیکار — ہوی قوس قزح ہر تیغ خونبار
یہی غل تہا وہ جل نکلا یہ بہاگا — قیامت تہی یہی قایم کوئی کیا
کہین ٹہری سمٹ کر کروہ بدین — ہوی تیربلان رجم شیاطین
ہزیمت سی ملا اونکو مفر کیا — بچی تہی بہاگ کر وہ فتنہ گر کیا
تلف کتنی ہوی گہوڑونسی گر کر — کیا تہا ترک میدان کیسلئے تہر
کہون کیا مین ہوا اونکا جو احوال — وہ کوسون صورت جادہ تہے پامال
شعار چرخ ازبس مہر وکین ہے — ہمیشہ اک وتیرہ پر نہین ہے
کبہی دشمن نوازی اسکا ہی کار — کبہی ہی دوست سے سرگرم پیکار
کیا اون باقی ماندونکا یہ چارا — کہ خورکار رخت خونریزی اوتارا

سیاہی ہو گئی ہر سمت حایل — پہر اپنی طرف وہ شاہ عادل

نوید فتح سی شادی یہان ہے — کمر بشکستہ وہان مثل کمان ہے

فغان کرتی تہی وہ مثل بی پیر — یہان جمع غنایم کی تہی تدبیر

ہوا آبادیہ لشکر سراسر — لبان غنچہ ہر مٹہی مین تہا زر

پشیمان تہا وہ عبداللہ ناکام — بہی اوس نقص پیمانکا تہا انجام

یہ کہتا تہا جماعت اب ہی مشکل — ہوی ہین تہ ہزار اک روز بسمل

یہ تعرضی تہی یہان اوسکی برابر — کہ نخل کیتہ برکندہ ہی بہتر

جہان برباد جو آئی فتنہ کر ہی — یہ تیری نقص پیمانکا ثمر ہے

نامہ نوشتن عبداللہ [illegible] لشکر [illegible] و مان ان

ہوا پہر جلوہ گر دارای خورشید — کہ گردون ہر سحر ہی جابی خورشید

غبار ذکر و مطلق ہو گیا دور — ہوا روی زمین آئینہ نور

کیا مصعب کو ظالم نی یہ ترقیم — کہ ای فریادرس داد از براہیم

ہوا اک تخت زایل تیرا لشکر — بلکہ تہا نفس باطل تیرا لشکر

جو سامان ریاست تھا گیا وہ | مری انکھونکی اگی سب لیا وہ
وہ ہی مجروح جو لشکر ہی باقی | چہارم فوج سی کمتر ہی باقی
جو دیکھا میں نی وہ دشمن نہ دیکھی | تلف یوں برق سی خرمن نہ دیکھی
قدر ہی یا قضا ہی ابن اشتر | بشر ہی یا بلا ہی ابن اشتر
نہ خنجر کارگر اوس پر نہ تلوار | مگر فولاد کا ہی وہ جفا کار
اگر مہری کریگا تو نہ امداد | اوٹھانیکی وہاں طوفان یہ باد
وہاں سی دور تری کو یہ طوفان | یہ کشتی ہی ضرور ای مرد ذی شان
یہ ہی پند و نصیحت بہر احباب | بہت اقرب ہی بعد اتش و آب
پڑہا مصعب نی جب مضمون نامہ | ہوا دل چاک اوسکا مثل خامہ
بہت پیچ اور نہایت تاؤ کھایا | نہ تدبیر کو کیا کب اپایا
مگر اوس فتح نی توڑی ہی اوسکی | طبیعت اوس سی بس ہو رہی تھی
ہوا تھا غائبانہ وہ جفاکار | عدوی جان ابراہیم و مختار
چلا کشتی پہ ظالم صورت باد | مگر دریا صفت لبریز فریاد

نگون اقبال تہا وہ مرد سرکش — نہین ہی حامی عامل بجز آتش
وہ غافل ہی رہی فتنہ سی جو دور — وہ غافل ہی جسی فتنہ ہو منظور
کسی اک دیر مین اوترا وہ بیدین — مگر تہا بت پرستی اوسکا آئین
ہوا اک پیر ترسا سی مددخواہ — خدا کو اپنی بہولا مرد گمراہ
یہ مکر اوس سی کیا اوسنے وہ تدبیر — ہوا وحشی اسیر دام تدبیر
کی جاسوسی فوج مسلمان — کیا اوسکو مقرر وای ایمان
لباس نوکیا ترسانی طیار — ہوا رخت قدیمی سی وہ بیزار
اسی کہتی ہین رحمت اور ہدایت — اوتارا جسم سی رخت ضلالت
وہ جاسوسی اوسی حصن یقین تہے — جزاک اللہ کیا رای مہمن تہے
مگر وہ شاخ زیتون کا عصا تہا — طریق راستی کا رہنما تہا
اسی صورت سی جب افغان و حزن — ہوا وہ داخل فوج مسلمان
تہمتن نی اوسنی دیکہا جو ناگاہ — کہا یہ شخص ہی جاسوس واللہ
کسی خادم نی پکڑا جب اوسنی نگ — زنخ ترسا سی کہو یا ترس نی دنگ

تہمتن نی کہا ای مرد عیار — عیان ہی وضع سی تیری ترا کار
نہ رکہ مجہسی نہان راز پنہان تو — عزیز اپنی اگر رکہتا ہی جان تو
زبان اوسنی پہ تقریر کی باز — بس تہمتن پہ ظاہر ہوا راز
مجہی مصعب نے آوارہ کیا ہی — ستم نی اوسکی بیچارہ کیا ہے
تری پاس اوسکی لایا ہون فریاد — کہا یہ ہی غلط ای مرد آزاد
اگرچہ ہی بہت شیرین سخن تو — مکر کرتا ہی مجہسی مکر و فن تو
تو ہی جاسوس یہ میرا گمان ہے — غلط کہتی ہین سرتاپا زبان ہی
کرونگا قتل ورنہ نہین تجہکو — بہت پہونچاونگا تعذیر تجہکو
کہا اوس پر نی ای زیب اورنگ — نہ میری قتل پر کس تو کمر تنگ
بحق ابن مریم ای شہ دین — نہین ہی کذب میرا دین و آئین
مجہی مختار سی کر پہلی آگاہ — وہ مرد دین ہے یا ہی طالب جاہ
اگر وہ بہی ہی مثل مصعب دون — نہ کام آئیگی اوسکی کوشش خون
کہا اوسنی وہ ہی مرد مسلمان — دل و جان سی محب شاہ مردان

جہاد و جہد یہ بہر خدا ہے — کہاں جاہ و دولت ناروا ہے
کہا اوس نے پھر نبی الحمد للہ — ہوا تیری ارادہ سی مین آگاہ
مری بہی حال سی ہو تو خبردار — مین ہون تورات خوان اہم حبرآ
کتاب اللہ سی ہی مجکو معلوم — محمد سی محمد تک ہین معصوم
علی خیر البشر کا جانشین ہے — حسن اپنی پدر کا جانشین ہے
حسین ابن علی مذبوح خنجر — وصی مصطفی ہی بشل حیدر
امام وقت ہی وہ زین عباد — پدر کی غم سے جو اتک ہی ناشاد
مجھی مصعب نے یہان بہیجا تہا واللہ — کہ ہو میری طرحسی یہ بہی گمراہ
سو جانا مین نہین مرد بد انجام — کہ ہون خصم محب آل اکرام
ہوا یہ کہتی اوسکو جوش رقت — کیا پہر اوسنی اقرار شہادت
مسلمان ہو گیا وہ پیر ترسا — کہا سن اے برادر حال میرا
ہوا تہا پہر جاسوسی مقرر — مگر آب شاق ہی وہ امر مجہپر
تیرا اوس سے ہے نجسی تولا — مین تیری طرح ہون بدخواہ اوسکا

نامہ فرستادن ابراہیم مدبت حضرت سوی مصعب و گشتہ بہ مصعب حارث را

ہوا خوش وقت وہ سلطان عادل — لیا اوسکو بغل مین صورت دل
یہ دانای حقیقت کی ہی تحریر — ہوا جب صاحب اسلام وہ پیر
لکہا مصعب کی خاطر بہر فرمان — کہ ای شخص زبون مرد پریشان
زمانہ مین نہین تجہسا سیہ دل — پی دنیا ہوا ہی دین سی غافل
نہین ہی جنگ مین تجکو دلیری — یہ گویا زندگانی سی ہی سیری
اگر ہی رہنمونی ابلیس تیرا — چلی کا مجہسی کیا تلبیس تیرا
وہ ہی پیمان شکن جسکا ہی تو یار — شریک اوسکا نہو زنہار زنہار
رہ طی کردہ سی رجعت ہی بہتر — یہ صحبت زشت ہی خلوت ہی بہتر
حیا و شرم ہی ای مرد درکار — ہوئی ہی ریش تیری زعفران زار
وہ ترسا تجہسی بہتر ای بد ایمان — کہ تو مرتد ہی وہ ہو مسلمان
نہو ای ننگ دین امادہ مرگ — طریق دشمنی ہی جادۂ مرگ
مسلمان کی لئی عزت ہی درکار — بدر آسا نہو لعنت کا خروار

وہ حارث تہا نہایت نیک طینت | مقرر جو ہوا بہر رسالت
کہا ہی جسکا پہلی ہمنی مذکور | عجب کیا ہی وہی گر ہو یہ مسرور
تہمتن نی کہا اوس سی کہ ای یار | تو ہی ہی اس رسالت کا سزاوار
یہ خط دیکر نہ کرنا وہان توقف | مبادا ہو اوسی حیف و تاسف
کہا حارث نی اوس سی ای براہیم | نہین اہل فنا کو مرگ سی بیم
برابر مرگ ہی تو اس سی کیا باک | کہ سبکا ہی مقرر اکدن تہ خاک
جفای اہل شر سی کچہ نہین غم | اونہین کی خنجر کو خونین کفن ہم
عزیز آل پیمبر سی نہین جان | جو وہم مرگ سی ہین ان پریشان
رکہا نامہ جو لیکر اوسنی سر پر | ہوا نام اوسکا اس دفتر سی باہر
ہوا شوق شہادت مین روانہ | لبون پر اوسکی جرات کا فسانہ
سپاہ خصم مین آیا وہ جرار | ہوا ابن زبیر اوس سی خبردار
وہ بیٹہا با تکلف انجمن مین | دلیری تا نہو اوس سی سخن مین
رکہا نامہ تو وہ پیش ستمگر | ہوا حارث نہ لیکن دست [illegible]

که وه مشرک تها اور تو اهل ایمان
سلام اوسپر کری کیونکر مسلمان

هوا نامه سی وه نار جهنم
شرر خرد از آتش سی نهین کم

کها اس خط سی دل میرا ہے ناسور
سلام اوسپر کیا تو نی نه مغرور

اگر صد جان هی تیری بدنمین
سمجه اپنی بدنکو تو کفن مین

تری ایمر دجز نفرین مختار
رہای ہاتہ سی میری ہی دشوار

کها اوسنی مجهی در کار جان ہے
ترا الہی مین کیا سر از زبان ہے

مجهی دی حکم منبر پر جو ہو نمین
که تیری فضل کا خطبه پر ہو نمین

کرون بعد اوسکی مین دشمن په نفرین
همیشه سی یهی هی رسم و آئین

ستمگر خوش هوا وس سی نهایت
ملوکانه هوئی ترتیب صحبت

کیا منبر په وه مرد سرافراز
کیا سر حقه حمد خدا باز

هوا جب گلشن وحدت سی باہر
رکها گلدسته نعت اوسنی سر پر

پهر اوسنی خامه ایمان کبا آل
که حب اهلبیت ایمان په ہی دال

بتاکو سبط نبی کی پهر شهادت
هوا هر نیک و بد کو جوش رقت

خطاب اوسنی کیا پھر حاضرین سے
مین خط لایا ہون ارباب یقین سے

بنی مصعب کہ وہ ہی مرد بددین
مسلمان سی اوسنی ہی بغض و کین

مجھی کہتا ہی یہ مردود بدخواہ
کہ ہو مانند مصعب تو بھی گمراہ

برا کہ اونکو جو مردان دین مین
سو لعن اسپر ہی وہ ایسی نہین مین

تبرا اور لعن اسپر ہی واجب
کہ یہ مردود ہی دنیا کا طالب

نہ آخر وہ ہوئی تھی اوسکی تقریر
کہ اس جلادنی مارا اوسی تیر

بروپال شہادت ہو گیا وہ
عزیز رت عزت ہو گیا وہ

کیا اوسکا جدا جب بند سی بند
ہوا شاہ شہیدانسی وہ پیوند

جب اون ٹکڑونکو دریا مین بہایا
قضائی کارسازنکو دکھایا

کہ پیوستہ ہوی اعضای پیکر
پشیمان تا جفا ہی ہو ستمگر

پس اولاد مسلم وہ دلاور
ہوا دریای رحمت کا شناور

جفا سی منفعل اہل جفا سے تھے
اوسیکی تذکری بس جا بجا تھے

تعجب اور حسرت ہر کسیکو
نہوتی تھی ہدایت پر کسیکو

دیونسی تہا نہ بغض مرتضی کم ❊ کہین خرچوب سی ہوتا ہی آدم

جو حیوان ہو وہ کیونکر آدمی ہو ❊ نہین یہ دیو سی ممکن پری ہو

شنیدن [illegible] و تاختن [illegible] ان بر [illegible] تعاقب [illegible]

یہ بہتر ہی کہ اسکی ہو تمامی ❊ کہ حنظل سی ہو حاصل تلخکامی

تہمتن جب ہوا اوس سی خبردار ❊ ہوا رہوار بیتابی پر اسوار

پرش کفار کرتی تہی نخستین ❊ کیا اونسی خلاف رسم و آئین

غم حارث سی تہا وہ شیر بی صبر ❊ اوٹہی کب شیر سی روباہ کا جبر

وہ لشکر اور سرداران لشکر ❊ چلی یہ کی عقب مانند اختر

تک و تاز سواران کا یہ اسلوب ❊ کہ وہ میدان تہا پیچیدہ مکتوب

پیادی تہی وہ شطرنجی پیادی ❊ سواروں سی فزون اونکی ارادی

وہ رایت مختلف تہی جنکی الوان ❊ فرنگستان ہوا اونسی بیابان

قیامت شور و شر ہر چار سو تہا ❊ کہ طوفان اوس تلاطم سی فرو تہا

ہوا تہا زہرۂ گاو زمین خون ❊ زمین کیسی سراسیمہ تہا گردون

ہوا نزدیک اوس جب براہیم
کرا مصعب نے سر پر شکر بیم

وجود اوسکا کرانسی ناکران تہا
نکہ شکر کہ وہ ریگ روان تہا

نہ آسودہ ہوا وہ رنج رہ سے
مقابل ہوکیا اوسکی سپہ سے

کیا زیر و زبر اونکو نہایت
ہوئی پس پا ستمگر کی شجاعت

قیامت اوسکی وہ شیرانہ تہی جست
ہزارون ہی ستمگر ہو گئی پست

کرا تہا گرچہ آتش نہ مین وہ بی بیم
سلامت تہا خلیل آسا براہیم

بہت مصعب نے تعریف و ثنا کی
جلادت دیکہ کر شیر وغا کی

کیا مردان لشکر سی بیان یہ
کہ مجہی لیکیا تاب و توان یہ

نہ آیا کثرت لشکر سی کچہ باک
کہ مین یکصد ہزار اسوار صفاک

سلامت پہر گیا یہانسی وہ بیدرد
کوئی انمین نہ تہا ہمرزم ناورد

وہ رنج راہ سی خستہ تہا رنجید
تمہارا چل سکا اوس پر نکچہ بند

اگر آسودہ ہوگا وہ بلاکیش
ہزارون کی سر و سینہ مین بہر نیش

کیا اوسنی مجہی راحت کا محتاج
رکہیان بصرہ کہان وہ تخت افسر تاج

کہا لشکر نی ای مرد قوی بال
ہوا ہی ایسا خستہ کیون ترا حال

پرش کرتی ہین ہم دلکو قوی کر
عبث ہی رنج و غم دلکو قوی کر

کمر لشکر نی باندہی بہر پیکار
پڑی طبل و دہل پر چوب یکبار

معاذ اللہ کیا غوغا تہا ہر سو
کہ بہاگی شیر صحرا مثل آہو

لہون کیا فوج کین کی پای مردکے
ہوا تیرہ سپہر لاجوردے

زمین صرف ہوا تہی صورت دود
ہوا کا رنگ تہا خاکستر آلود

ہوی زندی سی کیا لغرونسی مضطر
کہا مردون نی بہی محشر ہی محشر

تہمتن نی جو دیکہا وہ سپہدار
سع لشکر ہوا ہی گرم پیکار

کیا اوس شیر نی بہی قصد جنگاہ
لیا فتح و ظفر کو اپنی ہمراہ

مقام اپنی سی آیا وہ جو باہر
دو خنداں ہو گئی بس شورش و شر

کرین شورش کا دو دریا ازادہ
کوئی طوفان نہین اس سی زیادہ

ہوئی جب دم علم شمشیر و بازو
دو دستی ہٹیا ہر فتنہ نی زانو

یہ اون گردون رکابو نکا ہو جوش
سر خورشید سے بہی اڈ گیا ہوش

سنان نیزہ کا شعلہ تھا یہ تیز | کہ شاخ اوسکی ہوئی تھی شاخ گلریز
دل ہر سنگ برق تیغ سی ما آب | صدای لرزا سی تھا کوہ سیماب
بھری ایسی عقاب تیر زین باد | کہ مرغ آسمان کرتا تھا فریاد
شرر افشان تھی یہ کو بال و شمشیر | کہ خاکستر ہوا تھا بیشہ شیر
ہوا تھا سوجہ خون ہر تبر زین | کہ زین کیا دامن صحرا تھا رنگین
تماشاگاہ پیکار براہیم | زمین مقتل کی گلزار براہیم
یزید ابن انس سی جنگ زان | فلک کو انقلاب اورون لرزان
جد تہور فانی کی تیغ آزمائی | وہ سارا دشت قرطوس حنائی
ہوا تھا لالہ زار احمر سی صحرا | گرا تھا تیغ سی لاشی پر لاشا
یہ نا آسودہ اور آسودہ وہ تھے | یہ خوش تھی اور الم آلودہ وہ تھے
کسی سی وہ لڑی ہمت تھی یہ کب | تماشا دیکھتی نکلا یہ مصعب
جو برق تیغ سی یہ صف تلف تھی | جگہ اوس حملہ جو کی پہر وہ صف تھے
ہوا یہ گرد سی آلودہ رو مہر | گیا دریای مغرب مین فرو مہر

اوڑا پہریہ غبار شکر رنگ | ہوا رخت جہان لعبہ کا ہمرنگ
پہرا اپنی طرف ہر ایک لشکر | کہ راحت کی لئی ہی شب مقرر
بنا خونبار مصعب مثل شبنم | نہ شب کو بہی درد اوسکا تہا کم

کشتہ شدن عبداللہ مطیع از دست ابراہیم و حملہ نمودن مصعب بر ابراہیم

عبادت مین تہا ابراہیم مشغول | کہ اوس مقبول کی تہی فکر معقول
سحر کہ پہر دہی خصمی وہی قہر | بلا سی تہا مقابل فتنہ دہر
پہر ائی معرکہ مین وہ اولی العزم | وہی خصمی وہی کینہ وہی رزم
تلاطم پر اگر تہا آب بصرہ | مثل تہا فتنہ انگیزی مین کوفہ
دو لشکر پہر ہوی امادہ جنگ | کہ تنگ اپ کیا میدان ہوا تنگ
دم شمشیر طوفان تہا سر کوہ | دلیرونکی تہی گویا پشت پر کوہ
زمین کو کرتا تہا کیا ہلا یا | بدن خورشید کا بہی تہرتہرایا
نہ پہر زینت کلکون تہی وہ رایات | ستون سقف گردون تہے وہ رایات
کیا جسنی بختین عزم میدان | وہ ابراہیم تہا شیر نیستان

ہوا کا مغفر ز خشت سنگ سپر — کبہی وہ سیل طوفان اور کبہی طیر
بلند تن جب ہوا وہ کوہ پیکر — گرا کوہ گران روی زمین پر
نظر مصعب کے تہی ہر چہار جانب — کہ دیکہون جنگ کا ہی کون طالب
جسی کرتا تہا وہ ظالم اشارا — وہ ہوتا تہا وہانسی اک کنارا
نہ لشکر سی وہ بی تدبیر سے نکلے — کمانون کی بغل سی تیر نکلے
ہوی مجروح ہونی سی وہ بیباک — چلا شیر جیسی ہو غضبناک
نہین کرتی ہین جانین کبہی دیر — رمہ مین گرگ اور روباہ مین شیر
بہلا کیا تیر چلتی بہر وہان سے — خم شمشیر باہم تہا کمان سے
اونہین جب رکہ لیا گرز گرانبر — ہوس کیا مغز سی خالی ہوی سر
وہ صف کی صف نظر آئی صف گرم — پہری پہر بزم کو وہ صاحب عزم
وہان قایم ہوئی جب دوسری صف — چلی وہ مثل آتش نیزہ بر کف
کیا پس پا اوسی برق سنانسے — پہر آی وہان کئی تہی وہ جہانسے
ہوی جب تیسری صف وہان فراہم — اور اسباب دغا سی سخت محکم

کری

کری چہت باندہ وہ صورت تیغ — نی نیزہ سی لپٹی آتش میغ
بجہی طوفان سی آتش شر کیا — جہان کہسار جل نکلی لشکر کیا
نہ ٹہری غازیونکی تیغ پر وہ — پچہی مانند صف آئی نظر وہ
زمین پر کاڑ کر نیزہ کو یکبار — یہ مصعب سی کہا اب مرد بدکار
نہین لشکر مین تیری میرا ہم جنگ — توہی ای بجیا ہو کرم آہنگ
ہوا وس حرف سی دشمن نشان بران — جو خود کردہ ہو کیا ہی اوسکا درمان
کہا عبد اللہ سی ای تا سر انجام — تری دولت ہی یہ رسوائی عام
گران ہی لاف دشمن سی مجہی تاج — نہین تجکو خیال تاخت تاراج
بلای سخت کو کر مجہسی تو دور — نہین ای بجا ہو زندہ درگور
غرض وہ دشمن آل پیمبر — ہوا دریای آہن مین شناور
زرہ آئینہ مغفر دستانا — وہ سب پہنی نہ جہوڑا ایک بانا
نہ بہر پای مردی تہا گران تر — پڑا دام قضا کا اوسپہ لنگر
سوار کوہ لیکن زرد و بیمار — ہوا تہا بہر خندہ زعفران زار

ستایش اور ثنا اپنی بہت کی
ستایش نا سزا اپنی بہت کی

تہمتن نی کہا ای مرد غافل
اجل پہونچی ہی جنبی سی اوٹہا دل

اجل ہوتی ہی اوس بره کی رہبر
سفر جسکا ہو صحرا ای غضنفر

دلاور نی کہا ای مرد مغرور
عجب ہی شیر بره سی رہی دور

نہین ہی شیر کو بره سی کچہ بیم
غضنفر ہی تو آتش براہیم

وہی مین ہون وہی میدان وہی تو
ہوا ہی امتحان تیغ و بازو

کبہی تجکو نہتی ایسی دلیرے
مگر ہی زندگی سی آج سیرے

ستیز نیزه ہوی وه قصہ کوتاه
ادہر تہی آفرین تو اوسطرف واه

رہی پرخاش نیزه او نمین تا دیر
برابر تہی نہ یہ بالا نہ وه زیر

بس نیزه ہوی جب تیغ افگن
تو رودی اونکی خاطر دوست دشمن

کہ خنک تیغ ہی سب سی خطرناک
قضیہ اس سی ہوجاتا ہی بس پاک

کیا دست تہور اوسنی جب باز
ہوا ہوش مخالف کرم پرواز

سپر مین تہا نہان تو وه ستمگار
شرارا خاک سی بہی ہو نمودار

بہی

بڑہی سپر جو وسلی برق شمشیر — کہ قتل پر آگئی ٹہرا فرق شمشیر
سپر حائل ہوئی نی خود و جوشن — دو بارہ سبب ہوی مانند دشمن
ہوا توسن سی جب وہ مائل خاک — اوٹہا یہ شور و غل حسن کم جہان پاک
فساد و فتنہ کا ہی بس یہ انجام — کیا وہ بچیا دنیا سی نا کام
تن مصعب سی طاقت ہوگئی گم — دو بارا وہ ہوا اسکی کمر خم
ستمگر نی جو دیکہا ماجرا یہ — تو اونسنی اپنی لشکر سی کہا یہ
امید فتح جو تہی وہ ہوئی یاس — فقط اب مجکو رسوائی کا ہی پاس
ہزیمت رات کی بہتر ہی دن سے — نہین عرصہ بہت کمتر ہی دن سے
نجھوڑو شام تک تم کریہ میدان — بدا قبال کو ہی مصعب احسان
کہا لشکر نی بہتر ہی یہ تدبیر — ہوی پہر جمع وہ جلنی لگی تیر
چلا وہ شیر نر پہر سوی جنگاہ — یلان فوج کو لی اپنی ہمراہ
ہوا میدان وہ میدان محشر — نمایان ہر طرف سامان محشر
ہوا محشر یہ بر وئیہ کی دم سے — کہ مردی چونک اوٹہی خواب عدم سے

کیا اغوش مین اوسکو بہت تنگ ۔ تہی ہی سیوہ یاران یکرنگ
از قاتل نثار اوسپر کیا تہا ۔ وہ زر کیا دل نثار اوسپر کیا تہا
تا کی فوج کی حد سی زیادہ ۔ دو چندان ہوگیا اوسکا ارادہ
ہوا کوفہ مین داخل جب براہیم ۔ کیا مال غنایم اوسنی تسلیم
وہ نقد جنس جو شایستہ تر تہا ۔ علی ابن الحسین کو اوسنی بہیجا
جو باقی تہا دیا لشکر کو انعام ۔ ہوی وہ بندہ سلطان اسلام
ہوئی پہر نوبت عرض اسیران ۔ کہ تہی شش الف سہ صد وہ پریشان
دیا احکام قطع بینی و گوش ۔ کہ تا اونکو ہو خود بینی فراموش
دم تعزیر کہتی تہی وہ غمناک ۔ ہماری کیا یہ مصعب نے کئی ناک
یہ بر آئی جو حاجت حسب دلخواہ ۔ رکہی نذر خدا کی صوم دو ماہ
پی شکرانہ نعمت وہ مختار ۔ کرم کرتا تہا دیتا تہا نہ آزار
مساکین پر کئی اوسنی وہ احسان ۔ بجز فتنہ نہ تہا کوئی پریشان
سخا پیشہ ہوا معروف و مشہور ۔ کیا آوازہ مختار بس دور

نتیجہ ہی اوسی لطف و کرم کا — کہ اب بہی دکر ہی اوسکی ہم کا

نامہ نوشتن مصعب ابن زبیر مدد انجام برای عبداللہ بطرف حرم و برافزا ابن جرم نوبا

پی تحریر پہر خامہ ہوا تیز — کہ وہ ابن زبیر فتنہ انگیز

ہوا جب یاری لشکر سی بی آب — کہولی سو دلیہ باب وہم و وسواب

لکہی پہر مدد دو اونی فرمان — اک عبداللہ کو اک سونی مردان

یہ عبداللہ کی خط کا تہا مضمون — کہ ہی دل جور ابراہیم سی خون

ہوا ابرباد اوس سی بیر لشکر — تری عامل کو مارا ہی برادر

ہوا اوس سی جو عبداللہ دونیم — مگر آرا ہی شمشیر براہیم

سر فتنہ اوٹہا ہی پیش از پیش — مجہی ڈر ہی نہو تو بہی جگر ریش

نہیں ہو نامین اپنی جان و مال پر — مجہی افسوس ہی سارے جہان پر

ترقی پر ہی روز اوسکا مراتب — خیال اپنا ہی ہر غافل کو واجب

جو گذرا تہا کیا مینی وہ ترقیم — تو جانی اور مختار و براہیم

ہوا مضمون خط سی جب وہ آگاہ — وسی پیدا ہوی اک فکر جانکاہ

سرافگندہ ہوا مانند زن وہ | سجاہی تہا نہ مرد تیغ زن وہ
اعانت سی بہی عاجز بجا تہا | کہ آپہی وہ گرفتار بلا تہا
جگر خون اوسکا تہا اہل یمن سے | عقیق دل نکلنی تہی دہن سے
جواب خط لکہا اوسنی یہ آخر | کہ مین تیری اعانت سی ہون قاصر
یمن سی جب مجہی ہووی فراغت | کرونگا اوسطرف کی مین عزیمت
تجہی پہونچائی ہی جو اوسنی ایذا | عوض وہ ابن حنفیہ سی لونگا
پڑہا مصعب نی جب خط برادر | کہا لعنت خدا کی اوسکی اوپر
کیا مردانگو پہر اوسنی تحریر | تری تدبیر پر نازان ہی تقدیر
توہی فرمان روا ہی مہر و ماہی | تجہی سجتا ہی تاج بادشاہی
مری درد جگر کا ہو تو چارہ | کہ دل مختار سی ہی پارہ پارہ
ترحم کی ہی قابل میرا احوال | کہ ہون بدخواہ کی ہاتہون نپامال
خمیدہ پشت ہی جور عدو سی | گرفتار بلا ہون کینہ جو سی
میری امداد کر ای حاکم شام | کرونگا داخل خطبہ ترا نام

نہین مختار کچہ میرا ہی دشمن | ترا ہی ہی مخالف ای تہمتن
کیا مروان نی جب نامہ کو مفہوم | جواب خط کیا اوسکو یہ مرقوم
پریشان تو نہ ہو خاطر کو رکہ شاد | مین لشکر بہیجتا ہون بہر امداد
عبیدہ کا اودہر ہی عزم و آہنگ | سمجہ تو عارضی دشمن کا نیرنگ

فتنہ برانگیختن عبداللہ زبیر در حرم و قید نمودن محمد
حنفیہ را و رسیدن مدد

ہوا اوس خط سی خرم وہ بد آئین | اوسی تحسین لگی اور بہائیکو نفرین
کتاب معتبر روضۃ الصفا ہی | یہ قول جعفری اوسنی لکہا ہی
درستی پر ہوا جب کار مختار | گئی مکہ مین وہ کوفہ کی اخبار
ہوا ابن زبیر اوسکا بدی خواہ | جسی عبداللہ کہتی ہین بافواہ
دغا کیش و جفا جو و بد انجام | حرم مین تہا مکین مانند اصنام
حسد پیشہ جو تہا وہ زشت بنیاد | طبیعت سی کیا یہ فتنہ ایجاد
کہ مین بہی ہون سزاوار امامت | کرین یہ اہل مکہ مجہسی بیعت

فقط تھی بہر ایذای محمد — یہ اوس بد خواہ دین کی کوشش و کد

کہ وہ مولا بہی کعبہ مین مکین تہا — غم شبیر سی اندوہگین تہا

کیا تہا در کو روی خلق پر بند — نہ تہا رہنی سی اوسکی وہ رضامند

یہ پہیلا یا تہا اوسنی اسلی دام — بر آئین اوسکی اک حیلہ سی دو کام

کہا اوسنی اگر بیعت کا اقرار — تو پہر خارج خلافت سی ہی مختار

اگر خارج ہوا وہ اس عمل کا — معاوض کیجیو جنگ جمل کا

دیا اوسنی محمد کو یہ پیغام — کہ ای آغاز تو مانند انجام

زبیر و مرتضی کا ہی عیان حال — کیا تیری پدر نی اوسکو پامال

نہین ہی تجہسی کاوش مجکو چندین — پدر کی خون کا وارث ہی فرزند

خصومت کو نہین تجکو تظاہر — مری تجہسی نہین ہی جمع خاطر

مجہی بہر تسلی ہی یہ منظور — کہ تو نہین تجہسی بیعت تا بمقدور

طریق صلح ہی یہ ای نکوکار — خلافت سی کنارا کش ہو مختار

تری باعث ہی یہ اوسکی امارت — تری بیعت سی کی ہی اوسی بیعت

نہین

سنی جب ابن حیدر نی وہ گفتار کیا پیغام پر سی بس یہ اظہار
مجہی دی اک مہینی کی وہ مہلت کرونگا بعد اوسکی اوس سی بیعت
یہ بہتر ہی اگر وہ اسکو مانی نہین تو جو صلاح نیک جانی
کہ ہی اس سرزمین مین فتنہ برپا محمد سی ہوا ہی یہ نہو کا
نہین ہی تجہسی کچہ نیکی تو ممکن بدی ہم سی نکر ای نیک باطن
تامل سی سخن کر ای توانا غضب ہی کر کہی تجہا یہ دانا
زبیر و طلحہ کا قاتل علی ہے سمجہ تو اسمین کیا راز خفی ہے
علی کا روحد بر سی ہی او در حق پہرا جو حق سی وہ کافر ہی مطلق
علی نی اہل ایمان کو نہ مارا یہ کافی ہی پی عاقل اشارا
نہ کر بدنام تو اپنی پدر کو نہ نسبت شر سی دی اہل عنبر کو
یہ گہر اللہ کا ہی ای فلانی یہان لازم نہین ہی جو لفغتانی
حریم کعبہ ہی بہر عبادت یہان لازم نہین جنگ و ضلالت
کہان مختار اور بیعت کا اقرار مری قنبر کو بہی اس بات سی عار

تری قسمت مین کب ہی یہ سعادت | لڑی تو بہر فرزند رسالت
اوسی لیکر بنام اشرف الناس | گیا جب ابن عبد اللہ عباس
بر آشفتہ ہوا سنکر یہ پیغام | وہ مرد بیحیا ننگ اسلام
محمد نی کئی عذر اوس سی ہر چند | پر اوسنی چاہ زمزم مین کیا بند
دل اوس ظالم کا تہا کیا سنگ اسود | اوسی تہی ابن حنیفہ سی یہ کد
سنی مختار نی جسدم یہ اخبار | روانہ کی اودہر یک فوج جرار
ہوا اوس چاہ کا مالک وہ بنکر | نکالا چاہ سی یوسف کو باہر
ملا جب خضر کو وہ آبحیوان | ہوا یہ مثل اسکندر پشیمان
اگرچہ قتل کا تہا اوسکی مقدور | ہوا یہ ابن حیدر کو نہ منظور
زمین کعبہ ہو آلودۂ خون | عمل یہ ہو خلاف حکم بیچون
ہوئی کچہ صلح اودن دونو مین آخر | گئی کوفہ کو پہر وہ فوج قاہر

مادہ شہادت عبد اللہ زبیر [illegible]

ہوا روضۃ الصفا کا ختم احوال | لکہون مختار نامونکی اب اقوال

کہا عبداللہ نے پھر نقص پیمان ‏ ‏ ہوا سجادہ احمد کا خواہان

نبی سے ارث مین پہونچا ہے ہمکو ‏ ‏ امیرالمومنین ہو تمین مجھے دو

تمہین تنہا نہین ہو اوسکی مختار ‏ ‏ نبی کی ارث کی امت ہے حقدار

کہا حضرت نے اوس سے اے بداعمال ‏ ‏ بہت یہ امر ہے دشوار و اشکال

کہان تو اور کہان سجادۂ پاک ‏ ‏ ہوا اتنا بھی اے خونخوار بیباک

خدیجہ جسپہ رکھے اپنا زانو ‏ ‏ ملکین ہو اوس جگہ تحیبا سے رو

پڑہے جسپر نماز اکثر پیمبر ‏ ‏ وہان بیٹھے ابوجہل بد اختر

نبی کے بعد وہ زہرا کو پہونچا ‏ ‏ مصلا پھر ہوا وہ مرتضی کا

پھر اوسپر مجتبی نے کی عبادت ‏ ‏ ہوا حقدار پھر سبط رسالت

وہ سجادہ ہے اب سجاد کی بابس ‏ ‏ نبی کا ہے وصی وہ اشرف الناس

امام وقت ہے معجز نما ہے ‏ ‏ وہی اب جانشین مصطفی ہے

اوسنے جب یہ جواب صاف بھیجا ‏ ‏ ہوا اصرار ظالم کو بہت سا

لکھا اوسنے کہ اے فرزند حیدر ‏ ‏ ابھی بربات مت منظور ہے شر

رکہا بیعت سی مینی تجکو معذور | نہین مجکو یہ تیرا عذر منظور
نہین سجاد سجادہ کا حقدار | علی البتہ اوسکا تہا سزاوار
جہاد و رزم مین سرگرم جو ہے | امیر المومنین عصر وہ ہے
تمہاری طرح جو خانہ نشین ہے | وہ اوس سجادہ کا وارث نہین ہے
محمد نی کہا ای زشت کردار | شرف اوس سی تجہی ہو کا ترسا
نہین کوئی عبادت اس سی بہتر | جو تجہی خوش ہوا اولاد پیمبر
علی و فاطمہ ہی جس سی بیزار | نہین راضی رسول پاک و مختار
سمجہ اسکو اگر تو باخبر ہے | یہی سجادہ خیر البشر ہے
ہمین پہونچائی کر تونی اذیت | رہی کیا خاک سجادہ کی عزت
سنی یہ طعن و تشنیع اوسنی جسدم | یہ بہر کا بدترین نوع آدم
سراپا شعلۂ آتش ہوا وہ | لسان بولہب سرکش ہوا وہ
کہا عمرو سی اوسنی یہ بلاکر | جلادی خانۂ کعبہ کو جاکر
کیا اوس قوم نی جسدم آہنگ | حرم کو کیجی آلودہ رنگ

لبں

رئیس کعبہ نے اگر سر بام کہا اون سے کہ اے قوم بد انجام
نہو گمراہ تم مانند اجداد جنہون نے گھر کیا احمد کا برباد
یہ گھر بھی خانۂ زہرا سے آیا جسے بعد از پیمبر تھا جلایا
قدم رکھنے نہون اونکے قدم پر نہو کے فتح حاصل اس حرم پر
اگر اصحاب فیل آسا ہو سارے سلامت کب رہن کے سر تمہارے
چلے جب سنگ وہ ہاتھون مین لیکر ہوا مانع وہی فرزند حیدر
کہا عمرو سے اے مرد بد انجام مرے جانب سے دے یہ اونکو پیغام
کہ اے ابن زبیر زشت بنیاد کئی کیا کیا نہ تونے ظلم ایجاد
رکھا ناحق مجھے محبوس یکچند کیا پھر تونے باب صلح کو بند
نکالی کاوش سجادہ مجھسے ہوا پھر جنگ برپا بادہ مجھسے
ہوا پھر ذلت کعبہ پہ طیار کیا کفر خفی کو تونے اظہار
ترے دشوار بان مجھپر ہوئین سہل بنا پھر مجدد تو ابو جہل
مرا کعبہ سے اب عزم سفر ہے فقط اک انتظار نامہ بر ہے

نہ آئیگا یہان پہر ابن حیدر | نہ دیکھی گا وسی تو زندگی بہر
مجہی دی ہی اسقدر مہلت وہ بدخواہ | کہ ہو سجاد اس حالت سی آگاہ
مرا مولا ہی فرزند برادر | برادر اور پدر کی ہی برابر
وہی اب وارث علم نبی ہے | نبی و مرتضی کا وہ وصی ہے

نامہ نوشتن محمد بسوی جابر ابن ... و ... شیعیان ان بزرگوار
... حسب ارشاد ان بزرگوار

ہوا جب اسپہ راضی وہ ستمگر | یہ خط لکہنی لگا فرزند حیدر
ہوا نام خدا عنوان طومار | کہ بسم اللہ ہی مفتاح ہر کام
لکہا پہر یہ کہ ای جان برادر | مجہی تو ہی برادر کی برابر
ہوا مکہ سی جانا میرا ناچار | پہونچتا ہی ستمگارونسی آزار
کیا ہی جو پدر نی مجہسی ارشاد | وہ ظاہر تجہپر ہی ای زین عباد
مجہی اوسپر عمل کرتا ہی لازم | ہوا ہون اوسطرف کا اب مین عازم
تجہی ہی آگہی علم خدا سے | شروع کار ہو تیری رضا سے

ابن

نہین راضی مری اسپر طبیعت
کہ بن رخصت کرون مین قصد غیبت

وہ خط لیکر غلام ابن حیدر
مدینی کی گیا جسوقت دربر

بہی سنتا تہا وہ ہر اک سی اکثر
یہ بندہ ہی برید ابن حیدر

یہ کہتا تہا تعجب ہی وہ ہر بار
خبر کیونکر ہوئی یہ کیا ہی اسرار

نہین نکلا مری منہ سی یہ اصلا
کہ مین قاصد ہون ابن حنفیہ کا

کوئی ہنگام رخصت بہی تہا وہان
ہوا وہ راز جو ایسا پریشان

کہا یہ ہر کسی نی اوسنی آخر
کرو اس راز کو جہپر بہی ظاہر

اوسی وہ واقعہ سب نی سنایا
کہ تو یہان ایک ہفتہ مین ہی آیا

ترا ہی نام اسعد ای دل افروز
چلا وہانسی فلان ساعت فلان روز

محمد نی جو یہ نامہ لکہا تہا
اوسی دن ہم سی حضرت نی کہا تہا

کہ آتا ہی رسول ابن حیدر
مری عم کا مجہی مکتوب لیکر

کیا ہی اوسکو عبد اللہ نی تنگ
کیا ہی اونی اب غیبت کا آہنگ

کہ ابتک سی نہین کون اوسکی آگاہ
وہ نامہ اوسکو پہونچا قصہ کوتاہ

لکھا جو تھا وہ سب اوسپر عیان تھا — زبان پر صدق حیدر کی روان تھا
کیا یہ بعد بسم اللہ تحریر — کہ ای ابن علی بازوی شبیر
بجا لاوو جو کچھ ہی ارشاد — غلط ہرگز نہین ہی قول اجداد
تری غیبت کی یہ آثار ہین سب — شتابان ہو سوی کوہ یمن اب
ہمین تفویض ہی راز امامت — عیان ہر دو محمد کی ہی غیبت
تری غیبت حرم سی ای نکو خو — وہ مہدی سامری سی جو نہان ہو
تو فرزندی علی ہی ای خردمند — حسین ابن علی کا ہی وہ فرزند
وصی مصطفی مانند حیدر — وہی قایم ہے نسل پیمبر
محمد نی سنا جدم وہ پیغام — چلا کوہ یمن کو وہ خوش انجام
ہر اک کی مثل زمزم چشم تر تھی — وہ ہجرت ہجرت خیر البشر تھی
قریب کوہ وہ جس وقت پہونچا — جبل سی یہ ہوئی آواز پیدا
مین ہون کوہ عقیق ای ابن حیدر — ترا مسکن ہی میری دل کی اندر
کیا وحدانیت کا اوسنی اقرار — رسالت اور امامت کا بھی اظہار

وارد ہو

در وصف محمد کو لیا باز   علی کی منقبت کی اوسنی آغاز
که وه الله کا پیغام بر ہے   علی اوسکا وصی ہی اور جگر ہی
کیا غیبت کا جب اوسنی اراده   ہوا اوس غار سی اک شخص پیدا
لباس بالتکلف روی پر نور   وه خضر دشت و موسای بر طور
ہوا فرزند حیدر سی ہم آغوش   رہی یکچند وه ہمدست و ہمدوش
کیا غیبت کا پہر دونونی آہنگ   ہوی القصه وه نعل دل سنگ
ہوی اوس غار مین پوشیده وه جب   بلند و پست یکسان ہو گیا سب
غلام اور ابن عبد الله عباس   کہڑی تہی غار کی اوپر بصد یاس
که عبد اوس جفا کار و ستمگر   وہان آیا لئی ہمراه لشکر
اوسی عبد الله کا بہنجا ہوا تہا   مخالف تہا جو ابن حنیفه کا
کیا جو وقت وه لشکر سر غار   ہوئی یه قدرت خالق نمودار
وہین اوس غار سی اک شیر نکلا   طمانچی سی کیا کام اوسکا پورا
گرا اوروی زمین پر جب وه سفاک   کیا ضیغم نی ظالم کا شکم چاک

ہوا پہر فوج پر وہ حملہ اور | تہ و بالا ہوا ظالم کا لشکر
نچہوڑا زندہ و سالم کسیکو | ہوئی یک شیر کی عاجز وہ بدخو
غلام با وفا سی ہی روایت | ہوئی یک لخت بسمل وہ جماعت
کئی جو دلمین لیکر حسرت و یاس | وہ سہ صد تہی بقول ابن عباس
کئی دو زن و مانسی بس پریشان | مدینہ کنیطرف گریان و نالان
سنا مختار نی یہ حال حیدرم | محمد کا نہایت ہی کیا غم
کیا ہر صبح جیب صبر کو چاک | رہا ہر شب بسان شمع نمناک
حرم ایسا ہوا وہ نیلگون پوش | اوٹہا زمزم کا اوسکی چشم سی جوش
قد خم گشتہ محراب حرم تہا | اوسی ہجرت کا ایسا رنج و غم تہا
نہوتی یہ اگر اوسکو ضرورت | کہ لی وہ انتقام خون حضرت
خلافت سی وہ ہوتا دست بردار | نکرتا سلطنت مختار زنہار
جدائیکا جو وہ صدمہ تہا دلیر | یہی کہتا تہا ابراہیم اکثر
کیا کرتو نی استیصال مردان | تو پہر عبد اللہ کا ہی قتل آسان

ابھی ہی آشتی و صلح بہتر | ادہر عازم ہی مردان ستمگر
کسیکو بہیجی اب جانب شام | بی تنبیہ مردان بد انجام

فرستادن مختار ابن انس را با لشکر جہت دفع مردان ستمکار

ہوا جب مالک اورنگ وافسر | بزور تیغ مختار دلاور
بی تنبیہ مردان سیہ کار | ہوا ابن انس آمادہ کار
چلا کوفہ سی جب وہ جانب شام | لئی ہمراہ اپنی فوج اسلام
شنا جبدم یہ مردان حکم نی | کیا وہان سی سفر اہل ستم نی
ہوا وہ اسلئی آمادہ کار | عبید اللہ ان روزون تہا بیمار
شبان اونکا جو وہ بن آشنان تہا | بغرا وسکی پر بنیان تہا وہ کلا
سنوا اوسکی کسیکو وہ ستمگر | سمجھتا تہا نہ اپنا یار و یاور
یہ پہونچی جب بسر حد نصیبین | ہوا ظاہر مع لشکر وہ بدین

واستشان حکومت و سرکردگی ابراہیم مالک برای فتح اقدام ممالک

رہی یک چند فیما بین پرخاش | نہ بن آیا کسی سی کار شاباش

سنی مختار نی جبدم یہ روداد
کیا خلوت مین ابراہیم کو یاد

کہا اوس سی کہ ای شیر دلاور
کیا ابن انس نی کار ابتر

نہین ہی تجہسی پوشیدہ یہ زنہار
کہ ہین یک صنف کی دونو خریدار

کسی اب بہیجی وہان بہر پیکار
نہین ابن انس اوسکا سزاوار

سوا اسکی نہین تدبیر کوئی
کرو ہمین دشمنونسی کینہ جوئی

یہ مال و ملک ہی تیری حوالی
تجہی کرتا ہون خالق کی حوالی

کہا اوسنی کہ یہ ہرگز نہوگا
رہون یہان مین وہان جانا نہوگا

ابہی ہی زندہ و سالم یہ غمخوار
نہوگا مین تو بہر مین آپ مختار

سنی یہ گفتگو مختار نی جب
ہوا عشرت سی دل اوسکا لبالب

ظفر پیکر جو لشکر کا نشان تہا
وہی پشت و پناہ مومنان تہا

کہون کیا اوس علم کا جاہ و اجلال
کہ جسکو دوش پر تہا ہما اقبال

سر دامن سی وابستہ ظفر تہی
چمک سی اوسکی خیرہ ہر نظر تہی

پی دشمن ہو نیزہ میرا خامہ
لکہون اوسکو جو سطر فتح نامہ

نشان جب وطن پر اوسی وہ لکھا — علم سی ہوئی عزت دو بالا

جلوس بادشاہی جس قدر تھا — روان ہمراہ اوسکی سر بسر تھا

چلا اسطرح ساتھ اوسکی وہ لشکر — کہ جیسی ماہ کی ہون گرد اختر

جہان شب باش ہوتا تھا وہ عادل — مراد دل تھی اک عالم کو حاصل

گیا جب شہر بابل مین وہ لشکر — ہوئی حاضر اطاعت کو وہ یکسر

پریشان تھی جو مردانکی ستم سے — ہوئی آباد وہ اوسکی قدم سے

اونہین دیکر قلعے وہ دلاسا — وہ ابراہیم موصل مین پہونچا

غلامان علی تھی وفادار — تواضع کی لئی سب آئی یکبار

غم شبر سی گریان وہ اکثر — صدا وی احسینا ہر زمان بر

کبھی سر پر کبھی سینہ پہ تھا ہاتھ — غرض یک کاروان درد تھا ساتھ

لبان اشک ریز یک قطرہ زن تھا — زبان و لب پہ نام پنجتن تھا

وہ ابراہیم بھی ایسا ہی رویا — کہ اپنی نامہ عصیانکو دہویا

ہوئی یون حرف زن پہر وہ مسلمان — ہم اک مدت سی رہتی ہین پریشان

نہین کوئی ہمارا یار و یاور — تمہارا اب بیان رہنا ہی بہتر
اوٹھا کر دلسی کوفہ کی محبت — اسکو سمجھی دار الخلافت
جو کچھ درکار ہمکو ہو زر و سیم — وہ ہمسی لو کرو لشکر کو تقسیم
تمہاری بندہ درگاہ ہین ہم — جدہر چلئی اودہر ہمراہ ہین ہم
یہ فرمایا کہ ای قوم وفادار — نہین ہی سیم و زر کچہ مجکو درکار
کیا ہی عہد یہ مینی خدا سے — لڑون جبتک نہ قوم اشقیا سے
نہ لون ہرگز کسی سی ذرہ سیم — یہ نقد دل کرون یارونکو تقسیم
ہوی پہر ملتمس اوس سی وہ جانباز — نہ کہوئی فیض صحبت سی ہمین باز
کہا منع سعادت ہی ضلالت — تمہین کیونکر نہ دون اسکی اجازت
ہوی جبدم وہ ابر سیم کی سناتا — اوٹہا ہی اوسنی سوی کربلا تا
کہا ای کشتہ تیغ ستمگر — ذبیح خنجر شمشیر بد اختر
غریق و تشنہ ای بچہ خون — شہید ظلم ابن سعد ملعون
فدا کرتا ہو نمین یہ جان تجہ پر — کہ تونی راہ خالق مین دیا سر

ذکر رسیدن سر ابن زیاد نزد ابراہیم و خبر کردن از فتح و ...

ہوا اک جوش رقت اوس بیان سے | ندا آئی فتح آئی آسمان سے
یہی رسم جہان ہی ابتدا سے | سبھی ہین بہرہ ور لطف خدا سے
مسلمان ہو کوئی یا ہو منافق | وہ رب العالمین ہی اونکا رازق
اونہین اوسنی عطا کی بادشاہی | جنہین تہا اوس سی دعوی خدائی
مگر یکسان نہین رہتا ہی یہ دور | یہ دور اگر دم مین ہو جاتا کچہ اور
رہا فرعون دنیا مین نہ شداد | رہی وہ کمری اونکی فقط یاد
کہان ہی وہ یزید نامسلمان | نہ تہی جسکی ستم کی حد و پایان
کسیکو حشمت دنیا ہی حاصل | کسیکو دولت عقبی ہی حاصل
کیا مختار کو زندان سی آزاد | ہوئی وہ خانمان کن خانہ برباد
جسی کرتا ہی شایان ریاست | بہم ہوتی ہین سامان ریاست
بسر کرتا ہی وہ دنیا مین بے رنج | اوگلتی ہی زمین اوسکی لئی گنج
معاذ اللہ اگر وہ ہو غضبناک | نظر آئی فلک بہی یک کف خاک

جسی اونسی دیا ایمان کامل ۔ کیا دنیا کی بدلی دین حاصل
نبی کی عہد سی تا قائم آل ۔ نہو کا کوئی مالک سا خوش احوال
لڑا کیا کروہ اشقیا ی ۔ نہ منہ پہیرا رسول دوسرا ی
جدہر روی نبی تہا وہ ادہر تہا ۔ وہ گویا رایت فتح و ظفر تہا
نبی کی بعد تہا حیدر کا ہمدم ۔ وہی تہا اوسکی غمخوار کا عالم
وہ ابراہیم تہا جو اوسکا فرزند ۔ کیا آل نبی کو اونسی خورشید
غلام خاندان مصطفی تہا ۔ محب اہل بیت مرتضی تہا
دعا یہ مانگتی تہی اہل ایمان ۔ کری یہ سلطنت مثل سلیمان
کسی صحرا مین وہ اوترا ہوا تہا ۔ وہان اک زال آئی صبح آسا
سراپا وہ خمیدہ تہی کمان دار ۔ اوٹہانا تہا قدم سی سرکا دشوار
بنی تہی ضعف سی یکمیت سیماب ۔ چراغ صبح کی مانند بیتاب
نمایان استخوان تہی یون سراسر ۔ کہ جیسی صفحہ پر ہو خط مسطر
ہوا سی صورت برگ خزان وہ ۔ پہانسی اوڑکی جا رہتی وہان وہ

باواز بلند اوسنی یہ پوچھا ۔۔۔ کہ ابراہیم یہان ہی نام کس کا
کہا سنتی کہ وہ سرور بہی ہی ۔۔۔ نشان مالک اشتر بہی ہی
صدای پیرزن سنکر وہ خوشخو ۔۔۔ یہ فرمانی لگا کچہ زر اسی دو
کہا اوس پیرزن نی ای دلاور ۔۔۔ مجہی مطلق نہین ہی خواہش زر
مگر کچہ عرض ہی خدمت مین منظور ۔۔۔ کہا اوسنی کہو کیا ہی وہ مذکور
کیا یہ عرض اوسنی ای شہنشاہ ۔۔۔ مین اکمدت سی ہون یہان چشم براہ
نہ بہر مال و زر آئی ہون مین یہان ۔۔۔ نہ ہون لعل و گہر کی تجہسی خواہان
نہین تجہسی تعلق میری حاجت ۔۔۔ مین یک گنجینہ رکہتی ہون امانت
بشرطی کر یہ ہو تیرا ارادا ۔۔۔ کری تو سامنا قوم دغا کا
لڑی اعدا سی بہر خون شبیر ۔۔۔ ستمکارون پہ کہینچی تیغ و شمشیر
وہ اوس گنج فراوان کا ہی مختار ۔۔۔ ذلیل و خوار ہون جس نی ستمگار
سماعت کی ہی قایل یہ حکایت ۔۔۔ پی تنبیہ بس ہی وہ روایت
اگر تو دوستدار مرتضی ہی ۔۔۔ سمجہ لیگا جو میرا مدعا ہی

مراتبو سرہی تہا اہل وفا کے
اوسی الفت نہ تہی قوم دغا کے

بسر اسطرح سی ہوتی تہی اوقات
وہ مزدوری کیا کرتا تہا دن رات

سدا انبار ہیزم سر پہ لاتا
اوسی زرق مقدر ہات آیا

یہ بار انکی ہوئی یکبار شدت
کیا دو دن نہ وہ بہر مشقت

لب نان لب تلک پہونچا نہ تہا
نہ دیکہا ہمنی ہرگز روی دینار

ہمین فاقہ سی تہی اک اضطرابی
ہوئی گہر مین روان سیل خرابی

کیا جب صحن خانہ سین نی صاف
ہوا وہان سی عیان یک سنگ شفاف

کہون کیا کیسا تابندہ تہا وہ سنگ
کہ آسا درخشندہ تہا وہ سنگ

کہا منی یہ اوس اندوہگین سی
اوٹہا اس سنگ کو دنی زمین سی

دو روزہ قوت اس سی ہوئی حاصل
ہوئی ہی غیب سی سہل اپنی مشکل

ہوا طیار وہ عالی طبیعت
کمر سی باندہ کر داماں ہمت

جو ہین تیشہ سی وہ پتہرا وٹہایا
تہ سنگ اوسنی یک تہخانہ پایا

لبان چاہ تہا وہ تیرہ و تار
نظر وہان کارگر ہوتی نہ زنہار

درون

درون چاہ یک غرفہ عیان تہا — بہر العل و گہر سی وہ مکان تہا
ہراک لعل اوسکا تہا لعل دل سنگ — زر دینار تاریکی کی ہم رنگ
وہان چاہ پر مشعل جلا کر — گیا وہ نردبان سی اوسکی اندر
وہان بہر اکیا اوس سی نہ زنہار — نکل آیا وہ لیکر چند دینار
رکہا اوس سنگ کو اوسنی بدستور — چلا بازار کو وہ شاد و مسرور
برنج و گوشت آخر لیکے آیا — خوشی سی مینی وہ کہانا پکایا
کیا اوسنی جو یک لقمہ وشال — ہوا اوسکا دہن مسدود بالکل
پیا دست قضای شربت مرگ — گیا اس عالم فانی سی بی برگ
بہر صورت اوسی مینی اوٹہایا — نہ کہایا اور نہ وہ کہانا کہلایا
اوسی شب کو یہ مینی خواب دیکہا — کہا لیکر کسی نی نام میرا
کہ ای دخت فلان زنہار زنہار — نہ کچہو بہر کسی سی اسکو اظہار
کیا احمقین اگر تو نی تصرف — بہی انجام ہوگا بی توقف
یہ مال و زر بی افواج دین ہے — نہ بہر انطرف مشرکین ہے

وہ اس گنج فراوان کا ہی مختار | جو اولاد نبی کا ہی عزادار

یہ گنجینہ ہی اوس صفدر کی خاطر | لڑی جو کشتۂ خنجر کی خاطر

ہوی خواب آشنا جب چشم پرنم | ابھی دیکھا کئی دن مینی پیہم

سنی ناگاہ کل مینی یہ آواز | یہان آیا ہی ابراہیم جانباز

جفاکارون سی ہی آمادۂ جنگ | شہادت کا کیا ہی اوسنی آہنگ

تری آمد سی جب باہر ہوئی مین | قدم بوسی کو یہان حاضر ہوئی مین

اگر تیرا بہی ہی عزم بالجزم | کہ اعدا سی رہون آمادۂ رزم

وہ گنج شایگان ہی تیری دولت | بشرطی ہو اسزاوار امانت

اگر تو ہی فقط دنیا کا طالب | تجہی اس زر سی ہی پرہیز واجب

نہ ہاتہ آئیگا وہ گنجینہ بی رنج | بنی کا لقمہ مار بسر گنج

ذکر توجہ ابراہیم بسوی نصرت شاہ زمن و شرف زیارت آنحضرت و سعادت ...

سنا اوس پیرزن سی جب یہ احوال | ہوا خوش اپنی دل مین وہ خوش اقبال

نہ بہر مال و زر اوسکو خوشی تہی | مرادعوی ہی صادق تہی یہ سیادی

وہ ابراہیم آیا جب سر گنج — ہوا اوسکا تصرف اوسپہ بیرنج

اوٹھایا غازیون نی سنگ سرداب — نکالا جسقدر تہا اوسمین اسباب

قیاس وعقل سی وہ زر برون تہا — خراج ہفت کشور سی فزون تہا

فلک کا تہا گمان روی زمین پر — چمکتی تہی جواہر مثل اختر

ہوا آباد گہر اوس پیرزن کا — گل نورس تہا وہ نخل کہن کا

سر گنجینہ بیٹہا جب وہ بیرنج — ہوا گلزار ابراہیم وہ گنج

کہون خوان خلیل اوسکو کیونکر — سبہو نسی تہا وہ بخشش مین ابر

دی دو دو ہزار اک کو دینار — جہانتک تہی رفیق و یار و انصار

سپہ کو دیکی جو باقی رہا مال — کیا مختار کو نصف اوسنی ارسال

دیا اوس زال کو بہی اسقدر زر — نہ مانگی وہ کسی سی زندگی بہر

لئی صد اشتر بزر اپنی ہمراہ — چلا سوی نصیبین وہ شہنشاہ

نامہ نوشتن ابراہیم بحاکم شہر نصیبین بنام او

نصیبین کا جو حاکم خطلہ تہا — کسیکی ہاتہ خط اوسکو نہ بہیجا

پس حمد خداوند دو عالم   پس نعت رسول فخر آدم
کہ ای ابن منغا و رہو خبردار   نہین ہی سلطنت سی کچہ سروکار
پی تنبیہ قوم فتنہ انگیز   کیا ہی توسن ہمت کو مہمیز
مجہی اعدای دین سی ہی عداوت   اونہونسی آل کو پہونچی اذیت
نہین ہی دوستو تنہا یہ زویہ   کرین وہ حرمت قوم امیہ
بغاوت تہی اونہین آل نبی سی   لڑی وہ قوم فرزند نبی سی
خداوند جہان ہی اس سی آگاہ   مرا مہمان ہوا مختار ہمراہ
فقط تہی دو ہزار اوس نوزردار   دی مینی وہ بہر صرف مختار
یہ تائید خدای دو جہان ہی   کہ اب ہمراہ گنج شائگان ہی
فروزان ہی یہ مہر انجم اقبال   ملا مجکو خزانہ مین زر و مال
وہ ہاتہ آیا ہی گنج خانہ سی زر   بہری ہین لعل و گوہر سی صد انگشتر
دیا مجکو زمین نی گنج قارون   کسی انسان کا مین ممنون نہین ہون
جسی منظور ہو میری رفاقت   چلا آئی یہان وہ خوش ارادت

عبیدہ بنی سرپاری اگر ہی | وسی اپنا وبال دوش سر ہی

ذکر اطلاع مروان بر رونق کار تخت و فرستادن عبد اللہ زیاد در جنگ

لکہا جو وقت منشی نے یہ طومار | چلا وہانسے رسول تیز رفتار
سنی جو وقت مروان نے یہ اخبار | ہوا اوس زر کا ابراہیم مختار
درم کسطرح اوسکا رو ہوا زرد | ہوا ہے چیرہ مار آسا وہ نامرد
کبہی غلطان تہا گوہر کیطرح وہ | کبہی تہا خاک مین زر کیطرح وہ
اوسی بیرنج ہاتہ آیا تہا جو گنج | حسد سے تہا وہ ظالم گنج صد رنج
کبہی کہتا تہا دلمین کر تامل | ہوا قبضے مین اوسکی ملک بالکل
کیا اوس مال کی لینے کا آہنگ | ہوا القصہ وہ امادہ جنگ
عبیدہ نے جو دیکہا اوسکا یہ حال | کہا اوس سے کہ اے فرخندہ اقبال
ملی ہے مجکو بیماری سے صحت | سفر سے میری خوش ہوگئی طبیعت
تمہین قصے قضایا سے ہے کیا کام | ہزاروں آگئے ہین مجسے خدام
کرین گی ملک کو تسخیر بہر ہم | نہ دولت مین ہین نے جرات مین ہین کم

وہ لب زہی جو اونکی ہاتہ آیا
گدائی ایک ظفر مہرہ ہی پایا

نہ بہٹر کو نشک سی تم زبر کی تمثال
تمہاری ہاتہ آئیگا وہ سب مال

کہ صورت نہو کا وہ ظفر یاب
مین اوس سی بہیر ہونگا مال داب

وہ کیا شبیر سی بہی ہی دلاور
کیا تہا دو بہر مین جسکو بی سر

عبید اللہ کی باتین سنکی مردان
ہوا اوسکی شجاعت کا ثنا خوان

تملق سی یہ کہتا تہا وہ نامرد
جنین کردی جبان کردی جنین گرد

غلط سمجہا نہ اوسکو وہ ہیولا
سگ مردار کی مانند بہولا

سمجہتا کسطرح وہ مرد مغرور
کہ اب دور فلک کو کیا ہی منظور

کہلائیگا کسی خون جگر یہ
کسی دیویگا اب فتح و ظفر یہ

ہوا ہی وہ لعین امادہ مرگ
رہ جنگ و جدل ہی جادہ مرگ

غرض فرمان سی وہ مردود ستمگر
چلا سی صد ہزار انفار لشکر

وہ پہونچا جب قریب شہر حران
لکہا یہ حنظلہ کو اوسنی فرمان

کہ شاہ شام سی با فوج جرار
مجہی بہیجا ہی بہر دفع مختار

عمل حنظلہ ابن معاد یا رحل فرقہ بن خدمتگار کے اونسبت ہوداران سبب

حدیرہ فوج ہو تشریف فرما ۔ رہی وہان علقہ و توشہ مہیا
لکہا ہی اسطرح اہل شہر نے ۔ وہ دونو نامہ بریکوقت پہونچے
برآمد جب ہوا ابن معادر ۔ ہوی قاصد بہی خط لی لیکی حاضر
وہ ابراہیم کا جو نامہ برتہا ۔ اشاریسی کہا اوسکو ادہر آ
چلا اوسکی طرف وہ باوقار ۔ اوٹہا تعظیم خط کو وہ نکو کار
ہوا ابن معادر سخت دلگیر ۔ جو سرنامہ پر دیکہا نام شبیر
زمین انکہونسی اوسکی ہوگئی تر ۔ نہ پانی خاک جو ڈالی وہ سر پر
بہی کہتا تہا سر پر مار کر ہاتہ ۔ ہزار افسوس مولا کی نہ تہا ساتہ
فدا کرتا مین جان سبط نبی پر ۔ قلم ہوتا اونہین قد مونپہ یہ سر
زمین خور سند ابراہیم و مختار ۔ ہوی اوس خونکی اعداسی طلبگار
مجہی منظور ہی اونکی رفاقت ۔ کرونگا مین بہی تحصیل سعادت
غرض اوسنی غم واندوہ کی ساتہ ۔ دیا اوس نامہ برکی ہاتہ مین ہاتہ

یہی تہی دست و دادن سی اشارت ‌ ‌ یہ بیعت ہی سعادت در سعادت

کہا پہر اوسنی ای مردنکوکار ‌ ‌ بہ دل تجہسی مین کرتا ہون اظہار

ہماری عہد کو ای نیک انجام ‌ ‌ نہین لغزش بسان مردم شام

کبہی کرتی نہین ہم نقض پیمان ‌ ‌ کوئی ہووی اگر دست و گریبان

ہمارا یہ سخن نقش حجر ہے ‌ ‌ نہین پہرنیکی ہم جبتک یہ سر ہے

کرین گر ذبح ہمکو مثل نخچیر ‌ ‌ یہی آواز نکلی یا ابی شبیر

ندنیکی ساتہ ہم اہل جفا کا ‌ ‌ ہوا ہی ہمسی یہ ہوگا نہ اصلا

عبید اللہ ہی مرد ستمکار ‌ ‌ نہین واجب اطاعت اوسکی زنہار

یزید روسیہ کی ہی برابر ‌ ‌ وہ مردان جفاکار و ستمگر

یہ تو آتی ہی ظالم کی دہن سے ‌ ‌ دماغ آشفتہ ہوتا ہی سخن سے

دہن اوسکا ہی مزبل سی زیادہ ‌ ‌ مگس بہی وہان نہین کرتی ارادہ

نہین ایسا کوئی دنیا مین خودسر ‌ ‌ وہ رہتا تہا خرام مصطفی پر

امام وقت ہی وہ زین عباد ‌ ‌ بزرگی جسمین ہی مانند اجداد

ہمار

کہا یہ اور ہوا پہر اشک ریزان | کیا تا چرخ اوسکا شور و افغان
ہوا رقت سی خون حضار کا دل | روان تہی اشک مثل شمع محفل
اوسی دیکہا جو از حد جوش رقت | کہا قاصد نی کیجی مجکو رخصت
وہی تقریر تہی نامہ مین تحریر | کیا تب سی مطابق تہی وہ تقریر
بہت بہتر ہی یہان صاحب کا آنا | مناسب ہی ادہر تشریف لانا
عبیدہ کا جو وہ پیغام بر تہا | کبوتر کیطرح وابستہ پر تہا
لکہا یہ ہی کہ دن اوسکو مارا | جو اوسکی دوش پر تہا بار اوتارا

بازگشتن رسول ابراہیم مالک اشتر و رسانیدن خبرہای فرح اثر

نسیم آسا در دولت سرا پر | کیا مجرا فرستادہ نی آکر
پڑہا وہ نامہ ابراہیم نی جب | خوشی سی آگئی لب تا بہ غبغب
رفیقونکو سنایا اوسکا مضمون | شگفتہ ہوگئی وہ تہی جو محزون
پڑا اک شور غل عالم کی اندر | لیا سب نی جو نام ابن حیدر
دن احباب تہا خوش اوس صدا سی | یہ کہتی تہی جناب کبریا سی

الٰہی جمع ہو یہ فوج دیندار | رہین خوار و پریشان وہ ستمگار

غرض وہان سی چلا وہ لشکر دین | باقبال و چشم شوی نصیبین

روان کرتا تھا پیہم اونکی خاطر | ہدایا و تحف این معادر

علوفہ اور توشہ تھا یہ کثرت | کہ وہ فوج لیتی تھی بہ قیمت

نہ دیتا تھا کسیکو کوئی آزار | سپاہی سی زیادہ تھی دکاندار

یہ ابراہیم کا تھا حکم ہر بار | رعیت کو نہ پہونچی تم سی آزار

پریشان ظلم سی ہوگی رعایا | نہ مانۃ ایکی کوئی شئی بہر اصلا

انہین امین رکھوگی کر جفا سی | رہوگی امن مین قحط غلا سی

رفتن ابراہیم بجانب ابن [illegible] و [illegible] ابراہیم [illegible]

قریب شہر پہونچا جب وہ لشکر | گیا حاکم نی استقبال اکثر

ہوا ہمدوش ابراہیم اوس سے | وہ پیش آیا بصد تعظیم اوس سے

کیا تھا شہر کو از بسکہ تزئین | ہر اک کوچہ تھا اوسکا جنت آئین

کیا اوس شہر مین چندی توقف | بسر اوقات کی باصد تکلف

وہ ابراہیم

وہ ابراہیم اور ابن مغاور
ہوی غربت سی جب آسودہ خاطر

پڑا تا اس قصد پر لشکر و تانسی
حصار ماردین محصور کیجی

وہ قلعہ دار تہا مرد مسلمان
نمایان اونکی رخ سی نور ایمان

عبد اللہ بہی تہا اوس سے مایوس
اوسی قلعہ مین تہا ظالم کا ناموس

مبارک نام تہا اوس با وفا کا
غلام خاندان حنظلہ تہا

ہراسان ہوکی لشکر کی خبر سی
مبارک نی کہا اپنی پسر سی

کرو دریافت یہ لشکر ہی کبکا
یہان آتا ہی کیون کیا ہی ارادا

پسر اوسکا برون قلعہ اگر
چلا مانند نصرت سوی لشکر

گئی اوسکی نظر اقا پہ جدم
فلک آسا ہوا تعظیم کو خم

پدر کو جاکی یہ مژدہ سنایا
خبر سنتی ہی وہ مجبر یکو آیا

وہ ابراہیم کو پہچانتا تہا
یہ از ابن مغاور جانتا تہا

کراپائی امیر مومنان پر
ہوا اوس سی بہت خوش وہ دلاور

کہا ابن مغاور نی یہ اوس سے
ہوی ہین آج مہمان ہم تمہارے

کرو تیاری دعوت بدل تم — کہ ہو مردان دین کی مشتمل تم
مبارک نی کہا ای بندہ پرور — نہین این لطف کی قابل یہ احقر
زہی قسمت زہی یہ خوش نصیبی — جو مجہسی ہوسکی خدمت تمہاری
کرم سی آپکی سب کچہ ہی تیار — نہو کا کچہ تردد مجکو زنہار
یہ کہئی عزم رکہتی ہو کدہر کا — بیان فرمائی موجب سفر کا
بیان حال ابراہیم ومختار — کہا این مغاورنی بیان وار
یہ باتین سنکی بولا وہ سخن سنج — مری دلکو ہوا اسوقت تک رنج
اگر اس حال سی ہوتا مین آگاہ — نہ جاتا ہاتہ سی میری وہ بدخواہ
اسی صحرا مین کل وہ بچا تہا — اسی قلعہ مین مردود خدا تہا
سنی اوسنی جو اوس لشکر کی افواہ — گیا بس مندریہ کو وہ گمراہ
وہ قریہ بست فرسنخ ہی یہان سی — یہ بعد و فاصلہ ہی اس مکان سی
کہان جائیگا وہ دنیا کا طالب — مری قبضی مین ہین اوسکی اقارب
سنی اوس باوفا سی جب یہ روداد — ہوی وہ عمردی بس خرم وشاد

تدبیر نمودن مبارک بندہ ابن سعد در ظالم کمر کنجی انجا و بدست آمدن ولد عبد اللہ

بی غمخواری غمخوار شبیر | غلام حنظلہ نی کی یہ تدبیر

رہی قلعہ مین پنہان فوج اسلام | خبر پائی نہ وہ مرد بد انجام

دکہا کر اوسکو باغ سبز تقریر | کرون مین دستگیر دام تزویر

کہا آقا نی اوس سی ای وفادار | یہ مشکل ہی کہ وہ ہووی گرفتار

وہ کافر ہی فلاطون زمانہ | دغا بازی مین ہی فرد یگانہ

بلانیکا اگر بہیجی کا پیغام | نہین آنی کا وہ مرد بد انجام

مبارک نی کہا ای بندہ پرور | یہ مجہسی کہ کیا ہی وہ ستمگر

مجہی پہونچا ہوں لشکر کا احوال | کدہر عازم ہی وہ فوج بد اقبال

یہ پہنچونگا مین اوس ظالم کو پیغام | ترا بندہ ہون مین ای حاکم نام

سنا ہوگا کہ ابراہیم مالک | اوٹہا ہی بہر تسخیر ممالک

جسی دیکہو وہ ہی غمخوار اوسکا | ہوا ہی حنظلہ بہی یار اوسکا

قصاص خون فرزند نبی پر | کس و ناکس ہوا ہی اوسکا یاور

تری الفت مین ہین انکا فزون | کس و ناکس مین ہون مطعون و مطعون

جہانمین ہین مرے دشمن ہزارون | مخالف سیکڑون بدظن ہزارون
بہی تدبیر ہی ای نیک کردار | نہو غافل مرے جانب سے زنہار
مجہی اپنا سمجہ کر تو نے غمخوار | حرم سونپی ہین ای ہمدرد ستمکار
یہ دور ہی انقلاب آسمان سے | نشان پائین نہ وہ تیری نشان سے
سنیگا یہ تو آئیگا مری پاس | بہت مایوس ہی مجہسی وہ خناس
جو میرا ایکرا اوسکو کہینچ لایا | اجل کی منہ مین گویا آپ آیا
پہر اوسکا مار رکہنا کچہ نہین کام | نہایت سہل ہی قتل بدانجام
مبارک کی سنی جب دم یہ تقریر | کہا یہ ابن مالک نی کہ ای پیر
یہ تیری فکر اور تدبیر ہی خوب | مگر اسکو سمجہ تو ای خوش اسلوب
مبادا ہم نہ اوسپر فتح پائین | حرم بہی ہاتہ سی بس مفت جائین
جو کچہ اوسکی امانت ہی یہ تفصیل | اوسی سرکار مین کر جلد تحویل
غلام باوفا نی حسب ارشاد | حوالہ کی متاع خانہ سب یاد

تمامی چار صد وہ مرد و زن ❊ گئی جو ابن مالک کی حوالے
جنہین وہ دیکہ کر ہوتا تہا خورسند ❊ وہ اک دختر ہی اوسکی چار فرزند
بہر از صندوق زر پنجاہ اشتر ❊ بہی بالکل تہا اسباب ستمگر

کشتہ شدن اولاد عبیداللہ زیاد و قتل نمودن ابراہیم بر نمود و ستمگر

سر خامہ کو راوی نی قلم کر ❊ لکہا انجام اولاد ستمگر
کہ بی جنگ و جدل وہ فوج قاہر ❊ ہوئی جب خاتمہ پر اوسکی قادر
امیر دین نی ہر اک کو بلایا ❊ وہ تحفہ ساری لشکر کو دکہایا
کہا آگاہ ہو ای فوج اسلام ❊ عبیدہ ہی جو مردود بد انجام
ستم اوسنی کئی آل نبی پر ❊ کیا سبط پیمبر کا جدا سر
رولایا مصطفی کو اوسکی غم مین ❊ کیا پنجتن زہرا کو عدم مین
علی اکبر جو ہمشکل نبی تہا ❊ جدا جس سی دل اوس نوجوان کا
وہ عباس علی ہمشکل حیدر ❊ نشان لشکر شاہ دلاور
عقیل و جعفر طیار کی آل ❊ ہوی قہر و غضب سی اوسکی پامال

یہ کیا ظلم تہا کیا ستم تہا — سر نیزہ سر شاہ امم تہا
پہر آیا سر برہنہ اونکو بہت — کہا یہ صاحب تطہیر کی سات
یہ اوس مردود کی ہین خویش و فرزند — کئی جسنی نبی کی قتل دلبند
لہو تو انسی یہ کیجی نہ کیجے — سزا اوس ظلم کی دیجی نہ بخشے
کہا سب نے بہت بہتر ہی صاحب — صلاح نیک ہی یہ اور سنا سب
رفیقونکو جو دیکہا اوسنی یکدل — اوٹہا یکبار ابراہیم عادل
عبیدہ کی عزیز و خویش و فرزند — حصار ماردین مین تہی جو پابند
ہوئی جو رنک مین اسا وہ ناکام — ہوا یہ اوس شبان زادہ کا انجام
قضا نی بہی نہ پوچہی جنکی کچہ بات — اونہونکی ریسمان و تمین بندہی ہات
پہرا خوش خوش وفا نسی وہ نکو نام — دیا وہ مال سب لشکر کو انعام
مبارک نی مبارک باد دیکر — کہا اوس سی کہ ای شاہ دلاور
مجہی کیا حکم ہی جاؤن بجاؤن — بجا اوس امر کو لاؤن نہ لاؤن
کہا اوس شیر نرمنی ای وفادار — مری تدبیر پر رہنی دی یہ کار

یہ بہتر ہی مع لشکر چلین ہم جہان ہو جسطرف کو ہو وہ ظالم
سنا ہی مینی وہ مرد ستمکار عبور بحر کی خاطر ہی طیار
خدا کی فضل سی ہی یہ ارادا کہ آب تیغ ہو وہ آب دریا
بی کشتی ہو آب تیغ طوفان اوسی مین غرق ہو وہ نامسلمان
اوتارونگا اوسی تلوار کی گھاٹ کنار گور ہو وہ بحر کا پاٹ
رہی سمت یمین ابن مغاور تری ہو میسرہ پر فوج قاہر
جناح و قلب پر لشکر ہو میرا تن تنہا مین جاؤن سوی دریا
اگر فرعون ہی وہ زشت کردار تو رود نیل ہو وہ بحر زخار
صدای یا حسینا جب سنو تم مبے اکر شریک حال ہو تم
سنا جو وقت ہم ازون نی یہ راز کہا سب نی کہ بجان حاضر ہین جانباز
جدہر کہئی ادہر ہووین روانا کہ خضر راہ ہی تدبیر دانا
کیا جو وقت کوچ اوس مرحلہ سے مبارک نی کہا یہ حنظلہ سے
مجھی منظور یہ ہی ای نکو خو کہ بی جد و تردد قتل وہ ہو

مین جاتا ہون پی سنجر کافر رہو تم خدمت سلطان مین حاضر
چلی آو تعاقب مین مری تم مگر اسطرح واقف ہون نہ مردم
غرض وہ بندہ ابن مغاور چلا سوئی عبید اللہ کافر
کیا یہ کوفی بدین کو ارقام کہ ای قایم مقام حاکم شام
سنا ہوگا یہ ابراہیم کا حال ملا سرداب کا اوسکو زرومال
مرا سو لاجو ہی ابن مغاور ہوا اوسکی غلامی مین وحاضر
ابہی وہ دور رہتی میری سگانسی بعزم صید نکلا مین وہان سے
یہ اندیشہ ہوا کہدین نہ بدخواہ کہ ناموس فلان ہی اسکی ہمراہ
کوئی دم کی لئی یہان لاو بصد لطف اگرچہ ہی سراسر تمکو تکلیف
یہ لکہ کر رکہ دیا بس اوسی خامہ بسر کی ناتہ بہیجا اوسکو نامہ
اودہر رخصت ہوا وہ بادپیما ادہر مرقت ابراہیم پہونچا
پڑہا مضمون خط کافر نی جسدم وہ پیچیدہ ہوا مانند ارقم
سمند تیز رو پر ہوکی اسوار چلا سرکردہ فوج ستمکار

تن تنہا وہ زشت اعمال آیا — مبارک بہر استقبال آیا
کیا خلوت بمن وہ مرد کہن پیر — رہی کچھ دیر تک دونون مین تقریر
یہ ابراہیم نی چاہا کئی بار — کہ ظالم پر کریں تلوار کا وار
کسی عنوان اوسی غافل نہ پایا — کسی تقریر پر مائل نہ پایا
مبارک کیطرف تہی گوش ظالم — نظر تہی جانب دیوار ہر دم
بہت ہشیار بیٹہا تہا وہ بدذات — قدم رہوار تلوار زمین ہات
اگرچہ دلمین طیش اوسکی بہرا تہا — مگر یہ ابن مالک سوچتا تہا
اگر ہو رانہ بیٹہا ہاتہ اسیر — گریزان یہان سی ہوگا یہ ستمگر
مبارک نی اشارت کی کئی بار — نہ ڈالا ہاتہ اوس ملعون پہ زنہار
ہوا یون حرف زن وہ مرد بیدین — کہ میرا عزم ہی سو ہی نصیبین
وہ اہل فتنہ جو دو چار مین جمع — قلم کیجی سر اونکی صورت شمع
نہو ذی کر شکست فوج اسلام — عبداللہ نہ مین اپنا رکہون نام
نہو قربان جو وہ کلہ کا کلہ — نشان زادہ نہین ہی یہ عبدہ

مرا مختار پر غصہ عیا [redacted] کی جنب کا نشان ہے
وہ ابراہیم کیا ہی ای وفادار | کیا ہی جنہی اینا کرم بازار
مجہی معلوم ہی اونکی کہانی | گدا کو ملکتی ہی بادشاہی
کوئی دن عیش کر لی وہ بد اقبال | پہر آخر تو اوسی ہونا ہی پامال
ہوا ہی سفت کی دولت پر مغرور | پیکا وہ سلیمان صورت مور
وہ ظالم اپنی یہ دل مین نہ سمجہا | کہ ہر فرعون کی خاطر ہی موسا
بہت ہوتا ہی مینی خلق کا حال | نکالی کا وہ میری بال کی کہال
ہوا جب دل مین خایف وہ ستمگار | اوٹہا کہبراکی اوس محفل سی یکبار
ملا وہ بجیا لشکر سے اپنی | مبارک نی کہا سرور سے اپنی
عبث اس وقت کی صاحب نی تاخیر | چہٹا دام بلا مین ہنس کی نخچیر
یہ فرمایا کہ ای پیر وفادار | بگڑتا اضطراب سی مرا کار
کوئی حربہ اگر لگتا نہ کاری | نہ آتا ہاتہ سیری پہر وہ ناری
خدا کی فضل سی اوس پر تیر لی | مین دست انداز ہوتا بی تامل

بجہ

نزول ابن زیاد با لشکر و کمین معبر و گرفتار او در دست ابراہیم اشتر

بحکم کل امر جب وہ ظالم / گیا اوس بزم سی لشکر کو سالم

امیر فوج دین نی کی یہ تدبیر / پی قتل عبید اللہ بی پیر

اوتار فوج کا دریا سی جب ہو / کرو نمین بی تامل قتل اوسکو

سنو جب نعرہ اللہ اکبر / اودہر آجا ہو تم بہی سمٹ کر

یقین ہی فوج اپنی کر سمٹ جاے / وہ بحر بیکران لاشون سی پٹ جاے

سنی جب وہ سردارون نی یہ تقریر / پسند آئی ہر ایک اوسکی تدبیر

بدلکر رخت کو اپنی وہ سلطان / چلا وہان سی بشکل دادخواہان

کسی خادم سی اوسنی کرکی سازش / بیان اسطرحسی کی دلکی بندش

کہ ہین ایک شخص پر ہون مستغاثے / کوئی سنتا نہین فریاد میرے

مجھی کر پیش حاکم لیچلو تم / سراسر مجھ پہ یہ احسان کرو تم

نہ ہاتہ آئیگا ایسا وقت فرصت / اوسی اس وقت ہی سبب سی فراغت

کری وہ جب تلک اقرار و انکار / دئی جلد ایسی وصد اوسکو نبار

پهر اوس سی یه کها بهر تسلے | سنی اوسنی اگر فریاد میرے
دو چند اس سی تجهی دونگا زر و مال | هوا اوس سی وه خدمتگار خوش حال
کها اوس سی که رکهیو جمع خاطر | کرینگی هم تمهین مطلب په قادر
تمهین پهونچا یکی اوس تک هم اکبار | زبان باری ندی تو هم هین لاچار
کهین کیجی ابهی تو جا کی آرام | اوتار افوج کا هوکا سر شام
سپه سالار فوج نصرت انجام | چلا اپنی طرف سنکر یه پیغام
کها اوس راز سی سبکو خبردار | هوی یکبار وه اماده کار
هوا وه وقت و ساعت جب برابر | چلا خیمه سی تب وه سوی منغر
عبور بحر پر تهی فوج طیار | نهنگ آسا تها منه کهولی وه خونخوار
سوار اشتر په تها وه مرد بدبین | بدن مین زیور و زر رخت رنگین
جبین سی کیون نهوتا کفر ظاهر | بعینه بت کی صورت تها وه کافر
چراغ و شمع تهی هر سمت روشن | کهڑی هونیکی مانع تهی وه دشمن
مکرر تهی جنهون نی اوس سی صحبت | وه خاطر اوسکی کرتی تهی نهایت

وه
ابراهیم

وہ ابراہیم کی آیا جو نزدیک زمانہ ہو گیا نظروں میں تاریک
کیا اوسنی شہ مظلوم کو یاد سنا ظالم نی اوسکا شور فریاد
کیا خدام کو اوسنی اشارا کرو معلوم کیا مطلب ہے اسکا
سنا ہین وہ غریب اسیر باتین کہ بہولین اوس ستمگر کو بہی گہاتین
اشارے سی قریب اپنی بلایا یہ فریادی ہے اوسکو رحم آیا
غلط ہی رحم اوسکی دل مین کب تہا ترحم اوسکی آب و گل مین کب تہا
اگر پتہر کا اوس کا دل نہوتا شفیع حشر کا قاتل نہوتا
بہرا تہا بغض سی ظالم کا سینہ نہایت سنگدل تہا وہ کمینہ
گرفتار کو وہ ظالم کہڑا تہا اسیر حلقہ دام بلا تہا
قضا نی پاون گاڑی تہی زمین مین کمند مرگ تہی اوسکی کمین مین
قریب آیا جو وہ شیر دلاور ستمگر کی قدم ہاتہون مین لیکر
زمین پر سطح سی اوسکو مارا کہ خستہ ہو گیا تن اوسکا سارا
ہوا تہا اوسکی ہاتہو نسی وہ یون زیر کسی آہو کو دابی جسطرح شیر

وہ ظالم ہو گیا تہا ایسا مجبور | کہ جیسی باز کی چنگل مین عصفور
عبید اللہ کا سینہ تبکدہ تہا | وہ بہر بت شکستن وہان جڑا تہا
کسی دستار سی کافر کی بازو | اوسی قابل تہا وہ مرد سیہ رو
کیا نرغہ ستمکارون نی اوس پر | ہوا تائید غیبی اوسکا لشکر
نہ پہونچا ایک سر مو زخم اوس پر | ہوا چار آئینہ جسم دلاور
ابہی اوسکو نہ تہا اوس سی چہڑانا | وہ لشکر ابر سایہ بر پایہ چہایا
دکہای رنگ تلوارون نے ایسی | چمک ہو برق کی دریا پہ جیسے
بیان کیا کیجی اونکی شجاعت | کیا اوس شب کو فردائے قیامت
سنِ اعدائے دین تہا اور وہ تلوار | ہوا تہا لجۂ خون بحر ذخّار
حباب آسا تہی اوسمین کاسۂ سر | طپان تہی مثل ماہی اونکی پیکر
چمکتی تہی سنان نیزہ اسطرح | شعاع مہر ہو دریا مین جسطرح
فدا تہی اونکی ہمت پر شجاعت | ہر ایک اونمین تہا خضر بحر جرأت
کہون کیا ہمت ابن مغاور | وغا مین تہا وہ رستم پر بہی قادر

چو تامی فوج اعدا کی تھی سردار — چلی تھی بس ونہونپر اوسکی تلوار

جدہر پھر جاتا تا مبارک — اوسی وہ جنگ ہوتی نامبارک

ہوا دامان محشر بحر کا پاٹ — اوتارا اون سبہونکو تیغ کی گہاٹ

ہزارون مرگئی دریامین گرگر — وہ موج بحر تھی مانند خنجر

دم شمشیر نی طوفان کیا تھا — سپاہ شام کو بیجان کیا تھا

وہی اپنی سلامت لیکئی جان — ہوئی جو آب کی صورت گریزان

گئی داغ ندامت لی وہ بیشرم — ہوی یہ شکر مین خالق کی سرگرم

نماز حق ادا کی باجماعت — فریضہ سی ہوی جبدم فراغت

سرو روی عبیداللہ ملعون — کیا نعلین سی آلودہ خون

غبار آلودہ تہا ازبس وہ نامرد — بدن کی جوتیون سی جہڑ گئی گرد

ہوا طوق و سلاسل مین گرفتار — سزای ظلم ہی یہ آخر کار

[illegible] انتقام [illegible]

وہ یہ لکتا ہی انجام ستمگر — جو اس نامہ کہ راوی ہی جو [illegible]

کہ ابراہیم جب باصد حکومت
ہوا مسند نشین بادشاہت

برای انتقام خون شبیر
ہوا اوس سی موافق حکم تقدیر

یہ پہونچا خادمونکو حکم اوسکا
کہ کشتونکی لاشی جمع یکجا

مربع مین کیا لاشونکو ہموار
بچہایا اوسپہ لاکر فرش زرتار

وہ بیٹہا فرش پر اس کروفر سی
طلوع مہر ہو جیسی سحر سی

رفیق و یار و یاور تہی چپ و راست
بسان ماہ و انجم بی کم و کاست

بچہایا خادمون نی سفرۂ عام
ہوئی مہمان اوسپر فوج اسلام

کہا اعوان سی ہان جلد جاؤ
عبید اللہ کو خوار ایسی لاؤ

ہوا ہرگاہ حاضر وہ ستمکار
کہا یہ منہ بہر اکر اوس سی یکبار

موافق یہ ہوا جیسی زبانا
سر اعدا پہ کہا یا مینی کہانا

وہ کہانا تہا طعام اور یہ جفاکیش
یہ کہتا تہا ہوا وہ روز در پیش

ہے اہل حرم سجاد بیمار
کہڑی تہی سامنی مثل گرفتار

اوسیکا یہ عوض ہی بیکم و کاست
وہ روتی تہی کہڑی کہانا تہا من جانب

ہوئی کہانی یہی جب سکو فرا | کہا اوس سی کہ ای شایان لعنت
کیا قتل ابن حیدر کو دغا سے | نہ آئی شرم تجکو مصطفی سے
ترا مہمان تہا وہ زہرا کا جانی | لکہا تو نی نہ دنیا اوسکو پانی
خدا تعظیم سی جسکو کری یاد | کہی بد اونکو تو ای ظلم بنیاد
یہ سمجہا تہا تو ای شایان لعنت | زمین کی ہم ہوہین اہل حکومت
اسی چنی پہ تو مرتا تہا ای سنک | اسی منہ سی کہا کرتا تہا ای سک
مجہی سبط نبی سی کچہ نہین کام | رہی خوشنود و خرم حاکم شام
پہرایا دربدر مسلم کا لاشا | وہی مین بہی کرونگا حال تیرا
کہا کہنچو ستمگر کو زمین پر | وٹہا ہی تو ایذا یہ ستمگر
لیا جینی سی پشانیکو افگار | کہا یہ ہی قصاص ظلم مختار
مسلم کا لیا پہر اوس سی بدلا | دہن پر پہر کسنی سنک مارا
ہوا وہ تازیانہ سی جو بالان | دلایا یاد اوسکو ظلم سبحان
رفیق اوسکی جو تہی اونکو بلایا | ستمگر کا عذاب اونکو دکہایا

پہر اوس ظالم کی ہونٹکی جو سر گے ۔ پلی نازونعم سنی وہ بسر ہے
او نہین اک خوانمین رکہوا کی بہیجا ۔ عبید اللہ نی وہ خوان کہولا
وہ غم کہا یا نہین جسکی نہایت ۔ اوسی وسوقت یاد آئی وہ حالت
ستمگر نی سر شاہ مدینہ ۔ یونہین بہیجا تہا بس پہر سکینہ
کہی یہ بات اوسنی کر کسی سے ۔ گنہ سی پاک تہی فرزند مرے
وہ یہ کہتا تہا اوس سی ای ستمگر ۔ تجہی ثابت ہوا تہا جرم اصغر
رہا القصہ ظالم کا یہی طور ۔ اوسی دیتی رہتی وہ جور پر جور
رہا اک ہفتہ پانی سی بہی محروم ۔ کہ وہ کشتکی شاہ معلوم
کہ زہر تیغ فرزند پیمبر ۔ یہ کہتا تہا بلا پانی ستمگر
جب اوس ظالم کا دم ہونٹون پر آیا ۔ بہر اپنی سامنی اکدن بولایا
جدا اوسکا کیا خنجر سی اک ہاتہ ۔ بہت بسمل نمط تڑپا وہ بدذات
کباب ایسا کیا آتش مین بریان ۔ کہلایا اوسکو با رنج فراوان
وہ پانی جسم سرکین مین جلایا ۔ جہنم اوسکو جیتی جی دکہایا

وہ پانی

وہ بلقی تہی جو محبوس و گرفتار — ستمگر کی رفیق و یار و انصار
کیا قتل اونکو اوس کمرہ کی مانند — کہ وہ بہی تہی عبید اللہ کی مانند

سلامت ماندن عبید اللہ زیاد و کشتہ شدن غلامان برہنہ در بیست و چہار
دولت بر بام داشتہ و رفتن آن جناب یوسف موسی و بدیہ ابن جبہ

ابوذر کی تہی یہ تقریر و تحریر — کیا مینے اوسی جسطرح تقریر
لکہا ہی راوی دیگر نی اسطرح — قلم اوسکو رقم کرتا ہی جسطرح
کہ ابراہیم نی اوسکو سر پل — کیا مقتول و بسمل بی تامل
نہ زندہ ہاتہ آیا وہ ستمگار — کہ آہن مین کرین اوسکو گرفتار
سیر مین اسطرح لکہتا ہی طبری — کہ زرم اون دونو مین واقع ہوئی تہی
وہ بندہ تہا عبید پر جفا تہا — تہمتن نی جسی دریا پہ مارا
لکہون حال عبیدہ کو بہ تفصیل — کہ تا اس نامہ کی ہووی تکمیل
نہایت دور تہا وہ مرد مقہور — کیا اوسنی یہ کید و مکر نہ زور
مشابہ اوس سی تہا اک اوسکا بندہ — اوسی اوسنی پہنایا رخت اپنا

[redacted] کاہ

جو اوسکی ساتھ تہی وہ ظلم بنیاد کیا اون غازیون نی اونکو برباد

جو لشکر تہا عبد اللہ کی ہمراہ گریزان وہ ہوا مانند روباہ

وہ سردار سپاہ نا مسلمان رہا چندی گریزان اور ترسان

ہوا موصل مین داخل آخر کار کی طیاری سامان پیکار

ادہر سی بہی جنود نصرت آئین ہوا راہی پی تنبیہ بیدین

فلک فرسا ہوا اونکا جو خرگاہ سنان نیزہ پہونچی تا سر ماہ

جو بہ وہ چلی تہی صورت تیر فقط تہی تازیانہ اونکی شمشیر

ہوا جب متصل اوس سی وہ لشکر ہوا غالب نہایت خوف و سیر

ہوا قعر جہنم جاہ سیماب شرر سا مضطرب بجلی سا بیتاب

کہا نرہ سی اوسنی ایجوان مرد سمجہتا ہون تجہی مین اپنا ہمدرد

اودہر جاسوس آسا تو وہان ہو جماعت اونکی تا مجہہ عیان ہو

کیا اوس فوج مین جب وہ بد اختر عشق اوسنی کیا دیکہا جو لشکر

وہ ساری

وہ ساری تیغ زن او صف شکن تھی بس اکدل اک زبان اور اک سخن تھی

سبھی کرک کہن تھی اور سبھی شیر کہن کیا زندگی سی نوجوان سیر

سراسر پر جلاوت اونکو پایا نہنک بحر جرات اونکو پایا

بہرا دو چار دم پر چار سو وہ جماعت سی پریشان ہو بمو وہ

ہوا پہر وہانسی مثل صلیح باہر عبیدہ سی کہا اوسنی وہ اکر

تو اونکی تاب لای ہی یہ دشوار نہین غیر از فرار اوس سی متقربار

غلاف صلح مین رکہ خنجر کین نہین وقت بدی یہ ای بدائین

مجھی افسوس تیری حال پر ہے کہ شیر ونکی لڑائی پر ضرر ہے

قیاس وفہم سی باہر ہی وہ فوج سلح اور مکمل صورت موج

نسیہ بدل ہی ترا رنگ تغیر وہ جتنی ہین سب اک ترکش کے ہین تیر

یہ سنکر وہ لعین نامسلمان ہوا باطنمین یہ

ترش رو ہوکی یون بولا لہظا نہین تو میری اندیشہ سی باہر

اگر وہ خصم ہی دشمن ہون مین بہی اگر وہ کوہ ہی اہن ہون مین بہی

سخن کو تاہ کر کیا اس سی حاصل — کہ کار سہل تر ہو سخت مشکل
کیا وہ ادر یہ خلوت بین آیا — جو سردار اوسکی تھی اونکو بلایا
سنایا اونکو ابراہیم کا حال — کہ تا دریافت ہو انکار و اقبال
در تقریر کو اوسنی جو کھولا — حصین ابن نمیر اوسدم یہ بولا
مناسب اوسکا یہان انا نہین ہے — اگر تجکو خیال جنگ و کین ہے
ادہر سی بھی روان اک جنگجو ہو — جو فتنہ سر اوٹھا ہی فرو ہو
ملائم تو نہوا یہ در بر فن — کہین بھی موم سی ٹلتا ہی آہن
کہا اوسنی کہ خوش ہی تیری تدبیر — تجھی ہی نی کیا اس فوج پر میر
کیا اوسنی اوسی مختار ہر گاہ — ہوئی فوج سراسیمہ وہ ہمراہ
بڑہا موصل سی وہ دو تین فرسنگ — زمین پر فوج سی عرصہ ہوا تنگ
ہوئی تھی جمع ایسی وہ ستمگر — کہ تھا دشت تھا اک قلب لشکر
مجھی یہ گفت ونکو روسی ہی یاد — وہ لشکر چل ہزار آیا تا بغداد
وہ ابراہیم بھی منزل بہ منزل — چلا آتا تہا مثل ماہ کامل

ملا

مناسب دیکھ کر اک جای خرم | جہان راحت بہت تکلیف تہی کم
وہ ای خانہ زین سی زمین پر | ہوا رجعت اونکا غالب مشرکین پر
ہوا جیمونسی صحرا رشک گردون | شکوہ و شان تہی گردونسی افزون
سوار بادپا تہا وہ تہمتن | ہوا اک سمت کو جو توسن افگن
وہان اک پیر دیرینہ کو دیکہا | ستارونکا تہا جل جیسے معما
سراسر صاحب احکام تنجیم | ہوا جو پای مطلب وہ براہیم
سخنور جب ہوا وہ مرد کاست | ہوا پیدا فروغ تیر تاقت
کہا اونی شکست شاہان ہی | ستارونکی یہ گردش سی عیان ہے
مسلمانونکی اب فتح و ظفر ہی | یہ کہتا ہے اصادق سراسر ہی
بڑا خوش بخت ہی وہ مرد جرار | جو اوس فوج دلاور کا ہی سردار
ہوا گلزار ابراہیم کا دل | یہ تقویت ہوئی قوت یہ حاصل
کہا دل سی کہ عادل وہ خدا ہے | جو یہ کہتا ہی اغراق ہین کیا ہے

رسیدن ابراہیم بر اہل شہر بن ... نظر بن ہرمز را و زلزلہ ... ان ...

بہت خائف ہوا بر شان بہت سا
بہت نالان ہوا حیران بہت سا

نویسندہ کو خلوت مین بلایا
زبان خامہ پر ذرد اوسکا آیا

زمانا تہا جو اوسن کا فرنی سار
وہ ناساز اوسکی نامہ کا تہا آغاز

کہ ہو آگاہ ای مالک کی فرزند
حذر کرتا ہی آتش سی خردمند

نہین ہی کام اژدر جای آرام
کہ شیشہ کا خار اسی بد انجام

نہین کچہ فایدہ اس شور و شر مین
مناسب آشتی ہی ہمدگر مین

دو سر رکہنا ہی کار و بار پر جا
مسوزان خلق را بر جای خود باش

عداوت ہی مسلمانو نمین ممنوع
در توبہ ہی وا اور عذر مسموع

تری تلوار سی مجکو نہین ہم
جو آئیکا ہی افسوس ای براہیم

نہ اپنی زور و قوت پر ہو مغرور
سلیمانکی ہی آگی دیو بہی مور

عبث مختار کا تو خاک ہے باک
تری قابل وہان کب تیری جا ہے

جسی سمجہا ہی تو کار نمایان
وہ ہی دیکہی ہوی خواب پریشان

شراب تند لشکر سی نکلا جوش
خمار اسکا پشیمانی ہی بیہوش

اوٹھا دی تو اگر خاطر سی یہ عذر | وہان جاہی صف نعلین تھا صدر
تجھی مجھ سی عداوت کی جہت کیا | نہین مارا ہی مینی باپ تیرا
نہ کچھ سینی دیا ہی تجھکو آزار | کہ میری ساتھ ہی پرخاش و پیکار
مجھی پہونچی ہین تجھ سی یہ رنج | غم اولاد اور بربادی گنج
مگر ہی باز یاب اشنائی | نہین ہی یاد دہ بی اعتنائی

جواب نامہ [illegible] از طرف [illegible]

دیا ظالم نی قاصد کو جو نامہ | ہوا وہ قطرہ زن مانند خامہ
لکھا نام خدا آغاز مکتوب | کہ بسم اللہ ہی ہر کار مین خوب
پھر اوسکی بعد توصیف رسالت | کہ وہ نقطہ ہی سر تاج عبارت
کیا پھر یہ جواب نامہ تحریر | مین تیرا مدعی ہون مثل شمشیر
نہین ای ابن وجابہ تجھی یاد | مسلمانون نہ جو گذری ہی بیداد
ہوا کس روز تجھکو پاس ایمان | کیا سبط نبی کو تو نی بیجان
مرا آزار کیا سیرا بدر کیا | سبھونکی پیشوا کو تو نی مارا

وہ میری تیغ ہی ای مرد بی | نہنگ وار د ماہین جس سی چور لب
کری اوس جنگجو سی آشتی کون | جسی کافر کہین شداد و فرعون
جو تجسا ہو زبون دنیا وہ جاہے | جو ایسا سفلہ ہو یہ جا وہ جاے
فریب و مکر تیرا ای جفا کار | نہین جانیکا مجسی پیش زنہار
یہ غفلت تجہہ ختم ای روسیہ ہے | کہ اب بہی جانب دنبالہ ہے
ہوا دو مرتبہ تو حیلہ اندیش | نجانیکا بہانہ اب کوی پیش
نظر تیری جماعت پر اگر ہے | خدا کی تو عدالت پر نظر ہے
ستمگر ہی عبادت تیغ بازی | بہری خونمین تو ہی دامن نمازی
فغان کرتی نہین کو تجکو تاثیر | گذر جاتا ہی پتہر سی مرا تیر
مری تلوار ہی برق جہندہ | رہی کا قلعہ مین بہی تو نہ زندہ
نہین ہی سود یہ چارہ گری اب | بر آئیگا نہ منت سی یہ مطلب
پی جنگ و جدل مردانہ ہو تو | نہ خوف جانسی دیوانہ ہو تو
مین ہون امیدوار لطف و اور | کرونگا خاک سی تجکو برابر

مجھی جنگ و جدل مد نظر ہی | اسی پہ حرف میرا مختصر ہے
عبیدہ کو جو پہونچی یہ کتابت | یہ سمجھا بند ہی باب اجابت
جواب ناصواب اوسنی جو دیکھا | ہوا دلمین وہ شرمندہ بہت سا
اوسی دیکھا جو اس رنج و محن مین | حصین ابن نمیر آیا سخن مین
کہ حرف زشت دشمن سی ہو تنگ | نہین ہی خصم کی تقریر کچہ ننگ

[illegible]

کہی وہ نیک کیا جو ہو بد اندیش | مگر تو جنگ مین اوس سی کش و پیش
کیا خورشید نی نیزہ کو جب راست | ہوئی ہم رزم کی آپس مین درخواست
اوٹھایا غازیون نی رایت فتح | علم سی تہی نمایان صورت فتح
عبیدہ کی جو لشکر کا نشان تہا | وہ فوج شام کا دود فغان تہا
صدای بوق تہی اک شور محشر | ہوا تہا اوس سی گوش چرخ بہی کر
کیا یہ آتش سوزش نی بیتاب | کہ بحر چرخ بہی تہا چاہ سیماب
ہوی گاو زمین خایف سراسر | رکہا وہ سنگ زیر ابن فوسی سر

تہمتن نی صفین آراستہ کین | کہ آئینہ ہوا وہ عرصۂ کین
مزاحم ابن مالک مرد جرار | قوی تہا میمنہ کا اوس سی کار
کیا تہا میسرہ ورقا نی معمور | کہ اوسکا ربع سکونمین تہا مذکور
میان قلب ابراہیم اشتر | بجا ایسی کی جاہی دلکی اندر
سپاہ شام سی نکلا جو مغرور | جہانمین زید جنگی تہا وہ مشہور
قد و قامت تہا اوسکا مثل کہنار | سیہ کاری مین مانند شب تار
رجز یہ تہی زبان مدعی پر | نہین ہی شام مین مجادلاو
مزاحم نی یہ سنکر جوش کہایا | قضا کی طرح اوسکی سر پہ آیا
رہی رد و بدل یکچند باہم | کبہی تہی دور تر وہ کہ فراہم
مزاحم نی کیا آخر اوسی پست | اوٹہا نا پاک دنیا سی وہ بدمست
بہری جو کاسۂ سر مین ہوا تہے | ہوا ظاہر کہ وہ باد فنا تہے
پسر اوس زید کا فضل بداطوار | پدر سی بہی زیادہ تہا جفاکار
کفن اوسنی کیا اپنا گریبان | کیا پیش مزاحم وہ رجز خوان

نہ اسودہ ہوا تہا وہ جفاکیش ۔ ہوا سر تیغ سی سینہ تلک ریش
ہوا کہوڑے سی زو گردان وہ کافر ۔ ملا پہلو بدر کا اوسکو آخر
کیا اس واقعہ نی سب کو نالان ۔ یہ دو نو تہی مگر اوس فوج کی جان
وہ فوج شام غم مین مبتلا تہی ۔ ادہر ل مین مبارز کی صدا تہی
عبیدہ نی اوٹہایا سر کو ناچار ۔ نظر کی راست کی جانب کئی بار
حصین بیحیا نکلا ادہر سے ۔ مگر آسودہ شرم نکد کرسے
کہ اوسکی ساتہ تہا کافر کا لشکر ۔ ہوا ماہر جو ابراہیم اشتر
کیا سوی یمین اوسنی اشارا ۔ مقابل مین ہوی وہ بہی صف آرا
ہوا ہر فرد ہیم ناوز وسی حفت ۔ کیا ظالم نی بدنام اکیو مفت
کہین چلتی تہی نیزی اور کہین تیغ ۔ یہان خنجر وہان کہنچی تہی شمشیر
کسیکا جسم سر تا سر قلم تہا ۔ کسیکا سر مع مغفر قلم تہا
کوئی بدست و پا تہا کوئی بیسر ۔ پیا گرز گرانسی کوئی پیکر
سر و تن خون مین سرتاپا غرق ۔ ہوی تہی آشنا با آشنا غرق

کسیکا تہا جگر نوک سنان پر | گرانی تہی رکاب آسا عنان پر

بہم ہوتی تہی جب گرز گران بار | زمین پر آسمان کرتا تہا ہر بار

براہیم و عبید اللہ سفاک | سک دیوانہ اور شیر غضبناک

یہ کہتا تہا مقام جنگ یہ ہے | وہ کہتا تہا مقام ننگ یہ ہے

کہین تہی دور سی جنگ فلاخن | ہوا تہا لعل ہر سنگ فلاخن

پیادہ ایسی ہوی تہی اسپ ہر سو | سوار اونکی تہی غلطان صورت گو

ہزارون تہی مع سوار چورنگ | وہ انسان اور وہ حیوان تہی ہمرنگ

سری نیزونکی تہی کیا خونکی دہار | ہوئی تہی موج خون ہر ایک تلوار

بہایہ دیدہ خورشید سی خون | ہوا تیرہ وہ اوسکا روی گلگون

شب تیرہ اگر ہوتی نہ حامل | نہوتی صلح سی وہ جنگ مائل

ہوئی تعداد سی کشتی نمایان | اودہر کبارہ ہزار اور تن بہان بو

ہوا ملعون عبداللہ مخزون | کہ اب رنگ زمانہ ہی دگرگون

پہر امید انسی ابراہیم دلشاد | خدای پاک کو اوسنی کیا یاد

جنگ کردن رفقا با حصین مسہ و منہزم شدن ان بیدین و کشتن ابن اشتر مردم اشرار را

ہوئی وہ شب سحر سی جب مبدل | پڑی اک لشکر انجم مین ہل چل
عبیدہ نی جو دیکہا روی خورشید | ہوئی پہر یاس اوس ظالم کی امید
اوسی وہ روز رفتہ یاد آیا | شہ خاور نی جب نیزہ ہلایا
ظفر کی ابن مالک نی دعا کی | نماز اپنی جماعت سی ادا کی
خدا کی راہ مین باندہا کمر کو | لیا ہمراہ اقبال و ظفر کو
پی ذکر خدای پاک و دیرین | بنا سجادہ اونکا دامن زین
ہوئی میدان کی جانب وہ سبک خیز | کیا کہوڑونکو ہر غازی نی مہمیز
اودہر سی بہی ہوا اک بحر جاری | کہ ہو جونکی طرح آئی وہ ناری
صفین لشکر کی تہین کوہ سر قاف | جراتی تہی بدن وہ صورت ناف
کوئی کلکلون کسیکا رنگ تہا زرد | غرض امتحان مرد و نامرد
صدا اٹہی کرنا کی شور محشر | پراگندہ تہی جب دونون لشکر
زمین نعل ستوران سی مشبک | صدای پاشنہ تہی آسمان تک

تہمتن نی کہا ورقا سی ای یار | نکالا صفت تیرا ہی یہ بد کار
نہایت تند آیا ہی یہ بد خو | بجہا آتش کو آب تیغ سی تو
کہا ورقا نی بہتر اس سی کیا ہے | مری حسب تمنا یہ دعا ہے
ہوا برق جہندہ وہ جوانمرد | کئی نیزہ اودہی سید انسی کرد
ہوی وہ ہر دو لشکر یون نبرزان | دو اژدر جسطرح سی ہون خروشان
زمین تہی بحر خون مین مثل سرخاب | فلک تہا مضطرب مانند سیماب
جراحت تہی ہزارون ہر بدن مین | ہزارون چاک تہی اک پیرہن مین
عبیدہ نی بری دیکہی جو حالی | کیا پستونکی پہر رتبہ کو عالی
کمک سی کر دیا معمور انکو | تپایا شعلہ خونی طور انکو
سنان نیزہ کی جا تہی جگر مین | سفر پیکانکا تہا مغز سر مین
بدن ترکش تہی اور ترکش تہی خالی | ہوائی عجب سی سرکش تہی خالی
حصین حیلہ جو نی کر کی جرات | لگائی ناوک ورقا پہ ضربت

بوجہن

جو حصین حفظ مین ہو گیا اوسی غم ۔ ہوا اک ہوتہ اوسکی فرق سی قلم
وہین ورقانی بہی اک تاو کہاکر ۔ علم کی تیغ اکہا اوس سی ملاکر
چہپا زیر سپر وہ مرد بدخو ۔ نہان بہتر ہی عورت کا زن مرد رو
سر دشمن پہ ناکارا پڑی ضرب ۔ ہوا اوس سنگ سی خالی حصہ ب
کریزان وہ ہوا لشکر پریشان ۔ اوسی دیکہا جو ظالم نی گریزان
خروشان ہو کی بولا وہ بداندیش ۔ برا نامرد ہی تو ای جفاکیش
جہان سی بہاک نکلا تہا وہ کافر ۔ عمر ابن ضحاک آیا وہان پر
بہر اوہانسی حصین بہی آخر کار ۔ وہ دو تو بہر ہوی مشغول پیکار
ادہر سی بہی اپنی امداد و قا ۔ سوار و نکا رسالہ جلد پہونچا
ہوئی پہر آتش کین شعلہ آور ۔ جلایا اوس شرر نی خشک اور تر
ہوا پہلی سی ہنگامہ دوبالا ۔ نظر مین مہر بہی تہا مہ کا ہالا
زمین لاشون سی رشک آسمان تہی ۔ لہو کی دمار اک سیل دمان تہی
نہ راہ امن کو بہولی نہی مردم ۔ نبام اپنا کیا تہا تیغ نی کم

پرندہ تہا نہ اوس صحرا مین جز ۔ ہوئی تہی بند رستی غیر شمشیر

ملا یہ حکم یہان بہی افسرونکو ۔ کرو گلدستہ بہر خالی سرونکو

روان تہ ہمت سی ہوتا تہا اک جل ۔ بہی ایسی کہ دریا ہوگئی سیل

ہلا اپنی جگہ سی ابن فرجان ۔ تہمتن نی بہی رکہا رو بمیدان

دو جانب سی ہوی صفبان کہ سار ۔ قیامت جنگ تہی آفت وہ پیکار

قیامت ہر طرف تہی آشکارا ۔ عزیز و دشمن نہ تہا مطلق مدارا

نہایت تیز تر باد فنا تہی ۔ یہ اعمال عبیدہ کی جزا تہی

نظر آتی تہی وارون سر بسر زمین ۔ پڑی تہی یہ سوار اونپر برزین

وریدہ یہ ہوا تہا پر وہ لاف ۔ کہ نافہ ترکی پیکانسی تہی ناف

تہمتن تہا نہ ایکجا برق آسا ۔ کبہی یہان تہا کبہی اوس غول تہا

کبہی نیزہ لگاتا تہا کبہی تیر ۔ شکستہ اور خستہ تہا وہ بی پیر

خوشی تہی عبد کی فضل خدا سی ۔ جبا باندہی تہی خون اشقیا سی

نہ تہا کوئی مزاحم سی مزاحم ۔ ہزارونسی نکل آتا تہا سا ا

رہا یہ پاس ناموس ننگ تا شام ۔ چھپا خورشید مہ آیا لب بام

تماشا کو ہوی وا چشم اختر ۔ پریشان کون ہی خوش کسکا گھر

چلا ہی رزم کرسی کون بدل ۔ کسی ہی عیش و عشرت تاج حاصل

پریشان تھی عبیدہ کی جو خاطر ۔ طلب اونی کئی اپنی مشاور

کہا اونسی کہ ہی اب رنگ سطور ۔ مین کچہ سمجھا تھا اور ظاہر ہوا اور

نہین چلتی ہی حکمت مین کوئی ۔ مگر ایسا ہو خیر اندیش کوئی

کہی ان کو فیونسی جو یہ فی الفور ۔ نہین احوال پر اپنی تمہین غور

ڈرو مردانکی ظلم و قہر سی تم ۔ کہ خارج اپنی ہوگی شہر سی تم

سنی کا وہ اگر یہ فتنہ و شر ۔ بہم ہوگی سپاہ ہفت کشور

جلینکی آتش خصمی سی گھر بار ۔ ہزارون آلکدن ہونگی گرفتار

پشیمانی نہوگی پہر تمہین سود ۔ ہوا جب صلح کا دروازہ مسدود

اگر ہر شخص ہووے صاحب تاج ۔ تو پہر شاہونکی ہو کیون خلق محتاج

ہوی جب مختصر اوسکی تقریر ۔ لگا منہ دیکہنی سبکا وہ بی پیر

ہو لا ثابت قدم ثابت یہ سنکر | پسر مرہ کا تہا وہ مرد کافر
میان فوج کوفہ وہ در آیا | باواز بلند اونکو سنایا
مخالف ساز سی تہا غلغلہ او | یہ لعنت وسپہ کرتی تہی ثنا و
غرض القصہ یہ ثابت کی گفتار | اوٹہا مجلس سی ابراہیم جرار
معہ توسن اوٹہایا اوسکو زین سی | بہرا عالم صدای آفرین سی
نہ ثابت پہر رہا ثابت نہ توسن | برابر خاک سی دونو نکا تہا تن

مبارزت نمودن ابن ثابت مرہ ثابت نام و کشتن ابراہیم عمرو ابن سعید نمکرا

ہوی فوج عدو مین اک قیامت | وہ گویا تہی خجالت در خجالت
سنو یہ بھی بیان زاہد شب | کہ جب آخر ہوئی تسبیح کوکب
مسلمانون نی سجادی اوٹہائے | مناقب خوان ہر میدان وہ آئے
مزاحم راست میمنہ کا تہا سردار | صف چپ بازو سی در رفاقتی ہموار
سپہ بہی رہ زا ول سنی تہی چالاک | کہ جوانمین تہا وہ اک شیر بیباک
ہوا آراستہ وہ لشکر شام | کہ جسکا ایک تہا آغاز و انجام

قیامت شور شر جیک زبان ہے
تزلزل مین بنای آسمان تہے

گرجتا تہا بسان رعد ہر کوس
کیا رایات نی کردو نکا پابوس

صدای چاوشان تہی ہان دلیرو
اگر کہار بہی مومنہ نہ پہیرو

نخستین جنگی میدان مین تہا نام
عمرو ابن سطیح اوسکا تہا نام

چچازادہ حسین کا اور داماد
توانائی مین مثل کوہ فولاد

ابان ابن عامر مرد شہ زور
کہ عم زادہ تہا وہ ورقا کا مشہور

ہوا اس فوج سی اوسکی مقابل
مٹایا اوسکو مثل نقش باطل

پہر اوسکی سامنی اک اور آیا
اوسی بہی نوک نیزہ سی اوٹہایا

ہوا ثالث کا بہی جار بارا
چہارم اور پنجم کو بہی مارا

عبید اللہ تہا کیا مایہ رنج
تمامی فوج کو تہا اک شش و پنج

صد اہلمن ہما زرکی تہی سربار
نکلتا تہا نہ کوئی بہر پیکار

سپاہ شام مین تہا ایک مہتر
وہ ابن قطنہ عمرو ستمگر

وہ ظالم تہا نہنگ بحر جرات
عبیدہ نی کہا اوس سی بلعنت

نہین اس خیرہ سر کا کوئی چارہ — مگر یہ تیغ ہو تب اسکو گوارا

ہوئی ظالم کی کہنی کی اوسی شرم — وہ آیا جانب میدان بہت گرم

ابان سی پہر گیا لڑنیکا انکار — کہا کس نہین میرا سزاوار

مین ابراہیم اشتر سی لڑونگا — کہ ہون سردار سرور سے لڑونگا

ابان نی یہ کہا ہی حیلہ گر تو — نہین رکہتا ہی مردیسی اثر تو

مین تجہسی کم نہین جو تیرا ہون ننگ — مقام امتحان ہی عرصہ جنگ

سنی فرزند مالک نی جو وہ لاف — کیا زنگ دم شمشیر کو صاف

کیا تا ناف دو ٹکری یک ضرب — بہادو دفعانسی عرصہ حرب

رخون پر اونکی چہائی تہی سفیدے — ہوئی تہی وہ سیاہ نام روے

حجاب بیحیائی سنہ پہ ڈالا — کیا یکبار سب لشکر نی نالا

ادہر سی بہی اوٹہا اک شور محشر — ہوا وہ دن قیامت کی برابر

ہوا نامرد کو جوش شجاعت — رہی بس طاق نسیان پر مروت

بنای کوہ کو اک زلزلہ تہا — قدم کا و زمین کا کانپتا تہا

زبان نیزہ رشک موج خون
طلب سو فارسی پیکان تھا گلگون

ہوا خون دماغ دوست دشمن
حنائی پای اسپان لگذرن

دہان طفل بے دندان وہان تھے
وہ لالا تو نہین جو اونکی ہر زبان تھے

ہوا تھا دنگ جلاد فلک بھی
سما بھی کانپتا تھا اور سمک بھی

تہمتن کو عبداللہ کی درخواست
مزاحم اور رفقا بھی جب وراست

غضب تھا آشنا نا آشنا تھا
نہ اسکا درد اوسکو مطلقا تھا

مروت کا اثر بس تیر مین تھا
کہ دخل اوسکا جوان و پیر مین تھا

تھکی تھی اونکی بازو تھی جو خونریز
ہوئی تھی کند وہ جو تیغ تھی تیز

کفن آسا بھری تھی خاک مین رخت
معاذ اللہ تھا کیا صدمہ سخت

وہ تھا ملی خونکی تھی جاوہ سیماب
تب لرزہ سی جسم خاک مین تاب

ہوا برباد و ضایع ایک عالم
تلف تھا کشت آسا تخم آدم

مزاحم تھا جو اصحاب ہمین آہ
لگا پہلو پہ اوسکی زخم جانکاہ

فضا سی اوسنی دیکھا باغ رضوان
یہی ہی بس مآل کار انسان

وہ مرتا زبیر کی ہی برابر ۔ جہاں مشرکین مین ہو جو بی سم

علم اوسکی جو دست پاک مین تہا ۔ ابہی ہونی نہ پایا تہا وہ ٹہندا

کہ ابراہیم نی اوسکو اوٹہایا ۔ کیا کار یمین کو پہر دوبالا

نہ دیکہا قلب مین جب اوسکو موجود ۔ مسلمانونکی سینہ سی اوٹہا دود

پراگندہ ہوی صحرا مین ہر سو ۔ ہوا آگاہ جب اوس سی وہ جنگجو

کہا یارو پریشان کس لئی ہو ۔ مین ہون موجود حیران کس لئی ہو

گرا ہی زخم پہلو سی مزاحم ۔ خدا کی فضل سی بندہ ہی سالم

ہوا مینی مزاحم کا اوٹہایا ۔ نہ دل تہوڑا ہوتا اہل یمین کا

کیا رتبہ مزاحم نی جو حاصل ۔ اوسکی ہم بہی ہین واللہ مائل

ہوی جنگ و جدل مین پہر وہ گرم ۔ اوس اندیشہ سی تہی لشکر کو اک شرم

کئی کشتونکی پشتی پہر بدستور ۔ پہری خالی ہوی میدان معمور

ہوا یہ شعلہ در ہنگام ناورد ۔ کہ خورکی آتش سوزان ہوئی سرد

وہ زخمی تہی جو اوس فوج شقی کے ۔ کیا اونکو حوالی جانبی سمکے

تمایا

جنگ کردن ابراہیم با لشکر شام و مدد او بودن صدیق ابن ابراہیم

نمایاں پہر ہوا مہر درخشاں
لئی زیر سپر اک تیغ عریاں

زمیں جو دشت زمیں وہ بکہ تازی
سیاہ زنگ اک رومی سی بہاگی

مقابل پہر ہوی دونوں وہ لشکر
عبیدہ اور ابراہیم اشتر

کیا ہر ایک نی بالجزم آہنگ
لیا مرکب کو اپنی تنگ کو تنگ

نہ آرایش سی نی کار آئینہ سے
فقط تہا مدعا جار آئینہ سے

یہ غرش میں تہا وہ طبل سکندر
پڑی تہی چوب کو مس سب پر

اوڑی تہی اوس صدا دیوں کی ہوش
دریدہ اوس سی تہا ہر پردۂ گوش

فلک فرسا تہی رنگا رنگ رایت
کوئی قمری کوئی طاوس جنت

موثر تہی نقیبوں کی جو تان تہی
وہ گویا غیرت جنگ آوران تہی

دلوں میں بسکہ تہا شوق نک و بار
انکا میں لڑتی تہیں مانند شہبار

نکلنی کی اونہیں مانع ہوی بیم
سیاہ شام پر دوڑا ابراہیم

کیا تہا بشکارا وسنی بہت سا
سی تلوار نیزہ اوسکو مارا

کیا خونسی لشکر کو لبالب ۔ ہوی گلزار ابراہیم وہ سب
سواد شام تہا اک ارغوان زار ۔ ہوی تہی وہ سیہ ہمرنگ گلنار
جو کوچی تہی وہ لاشونسی پٹی تہے ۔ قدم اگی جو تہی پیچہی ہٹی تہے
عبید اللہ سر دہمنا تہا لیکن ۔ نہ تہی مشکل رہائی اوس سی ممکن
اکیلی نی بہری خالی کئی تہے ۔ کئی لشکر بہری خالی کئی تہے
پہر افتح وظفر کی ساتہ وہان سے ۔ وہان آیا گیا تہا وہ جہانسے
حصین اس فوج پر آیا بہت تیز ۔ مگر ہمراہ اوسکی فوج خونریز
نہ اونکی منہ چڑہا وہ تہی جو بہان شیر ۔ ہوی دس بیس اوسکی ہاتہ سی زیر
جو جاتا تہا نہ بن آیا وہ اسلوب ۔ لڑی بزجواہ سی یہ بہی بہت خوب
بہت ماری گئی مردان جنگی ۔ پہر اوہ حوصلہ نی کی جو تنگی
ہوا اوسکی تعاقب مین وہ جولان ۔ جسی خلق خدا کہتی تہی آبان
بہت سی کافرونکو اوسنی مارا ۔ پہر اپنی طرف پہر وہ صف آرا
کیا اوسکا تعاقب تہی اودہر سی ۔ عمر آیا نہایت شور و شر سی

ادہر

ہوی جب حملہ وار اوس پر وہ دیندار | حصین کی طرح بہاگا وہ ستمگار
رہی اسطرح ساری دن وہ پیکار | رہا پہر صبح پر موقوف وہ کار
صفین تو مین رہی قایم وہ بارے | ستارو نمین بہی تہی اک کنارے

ذایت یافتہ میمنہ از میسرہ و جنگ کردن لشکر [illegible]

یہ اوس پر دوڑتا تہا اور وہ اوس پر | یہ فوج شام وہ کوفہ کا لشکر
وہ سنگر کہکشانکا جو رہا تہا | اوسی بہی خسرو خاور نی توڑا
چلا سید انکو ابراہیم بیباک | ادہر آیا عبید اللہ سفاک
ہوی آراستہ لشکر بدستور | دل خالی ہوی کینو نسی معمور
نقیبان و غازی کی یہ آہنگ | دلیرو ہی یہ وقت نام اور ننگ
نہین ہی چہپ رہنی کا یہ ہنگام | بڑہی آب وانکی طرح ہر کام
دمامی کوس پر پڑنی تہی برابر | ہوی تہی فتنہ خوابیدہ بیدار
بہرا تہا دل یہ ہر نقارچی کا | کہ شہنا پر کمان اسکا تہا
اگرچہ سہرہ پہ کون رنگ ہوا تہا | زمانہ نار نظر و غمین ہوا تہا

سپاہ شام سی پہلی جو آیا   خرد پیشہ تہا مہلب نام اسکا
شجاعان عرب مین تہا وہ مشہور   بہادر جنگ سی وسکی تہی محصور
تہمتن شیر افگن اور دلاور   جہان گرد و غزا دیدہ سرور
ہوا نافع مقابل اس طرف سے   کہ تہا بہرتا تہا منہ نہ صف سے
بلا تہا رزم مین آفت وغا مین   بہت سرگرم تہا راہ خدا مین
شناسائی کا اونمین سابقہ تہا   عیان تہا ہمدگر پر حال اونکا
ہوا دونو طرف سی جوش الفت   کہا نافع نی اوس سی وای حسرت
دلای مرتضی نخجی ہوئی کم   کہان تو اور کہان یہ فوج اظلم
ہوا ہی آج تو کسکا ہوادار   ستمگار ایسا ہی یہ مرد بدکار
حسین ابن علی کو اسنی مارا   محمد کی وصی کو اسنی مارا
جو ساتہ ایسی کا دی ای نیک انجام   مسلمان وہ نہین ہی ننگ اسلام
کہا مہلب نے اوس سی ای دلاور   بشر کو جب دنیا ہو نہ کیونکر
کہا نافع نی وہ یہان بہی ہی حاصل   مگر طالب نہین دنیا کا عاقل

کہا مہلب

کہا مہلب نی حق تیری طرف سے ۔ یہ مشرک دشمن شاہ نجف ہے

کیا بینی ہی دلکو اوس سی بیزار ۔ کہ البتہ ہی وہ ظالم جفا کار

غرض نا نفع ہوئی اوسکو نصیحت ۔ عطا کی حق نی توفیق ہدایت

کیا ہر ایک نی مہلب کا اعزاز ۔ معزز تہا ہوا وہ اور ممتاز

کہا اوسنی مین تمسی ہون پشیمان ۔ کیا بہر خصومت اسپ جولان

عوض اسکا یہی ہی اوس شقی پر ۔ کرون مین تنگ میدان اونکو سراسر

قدم رکہتا ہون مین حر کی قدم پر ۔ فدا ہوتا ہون سلطان امم پر

گنہ کار آیا تہا تائب چلا وہ ۔ مقابل فوج اعدا سی ہوا وہ

عبیدہ نی کہا دیکہو تباہے ۔ کہ اپنی کرتی ہین اب کینہ خواہے

بجہا وا آتش فتنہ کو جلدے ۔ پراکندہ نہووی فوج میرے

بستیزندہ ہوا اک ساکن شام ۔ کیا حجت کو اوسنی اوسپہ اتمام

ہوا یون حرف زن وہ مرد غافل ۔ رفاقت سی فرومایہ کی حاصل

نہین اوسکی طرح سفاک ہین ہم ۔ کہ وہ ناپاک ہی اور پاک ہین ہم

غرض تقریر کی کھینچا بہت طول — ہوا آخر وہ نامعقول مقبول
پھر آیا شام کی لشکر سی اک مرد — نخستین کا ہوا ثانی ہی ہمدرد
ہوا ہر شخص کا ہر دادرس قتل — کئی القصہ اوسنی ہفت کس قتل
وہ مرد جو حصین کا ابن عم تہا — ستمگر نی اوسی مہلب پہ بہیجا
نہایت تند آیا وہ ستمکار — حدید کرم ہو جیسے شرربار
کیا جب امتحان مہلب نی اوسکا — اوسی کم آپ سی مطلق نہ پایا
ہنر ور نی لگائی سر بسر زخم — نہ آیا اوسنے کوئی کارگر زخم
ہوا مہلب کی دلکو یہ تیقن — مراسر اسکا ہی سنگ فلاخن
ہوا بار دگر مصروف بدکیش — کیا اوسنی تردد بیس از بیش
ہوا جب جہد وجد سی کچہ نہ حاصل — قضا کا پا گیا نقطہ وہ عاقل
ہوا شمشیر مرہ سی قلم وہ — مسلمانونکی تہا دلیر علم وہ
عبید اللہ ہوا خوش دل نہایت — دیا بہاری سی بہاری اوسنکو خلعت
تہمتن پر ہوا یہ واقعہ سخت — وہ پہنا اوسنی جو نافع کا تہا رخت

وہ اوس پر دیمین آیا بہر پیکار ‏ ‏ ہوا میدانمین مرہ کا طلب کار

وہ ابراہیم کو نافع سمجہ کر ‏ ‏ نکل آیا صف دشمن سی باہر

تہمتن نی کیا رد اوسکا ہر وار ‏ ‏ لیا مہلب کا بدلا آخر کار

عبیدہ کی ہوئی امید بہرسم ‏ ‏ کہا نافع نہین یہ ہی براہیم

مگر یہ راز رکہا اوسنی نہان ‏ ‏ خراسان اور بہی ہونگی اسان

کہا یہ عبدرحمان سی کہ تو جا ‏ ‏ طمع دولت کی ہی تو اسکا سر لا

وہ شامی قد مین تہا ہم قامت دیو ‏ ‏ کہ بحر مکر تہا اور معدن ریو

بڑا گرز گران تہا اوسکا حربہ ‏ ‏ بلا ہی ناگہان تہا اوسکا حربہ

لگایا اوسنی ابراہیم پر گرز ‏ ‏ نہ آیا کارگر اوسکا مگر گرز

گئیا وہ دست برد اور اوسیہ مارا ‏ ‏ کہلا پردہ ہوا راز آشکارا

اوٹہا ہر سمت سی شور قیامت ‏ ‏ ہوی بس مشتعل نار عداوت

زمین ہلنی لگی نیچی قدم کی ‏ ‏ کیا طوفان بہر بی نی علم کی

ہوا وہ آب بستہ بحر جاری ‏ ‏ معاذ اللہ اونکی اضطرار سے

جو قطرہ تہا وہ میدان وہان تہا — جو ذرہ تہا وہ دشت بکران تہا
ادہر تہا اضطراب ونسی زیادہ — ہوا تہا تیر خستہ ہر کبادہ
بہم ایسی ہوی تہی ہر دو لشکر — کہ اسکا ہاتہ تہا اوسکی گلی پر
نہ تہی قریب سی تیغونکی سمائی — فقط ادہین تہی خنجر کی لڑائی
ہوی تہی خانہ زین بسکہ ویران — وہ خالی گہوڑی تہی وحشی غزالان
سرونپر نعل توسن بولتا تہا — نقیبونکی جگہ رن بولتا تہا
ہوا دریای خون ہر جوہر تیغ — جو قطرہ تہا نظر آتا تہا وہ میغ
ہوئی تہی تیر کی پیکان بہی گرم — کہ مثل موم تہا ہر سنگ دل نرم
حریفونکی حریف ایسی گلوگیر — گلی مین قیدیونکی جیسی زنجیر
نہ ہاتہ آئی عبیدہ کی کہین پاون — زمین ملتی تہی ٹہری اوسکا کنابان
گریزان ہوگیا وہ لشکر شام — نہ آیا کچہ خیال ننگ اور نام
مفر موصل کو سمجہا وہ جفاکار — نہون ٹہری توہی شطرنج بیکار
ہمتن نی اوٹہایا جنگ سی ہاتہ — کیا ورقا کو اوس مغرور کی ساتہ

شنیدن ابن زیاد خبر و برآمدن شعیب بمقابلۂ ابراہیم ابن اشتر

وہ اسباب غنائم لیکی ہمراہ
سوی موصل چلا خود بھی سحرگاہ

نہیں درکار ہی مجکو کوی آئے
مغنی خامہ ہی تقریر ہی مے

درست ایسا ہی یہ ساز شکستہ
یہاں سی یار بربھی دست بستہ

ترانہ سی ہی دل اکثر نغت ناک
صفیر اسکی سی ہی خاطر طربناک

قلم ہوتا رتو ہر ساز ہو سست
یہ قط سی اور بھی چالاک اور چست

عروج نشا سی ہی پست ہر شخص
مے تقریر بی ہی مست ہر شخص

خمار اسمین نہین یہ مے ہی صاف
یہ صہبا انجوان سی ہی شفاف

یہ صہبا زینت بزم طرب ہے
کسیکا دور خالی اس سی کب ہے

مے حیوانسی ہی خوش جام یہ ہے
کہ ہی وہ خاص اور ہی عام یہ ہے

اسیکا ہی پیالہ ہر فسانہ
اسی سی یاد ہی حال زمانہ

چل ای خامہ ندی تقریر کو طول
حصاری جب ہوا وہ مرد مجہول

بڑھی ہر چار سو وہ فوج اسلام
زرہ پوشونکی آیا وہ نہ دام

کمند اور دبان دیکہی جہلیا — ستیزنده ہوا وه مرد بدکار

بہم جو تہی ہوی وه پہر پریشان — لگی دریا پہ چلنی باد طوفان

صفین آراستہ کین نامیون نے — ہجوم اونپر کیا ناکامیون نے

ادہر بہی نعرهٔ الله اکبر — ہوا ایسا کہ گوش اوس سے ہوی کر

صدای کرنا جو ہر کہین سے تہے — غبار آسا پراکنده زمین تہے

عروج اپنی کی تہی ہر اک کو امید — ہوی نیزه کی پرچم تاج خورشید

نقیبون نی دلیرونکو کیا گرم — ہوی دل سنگ اور جاتی رہی شرم

گیا اک دیو فی میدانکا آہنگ — اوسی پرشام کی لشکر کی تہی جنگ

طویل اپنا تہا جیسا چرخ دوار — بدن پہنا تہا اوسکا مثل کہسار

بہت سی اہل اسلام اوسنی مارے — سلامت پہر گیا وه بہاتی پکارے

گیا پہر کر جو وه مرد و دبد کار — عبیده نی بہت اوسکو کیا پیار

دیا خلعت اوسی بہاری سی بہاری — پہر آیا اوسطرف سی ایک بارنے

عمش کا تہا پسر نام اوسکا اسحاق — جوانمردین بہی مشہور آفاق

درفش تیرہ اک ظالم کی ہمراہ — کہ پرچم اوسکی تہی داغ دل آہ
ہوا وہ بجا جب کرم پرخاش — جو اسرار پنہان تہا وہ ہوا فاش
پہر اوس شون سی وہ میدان ناورد — کس قرمز ہوئی اوس دشت کی گرد
ابہی آخر ہوئی تہی وہ نہ پیکار — اوٹہی اک گرد اوس صحرا سی یکبار
ہوا اوس گرد سی تاریک صحرا — تعجب سی اوسی ہر اک نی دیکہا
مسلمان اوسکو سمجہی شام کی فوج — کہ ہر اک سیہ کی تیرہ ہی موج
کمر مرنی پہ باندہی اہل دین نی — یہ جان تازہ دی جان آفرین نی
کہ جب اوس گرد کا دامن ہوا چاک — ہوئی شکل ظفر سی وہ طربناک
ظفر کی تہی وہ فوج خوش ارادت — یہ کوفہ سی ہوئی تہی استعانت
دو اسپہ شہ ہزار اسوار آئی — خوشی کیطرح سی یکبار آئی
ہوا کار مسلمانان دو بالا — ٹرا خورشید پر پرچم کا ہالا
ہوا خوش اونکی آنی سی براہیم — عبیدہ کی ہوئی امید بہی بیم
وہی بہر شام کی لشکر سی نکلا — کیا تہا اہل دین کو جسنی پسپا

ہوا جو اس طرف سی حملہ آور | لکہا ہی نام اوس مومن کا جوہر
اٹہان اسکو ندی اوس دیو سر نی | کیا افسوس جعفر پر بشر نی
ہوا اوس دیو سر سی جب پشیمان | تہمتن نی کیا آہنگ میدان
ملا کر توسن ظالم سی توسن | ہوا اوس صید پر یہ دست افگن
نظر آیا ہوا پر جب وہ بدخوی | اوچہالی فخر سی خورشید نی گوی
گرا جب خاک پر مانند مینار | ہوا وہ مثل سگ خاک نمک سار
قضا نی تب کیا فقط ماتہا اوسکا چوما | قدر نی بہی لیا بازو کا بوسا
فلک سی بہی صدائی آفرین تہی | وہ البتہ کہ جای آفرین تہی
عبیدہ کی سوا کی سب بی تحسین | ہزاروں شادمان تہی ایک غمگین
ہوا اوس وقت ظالم اور بہی دنگ | کیا جب قلب کا صفدر نی آہنگ
سیہ سالار لشکر اوسکی ہمراہ | جوان بہتر سی بہتر اوسکی ہمراہ
وہ صفدر آئی جب بس میں جو یکبار | ہوا وہ روز بہی مثل شب تار
دم شمشیر کی ڈر سی تہ خاک | کفن بنہا مردہ صد سالہ کا چاک

جو اودہن

جو اوکین کو وہ پکڑ تہی ستمکار ہوی تہی گر رسی سر پہ وہ ہتیا
برا اور سی تہا غافل کیا برادر نہ دیکہا باپ نی بٹی کو مُرد کر
تہا ہر گام پر دریا لہو کا کہاں تک پاس ہووی آبرو کا
سفر کی راہ ڈہونڈی ہر کسینی لگائی بہاگنی کو ہر کسینی
وہ دل جب ہو گئے یکدل ہوی یہ وہ یکدل جب ہوئے بسمل ہوی آہ
ہزاروں کی رکی کسطرح سی راہ وہ کافر بہاک نکلی قصہ کوتاہ
بہت کم لیکئی جان اپنی زندہ کہ اونکی تیغ تہی برق جہندہ
یہ ابراہیم نی دیکہا تہا اک مرد چلا جنگاہ سی بہر کر دم سرد
غبار و گرد سی دن تہا شب تار نہ پہچانا کہ ہی یہ وہ ستمکار
عبید اللہ کافر مرد بدترین بد انجام و بد اطوار و بد آئین
کیا تلوار سی اوسکو جو بیسر خوشی نی جوش مارا دلکی اندر
نہ پہولا وہ سمایا پیرہن مین زرہ پہٹنی لگی اوسکی بدن مین
تبسم دمبدم گو زیر لب تہا نہ ظاہر اپنی عشرت کا سبب تہا

کہا وہ قاسی اوسنی ای دلاور — کیا اک شخص کو مینی جو میسر
وفور شادمانی اسقدر ہے — کہ جامہ تنگ برمین سر بسر ہے
نہ تنہا میری خاطر ہی طربناک — ہوا زنگ عدا وسنی بہی دل صاف
دل اگاہ دیتا ہی گواہی — عبد اللہ تہا خواہی نخواہی
بفر جا اور لاشون مین ڈہونڈو — کہ البتہ ہوا ہی قتل بدخو
چلا سوی نشان وہ مرد دانا — غبار فلک کو اوسنی چہانا
تجسس سے ملی لاش ستمکار — وہ کشتی خاک سی تہی بسکہ ہموار
ہزارون خون تہی جو اوسکی سر پر — ہوا آلودہ خون اوسکا پیکر
سر اوسکا چاک دیکہا تا بسینہ — یہ تہی بس انتہای بغض وکینہ
سر اوسکا جو رکہو رونکی لگد سی — گرفتار جزا اعمال بد سی
یہ وزر قانی جو اوسکا حال دیکہا — کیا سجدہ ادا اوسنی خدا کا
رسن سی باندہ کر پای ستمکار — چلا وہ کہینچتا مانند مردار
کہا لشکر نی دیکہ اللہ اکبر — وہ آغاز اور یہ انجام ستمگر

کیا یہ قول طبری نے تقریر — سنو یحیی ابو مخنف کی تحریر
کئی دن تک رہی قایم صف جنگ — ستمکارونپہ جب عرصہ ہوا تنگ
چھپا وہ بیحیا لاشونمین جاکر — تماشا دیکہنہ وہ ابن اشتر
چلا بیساختہ مقتل کی جانب — ہوا وہ اور بہی لاشونمین غایب
وہ ابراہیم جب نزدیک پہونچا — اوسی بہی جوش غیرت نی اوٹہایا
نہ بیٹہا اسپہ ظالم کا کوئی وار — ہوا دوسر پہ کہا کر ایک تلوار
کیا جب سر جدا اوس بیحیا کا — ہوئی اک اوس سی بوی تلخ پیدا
پہر لشکر کو اپنی جب وہ سردار — رفیقونسی کیا اونسی یہ اظہار
کہ ہمنی آج مقتل مین سر شام — عبید اللہ کا آخر کیا کام
نہین دیکہی اگرچہ اوسکی صورت — پر اوسکی قتل کی ہی یہ دلالت
سر و تن مین ہوئی جب دم جدائے — مجہی اوس مین سی بوی تلخ آئے
و باغ بادشاہان جفا کار — پہر الٹی سی ہی ازروی اخبار
یقین دلکو ہوا اس بات سی بہی — کہ لالہ رنگ نہی بوساک اوسکی

وہ لشکر ڈھونڈھتی جب اوسکو آیا | عبید اللہ کوں شونمین پایا
بیان جسطرح یحیی نی کیا ہی | وہی روضۃ الصفا مین بہی لکہا ہی

روایت دیگر

سزاوار جہنم تہا جو بی پیر | اوسی شعلہ ہوئی تہی آب شمشیر
یہ تیرہ ہو گیا اوسکا رخ ورد | شناسا کو بہی تہی انکار بدجو
اوسی بہر تفن سب نی کہولا | وہ ناسور کہن جو ران پر تہا
قرن اوس سی جو تہی وہ ہوگئی دور | مگر بی ناقہ تہا اوسوقت ناسور
یہی ارشاد معصوم ششم کا | سر شہ اوسنی زانو پر جو رکہا
ہوی مجروح اوس سی ران ملعون | سر شہ سی جو ٹپکا قطرہ خون
ہمیشہ زخم مین ایذای پیکان | وہ بوی بد دماغ اوسکے پریشان
سک مزدار تہا اوسکے وہ بدتن | بندہا رہتا تہا اوسپر ناقہ چین
علاج بوی بد شام و سحر مشک | تعجب کا محل ہی زخم پر مشک

وہ ابراہیم

وہ ابراہیم مالک ابن اشتر
ہوا جب اوسپہ منصور و مظفر

شمار کشتگان فوج بی پیر
ابو ذر نی کئی وہ الف تحریر

سر اون کشتونکی اوسنی کئی بار
اور اونکی ساتہ مال و گنج بسیار

کیا مختار کی خدمت مین ترسیل
اسامی وار لکہ کر بند تفصیل

پڑہا خطبہ بنام شاہ اسلام
امیر شام کا خارج کیا نام

کیا سکہ بہی جاری سیم و زر پر
دیا راہ خدا مین بہی بہت زر

امور سلطنت کی کر درستی
ہوا وہ آپ بہی کوفہ کو راہی

گئی کوفہ مین جب سرہای کفار
ثمر کیطرح لٹکائی باشجار

سر اورنگ مختار نکوکار
ہوا خورشید آسا جب نمودار

کہا فرق عبید اللہ لاؤ
سر محفل سر بدخواہ لاؤ

کہا لعنت خدا کی ای ستمگر
گئی اوسکی نظر جب اوسکی سر پر

ہوا تہا نشہ دولت سی بیہوش
یہ روز بد تہا خاطر سی فراموش

غرض وہ سر جو مجلس سی اوٹہا
خبر پہونچی کہ ابراہیم آیا

اوسنا تخت حکومت سی وہ سلطان — پی تعظیم ابراہیم ذیشان
علی اسطرح ابراہیم و مختار — کہ جیسی ہم بغل ہوتی ہین دو یار
کبہی اپنی محبت کا بیان تہا — کبہی اوسکی شجاعت کا بیان تہا

فرستادن مختار سر عبیداللہ زیاد بخدمت حضرت سجاد

او ہر بس زیر لب یہ اک سخن تہا — تری اقبال نے ان سبکو مارا
کتب سی اسطرح ہوتا ہی ظاہر — ہوا اعدا پہ جب مختار قادر
سر ابن زیاد نا مسلمان — اور اوسکی ساتہ مال و زر فراوان
کیا سجاد کی خدمت ارسال — کہ مال خمس کے حقدار ہی آل
گیا جب روبرو فرق ستمگر — سر خوان تہا وہ فرزند پیمبر
کیا اوسوقت یہ حضرت نے ارشاد — بہت گمراہ تہا یہ کفر بنیاد
گئی جسوقت اہلبیت اطہار — رسن مین او سلاسل مین گرفتار
رہا یہ بہی مشغول خوردن — کہ کہلوائی سکینہ کی بہی گردن
کہڑی تہی جسطرح مجبور ہم وہان — اوسی صورت سی ہی یہ نا مسلمان

غم نبیرہ نبی چہ جب جو ظاہر
یہ سنکر جون کیا تہا ہوی جاری

ہوا یون حرف زن وہان ایک مہمان
کہ آج صلوانہنین نی بر سر خوان

دکہا کرلو حکو دو فرق ستمگر
کہا صلوانہنین ہی اس سی بہتر

ہوی ہین شادمان ہم غمزدی آج
یہ سر بہی خاک مرقد کا ہی محتاج

نہوتا پشت پا کر یہ ستمگر
نجاتی تلخ کامی زندگی بہر

ہوی مسرور شادان کشتہ غم
اوتارا غمزدون نی رخت ماتم

کہا پہر حال سر کو بلا کر
اسی لیجاؤ بس یہانسی اوٹہا کر

زبانی اوس سی یہ کہنا کہ مختار
ہوا تو ہم غریبونکا مددکار

نبی راضی ہی خوش تجہسی خدا ہی
ترا حامی وہ سبط مصطفی ہی

بڑا ہی یہ کیا تونی ارادا
خدا توفیق دی اس سی زیادا

یہ دنیا ہی اگر دار اذیت
ملی کی بعد مردن تجکو راحت

رکہا اوس سر کو جب نیزہ پہ لیکر
گرا وہ نوک نیزہ سی زمین پر

ہوا ناگاہ پیدا ایک سیہ مار
لب و دندانسی لپٹا وہ کئی بار

ہوا تہا جو پلیدی مین نہان | وہ ہیہان ہوا وقعہ نمایان
رسیدن نامہ بسپاہ کمبختیہ آنجناب و تودن مروان حکم را بدیں غم

بہی ہر ظلم پیشہ کا ہی انجام | گیا کیسا وہ ابن دنیا سی ناکام
یہ شہر شام مین پہونچی جب اخبار | گئی ناشاد دنیا سی جفا کار
سلیمان کیطرح سنی بہی جو مشہور | گیا اونکو قضا نی طعمہ مور
بہت مضطر ہوا مروان بدبین | گیا اس غم نی اوسکو سخت غمگین
عجب صدمہ ہوا جان حزین پر | وہ بسمل کیطرح لوٹا زمین پر
کبہی تہا بیقراری سی وہ مدہوش | کبہی تہا اضطراری سی ہم آغوش
کبہی اشکونسی تہا وہ پا بزنجیر | مشیرونسی کبہی کرتا تہا تدبیر
نہ بن آئی کوئی تدبیر جسدم | کیا خورد و کلان کو اوسنی باہم
کہا ان سبی کہ ای قوم وفادار | سنا کچہ حال ابراہیم مختار
سپہ لشکر عبید اللہ جان باز | مجہی تدبیر تہا جسکی یک ناز
اونہونکی ہاتہ سی بیجان ہوا ہا | ہین کیون گریان نہون بعینکی ہی جا

اب ایسا شخص دنیا مین ہی کیا — محب صادق و غمخوار احباب
امیر آج دنیا سی سدھارا — نہین غمخوار کوئی اب ہمارا
اوٹھا وارجہان سی ابن سفیان — ہوا ہی یار رویا وہ آج مروان
بنی ہاشم نی اپنی داد پائی — مری بگڑی مخالف کی بن آئی
نظر آتا نہین ہی کوئی ایسا — جو اوسکی خون کا لی اونسی بدلا
یہ سنکر عامر ابن ربیعہ — اوٹھا محفل سی بہر عزم کوفہ
زمین کو چوم کر وہ مرد ستمگر — ہوا یون حرف زن اپنی بندہ پرور
سوا میری کسی ہی یہ لیاقت — لباس سروری ہوے زیب قامت
نہین آسان اودہر رکھنا قدم کا — یہ جانا ہی سفر ملک عدم کا
رکھی وہ فرق پر اس تاج زر کو — سمجھ لی جو سر دست اپنی سر کو
تری اقبال سی اے فیض بنیاد — کرون اوس قوم کو ایسا ہی برباد
کہ وہ نان شبینہ کی ہون محتاج — نہون آباد پہر ایسی ہون تاراج
قضا کو دل سی ظالم نی بہلایا — خیال مرگ خواب اوسکو نہ آیا

ہوا تہا پہنچی وہ مردان جو | کیا انہوں مین اون لاشون کو
کیا اونی مری نظر و یمین و الله | سماتا تہا نکونی ای ہوا خواہ
رکہی اسوقت تونی شرم میرے | ہوئی تجہی طبیعت گرم میرے
کیا تونی نہایت مجہ پہ احسان | رہی تحسین نگاہ ابن سفیان
دیا فرمان بہی ایک اوسکو لکہ کر | نہ اوسکی حکم سی پہیری کوئی سر
کیا ہمنی ابہی تم سب کا سردار | یہ عزل و نصب کا ہی سبکی مختار
عبید الله کی تہی جو ملک و جاگیر | ہوئی وہ نام بر عامر کی تحریر
غرض وہانسی وہ مردود نہ آیا | تجمل سی ہوا کوفہ کو راہی

توجہ عامر ربیعہ بمکہ [illegible] و [illegible] جا [illegible]
[illegible] عمل نمودن جا [illegible] خلاف رای ابن زیاد

زبان خامہ سنی راوی اخبار | یہ کہتا ہی کہ وہ مرد ستمگار
صبا کیطرح سرگرم سفر تہا | وہ تہی پامال اوسکا رخ جدہر تہا
رہا جب تک فتح وہانسی کوفہ | مقیم اوسجا ہوا ابن ربیعہ

پڑی تہی وہان انکی ترنتی ... | تنتی ہین فلک پر جیسی اختر
دیا ہر ایک کو اوسنی یہ احکام | کرو خوش چار دن یہان عیش و آرام
پہر اوسکی بعد جو ہو کا مناسب | کیا جائیگا اظہار مطالب
ہوئی اوس عیش مین وہ فوج مشغول | کہ جسکی عرض مین ہی موجب طول
کہین شاہد پرستی تہی کہین می | پر اک خیمہ مین تجنی تہی دف و نی
صباح روز دیگر عام شوم | شقی دو جہان مردود و مذموم
اک از وہی نام تہا مردکین ور | کیا خلوت مین یاد اوسکو یہ توقیر
کہا اوس سی کہ ای یار وفادار | تری قدمون سی وابستہ ہی یک کار
کہون وہ تجہ سی ای پیر خردمند | امیہ کی اگر کہائی تو سوگند
کہا اوسنی اوسی ظاہر تو کیجئی | مجہی اوس کار سی باہر تو کیجئی
کہا خط لیکی میرا ای وفادار | روان ہو جانب اردوی مختار
گئی اوس فوج مین ہین میرے ہمراز | وہ سب مین ہین معزز اور ممتاز
یہ خط دینا فلان ابن فلانکو | نہ افشا کیجیو راز نہان کو

ہوا ایوب جو فرزند عامر سی نزد کہین ضائع نہو یہ جان مضطر
تجہی بیجان کر اوسکی ہوا وار عداوت سی نہ کر لیوین گرفتار
تو پہر دشوار ہی وہانسی رہائی سیر و تن مین نہو جبتک جدائی
کہا اوسنی بتاؤن مین وہ تدبیر نہ ہو تجہی کچہہ تجہی آسیب ای پیر
طریق اوسکا یہی ای نیک کردار ہوا جب تو دخیل فوج مختار
او نہین پہونچا ہو نامہ یہ میرا نشان تجکو دیا ہی مینی جنکا
اگر بالفرض تو ہو جای محبوس اسیر یکا نکیجو ذرہ افسوس
تجہی لیجاینگی وہ پیش مختار یہی اوسوقت بس کرنا تو اظہار
کہ یہ عیار ہی جاسوس عامر یہان آیا ہی عیاری کی خاطر
وہ خوش ہو کا یہ سنکر تجہی مذکور رفیق القلب ہی مختار مشہور
تجہی دیگا بہت انعام و اکرام اذیت وہ نہین دیتی ہین اہل اسلام
ہوا جسوقت تجہی وہ رضامند نہو کی تیری خاطر قید او ربند
پہر اوس سی کیجیو تو جمع خاطر کیا جو امر تجہی مینی ظاہر

تشفی کرکی اوسکی راز نہان کی / پہر اپنی فوج مین لایا وہان کی

بظاہر جو تری تحسین ہوگا / اسی خلوت مین تنہا تجکو پہنچا

تری تو مختار کا ہمراز ہووے / مری اسرار کا غماز ہووے

تجہی جس وقت دیکہی تو غضبناک / یہی تقریر کرنا ہوکی بیباک

کہا مر تو ہی نا منصف نہایت / نہین تجکو کسیکی قدر و عزت

ہوئی وہ جانفشانی اپنی برباد / بس ہم ہوتی ہین رخصت خانہ آباد

چلا جانا وہی لشکر مین پہر تو / پریشان کرکی اپنی صورت درد

یہ کہنا اوس سی ای شاہ سرافراز / کیا خلعت سی ہوکر مین جو ممتاز

امیر بیجا نی رشک کہایا / لیا وہ نقد خلعت بہی چہنایا

سنی کا یہ سخن جب وہ نکونام / تجہی بخشیگا پہر انعام و اکرام

فقط یہ اسلئی ہی طول تقریر / جنہین نامہ لکہا ہی منشی ای میر

تجہی بہیجتی ہین کی خط و پیغام / تری رہنی سی بن آنکی سب کام

یہ وقت جو ہی ہاں ای مرد دانا / مری بہید مختار تو آنا

سنی جب خبر غضب اوسکی صحبت ہوا لالا وہ و بہر سے آفت

قریب شہر کی جس سے پہونچا ہوا پہلی دو چار اوس سے جو تھا

ٹھکانا ممکن تہا مختار کو آئے کسی چشمہ مین تہی اوس شہر کی جا

کہا لالا و اسی جانی نہ پاوے خط و پیغام پہونچانی نہ پاوے

بحسب حکم وہ جاسوس عالم ہوا مختار کی خدمت مین حاضر

یہ فرمایا کہ ای عیار و مکار نہ کیچہ راستی مین فرق زنہار

بیان کر صاف صاف اپنا ارادہ کہان جاتا ہی اور کسکا ہی بہیجا

کہا اوسنی کہ ای شاہ نکو نام مین ہون جاسوس آرہی میرا نام

مجھی بہیجا ہی عامر نی پی کار اوسی پہونچا کری کوفہ کی اخبار

سنی مختار نی جب دم یہ تقریر ہوئی اوس نوجوانکو الفت پیر

بہر اونانسی سوی خلوت کہ خاص بڑہایا خوب اوس سے ربط و اخلاص

دیا انعام اوسکو خلعت و زر نہ لائی تاب ہر اس اپنی وہ دلبر

جہان جاتا وہان آیا کیا وہ کبہی حاضر کبہی غائب رہا وہ

کسیف لگی روز ہتی اوسنی پوشاک   گیا مختار کی اگی وہ غمناک

ہوا اوس سی جو مستفسر وہ سرفراز   گیا از روی نے یہ روز دی اظہار

دیا تہا آپ نی جو میری خاطر   ہوا اوس مال کا مختار عام

عدو سمجہا مجہی اپنا وہ ناکس   گیا انعام شاہی مجہسی واپس

نہ ہونی گر دمان میری ہواخواہ   مجہی کب چہوڑتا زندہ وہ گمراہ

کہا مختار نی کرا و نفرین   تراہی طامع زر ہی وہ بیدین

بہت سا سیم و زر اوسکو دیا پہر   مخلع خلعت زر سی کیا پہر

سلوک شاہ سی جاسوس کا دل   ہوا آل نبی کا دل سی مائل

رکہا اوس قوم سی اوسنی نہ کچہ کام   ہوا اکدم مین از دی شیخ اسلام

تبرا کی اوس قوم جفا پر   ہوا وہ شیعہ آل پیمبر

وہ نا مسلم ہوا جبدم مسلمان   جہڑی برگ خزا کی طرح عصیان

افتادن شدن از مرتبہ [illegible]

زرہ و دولت سی اوسنی ہاتہ کہنچا   سر دنیا پہ مارا اک سر پا

وہ عامر کی جو اسرار خفی تہی | کہی مختار سی از وحی نبی سا[تہ]
وہاں وہ ابن مالک بہی تہا حاضر | دیا جب شیخ نی مکتوب عامر
ہوی حیران ابراہیم و مختار | پڑہا جب نامہ اعمال کفار
رسول ہا وفاسی ہو مخاطب | یہ فرمانی لگا وہ دین کا طالب
بشناسا ہو تم اونکی صورتوں سی | توسل اوس لعین کو ہی جنہون نی
اونہونکا وہ زبانی نام لایا | اسامی وار ہر اک کو بتایا
کیا مختار نی لشکر کو یکجا | اونہین عامر کا وہ نامہ دکہایا
کہا سب نی کہ ہو مختار مالک | نہ کہئی اوسکو جو ہو غیر ذلک
کرو تم قتل یا تقصیر بخشو | نہ پوچہو اختیار اسمین ہی تمکو
تمہارا مدعی ہی سب کا دشمن | کرو اوسکی جدا خنجر سی گردن
جب اوسنی یک زبان لشکر کو پایا | وہ پردہ کار سی اوسنی اوٹہایا
در خیمہ پہ بیٹہا وہ دلاور | حمل مین جسطرح ہو مہر انور
بضرب خنجر و شمشیر بران | کیا ایک ایک کو جن جنکی ہیجان

کہ تہا یک جہان بہر تماشا — کوئی اوس مین ظرافت سی یہ بولا
کہ ای ابن فلان دلمین ہو شادان — پشیمان قتل سی تیری ہی سلطان
یہ بولا نزع مین بہی وہ ستمکار — تہی دلمین ہوا کے قتل مختار
ہوی وہ نسبت کس مقبول و ہجان — بلای خانہ تہی جو بہر سلطان
کلیب و سالم و صیاد و اسود — شدید و صالح و مسعود و ممتد
کئی فرزند تہی عامر کی اوسمین — ہزادر تہی کئی کافر کی اوسمین
غرض اوس کام سی پاکر فراغت — منگایا واسطی ازدی کی خلعت
کہا ازدی نی ای سلطان عادل — نہین مین دولت دنیا کا مائل
کیا ہی کام یہ عقبی کی خاطر — نہ جاہ و دولت دنیا کی خاطر
نہ منصب کے نہ حشمت کے ہوس ہے — مجہی عشق نماز و روزہ بس ہے
کیا ہی اب یہ مینی عہد و پیمان — کسیکا یون نہ اپنی سر پہ احسان
وہ لقمہ جو نہووی طبع بربار — ڈہلی تن جس سی وہ گمراہی درکار
یہی اب آرزو ہی ای شہنشاہ — رہون مین آپ کی لشکر کی ہمراہ

مصمم ہی یہی اب قصد میرا
کرون دشمن لشکر عالم مین بہرا

بہر صورت اونہی قابو مین لاؤن
شراب مرگ ظالم کو پلاؤن

کہا مختار نی ای یار جانباز
خبر پہونچائیگی یہ اوسکو غماز

ہوی مقتول وہ سب تیری غمخوار
بغل کی تہی جو دشمن بہر مختار

یہی دلمین خیال آئیگا اوسکی
ہوی وہ قتل ازدی کی سبب سی

تجہی ای مہربان جانی ندونگا
کسی عنوان وہان جانی ندونگا

خدا وہ روز دکہلای نہ مجکو
جدا ہو جائین میری تجہسی دیجو

سر مو گر تجہی پہونچی اذیت
ہماری واسطی ہی کوہ خجلت

ندامت یکطرف ہی جہکا افسوس
کہ میرا دل محبونسی ہی مانوس

کہا ازدی نی ای شاہ ذوالجود
نگہبان جسکا ہو وہ رب معبود

اگر یک خلق ہو اوسکی زبانمین
رہی خالق کی وہ حفظ وامانمین

کری نابود جسکو وہ خداوند
بد و نیک جہان ساعی ہون ہرچند

اوسی کوئی بچا سکتا نہین ہی
اذیت سی چہڑا سکتا نہین ہی

نہین

نہین کن کس طرح اوسنی بچایا جنہا و رنج کیا کیا کچہ اوٹھایا

کرو تم اپنی جاہ و جاہ کو غور اظہار تہا درستی کا کوئی طور

ابھی جلدی سی کر میری قضا ہے شہادت کی سوا کیا مدعا ہے

کہا مختار نی یہ سچ ہی لیکن ملی وہ سہل یہ ہی غیر ممکن

صلاح وقت ہی چندی توقف چلین کی پہر اودہر ہم بی تکلف

نہین دو چار دن یہ قابل جنگ ابہی بہتر نہین ہی قصد آہنگ

کلام شاہ سنکر وہ جوانمرد یہ فرمانی لگا پہر کر دم سرد

ہمین ہو انتظار ساعت خوب ہماری فکر مین ہو وہ اسلوب

یہ تجویز دکر ہی پہر نصرت موثر ہو اگر میری نصیحت

یہ تم سیر کیجی قصد یہانسی رہی نزدیک وہ لشکر جہانسی

وہان یک در کیجی استقامت مگر اوس سی نظاہر ہو عزیمت

مجہی کیجی روانہ نزد عامر کرو نمین جا کی اوسکی جمع خاطر

در لایا لشکر اسلام مین مین ہوا مشغول اپنی کام مین مین

ترا خط دوستو نو تیری پہونچا — دیا پہر ایک نو لینی جواب
فنون دین سی پہنچا انصار — ہوی تیری عزیزونکی مددگار
تری بیعت سی خوش دل ہین نہایت — مگر وہ ڈہونڈتی ہین وقت فرصت
یہان سی اک مکان نزدیک تر ہی — وہ قوم باوفا وہان جلوہ گر ہی
قدم رنجہ وہانتک کیجیی آپ — اونہونسی عہد و پیمان لیجیی آپ
یقین ہی ساتہ میری ای عامر — کہ میری حال سی ہی خوب ماہر
وہان جو وقت آیا وہ ستمگار — تو پہر ہین نیک و بد کی آپ مختار
کہا مختار نی بہتر ہی یہ بات — چلین کی صبح کو ہم آپ کی سات
یہ باتین سنکی ابراہیم مالک — ہوئی تہی جس سی تسخیر ممالک
لگا کہنی کہ ای سلطان عادل — نہین یہ امر اس کوشش کی قابل
مناسب وہان نہین صاحب کا جانا — کہ صورت آشنا ہی اک زمانا
ہوی گر آپکی دشمن گرفتار — کسی سی پہر نہ بن آئیگا کچہ کار
یہ بہتر ہی کہ ازدی آج کی رات — اوٹہائی مجتبی کچہ لطف ملاقات

تاہی

بجز [illegible] لڑائی [illegible] سے
کبھی کچھ پوچھنا کہنا ہی اوس سے

اسی تدبیر پر لشکر تہا مائل
عبیدہ جب ہوا اوس سے مقابل

وفا سے اوس ستمگر کو بلا کر
لگا وہ تیغ اوس ظالم کی سر پر

نہین کرتا اگر عمل کبھی یہ اونکے
نہ آتا وہ کبھی قابو پہ سر سے

ہم اوس آقا کی بندی ہین کہ جنھی
نہین مارا کوئی کافر دغا سی

ہزار دن سی لڑا تہا دغا مین
جہاد اونسی کئی راہ خدا مین

غلام مرتضی سی ہی یہ دشوار
کری اپنا فریب و مکر سی کار

دغا اندیشی مردون مین کہان ہے
فریب و فن شعار بزدلان ہے

غرض ازدی کو اپنی ساتہ لیکر
چلا خیمہ کی جانب وہ دلاور

ضرورتسی اوسی فرصت ہوی جب
لگی تقریر ہونی بہر مطلب

کلام شیخ سن کر وہ وفا کیش
یہ فرمانی لگا وہ دور اندیش

نہین مختار کا جانا وہان خوب
اوسکی ذات سے ہی سب یہ اسلوب

کہی تو مین چلون ہمراہ تیری
نہین نقصان کچہ مرنی سی میری

بہت جبھی ہین تو وہ ہی حرکات | نہونی سی اوسیکی ہی قباحت
قدم اوسکی ہین ہم وہ سرہی سبکا | غرور و فخر و ناز اوسیری سبکا
کہا از دوی نی بسم اللہ چلئی | نہین یون سایہ صفت ہمراہ چلئی
نہ توسن اور نہ خدمتگار ہمراہ | نہ حربی جنگ کی دو چار ہمراہ

رفتن ابراہیم اشتہ وانددن وگرفتاری ایشان بدست مردمان شہر
تمام و نجات یافتن از زندان بعنایت ایزد قادر

فقط ایک تیغ برکی تہی کفایت | سپر اللہ کی لطف و عنایت
چلا مشرق سی جب سلطان خاور | عنان توسن کردون اوٹہاکر
اوٹہی آغوش راحت سی سحروار | نماز صبح کو وہ مرد و بیدار
رکہا بار جہاد اپنی کمر پر | اوسی سمجہی کہ ہی یہ فرض دیگر
وہ ازدمی تہا جو شرع دین کا سالک | چلا ساتہ اوسکی ابراہیم مالک
چلی خورشید آسا دشت پایان | وہ لشکر بہی ہوا آخر نمایان
جو پوچہا اوس سی ابراہیم کا حال | ہوا یون حرف زن پر کہن سال

[illegible] ... ہے | ... ابن فلان ہے
کہا سبب ... نہیں ہے | ... نہیں ہے
تری ... ہوتا ہی ظاہر | کہ ہی یہ نوجوان بدخواہ عالم
تو اپنی طبع ہی سی خوب آگاہ | خدا کا قہر ہی وہ مرد گمراہ
کوئی آفت نہ ہووی ہم پہ نازل | نہ ہو یہ شخص بیچاروں کا قاتل
اسی اندیشہ سے ہم جا نہ دیتے | کہ ہووی دشمنی انکی ہی اس سی
کہا ازدر نی تم ہو اس سی ماہر | کہ مین ہون کسقدر غمخوار عالم
رہی یہ دیر تک ہر یک سی تکرار | ملا محفل مین القصہ وہ ہین بار
ہر وہ دوستدار شاہ مظلوم | پڑی جبدم نگاہ عام شوم
ہوا فوراً تپش اوسکی دل پر | یہ ابراہیم مالک ہی مقرر
کہا ازدر سی ای پیر کہن سال | بیان کر اس جوان کا مجھسی احوال
کہا ازدر نی ای سردار لشکر | رفیق دشت غربت ہی یہ مضطر
ہوا ہی لیلی خدمت مین حاضر | تری ہمت سی ہو آسودہ خاطر

سوا اس کے جو دل ہی عاشق ہیت — کہاں ہی بہاں کی فریق ایک شتاب
تو غافل بچی میں ہی اک نکلے کلام — کہاں ہی وہ وحشی و کوہ و شام
نہیں طالع ہیں کوئی تجھ سی نزار — ترا دم بھرتی ہی سب فوج مختار
کہاں لشکر کی کہتا ہی غلط یہ — فریب و مکر اسکا ہی فقط یہ
کہا بوذر پرا در ہمیں ظاہر — یہاں کہتا ہی اسکو یہ مسافر
دغا پیشہ ہوا ہی یہ جفا کار — نہ آنا مکر میں تم اسکی زنہار
ہوا بیزار اوس سی عامر پیر — منگائی بیجانی طشت و شمشیر
ہلا کر سر کہا ای زشت اعمال — ترا کرتا ہو ہمیں کیسا برا حال
تری آنکھیں تہ شمشیر حسرت — رہیں وا چشم قربانی کی صورت
مزا ابھی سی نہ تیری لاش اوٹھے — سگ مردار بھی مردار سمجھے
جلاؤں جسم کو تیری سراسر — بناؤں آگ کا تجکو سمندر
یہ باتیں کر کی وہ دنیا کا طالب — ہوا پھر ابن مالک سی مخاطب
تجھی بھی خوب میں پہچانتا ہوں — تو ابراہیم ہی یہ جانتا ہوں

پیالا تو اپنے دجانہ کا جلا گر دیا | اب دولت کو اوسکی لوٹی بادو
خدا لاتی لوٹی باہر شہر | بجھی انتقت سوجھی یہی تدبیر
ایکسی جو کہ لوئن تجھی بڑا | شہر بہر جو صلہ ہووی کسی کا
ہی مجھ سے وہ بھا | نہ کرتو وہ جو مر جاوی مختار
اودی کر غور تو اے ابو تراب | تری ہاتھون ہو کیا کیا خراب
جلاوین صورت نمرود آتش | خلیل جو تہا ابراہیم سرکش
تری سر کو اوتار دن مین بدن سے | جدا کر قوم سی شہر و وطن سے
یہ باتین کر چکا جب وہ ستمگر | ہنسا یہ اور کہا اللہ اکبر
ذرا بہی خوف ظالم کا نہ مانا | اوسی بہی شدت ہذیان یہ جانا
وہ شاہ لافتی نفس پیعمبر | علی مرتضی مولای قنبر
یہ فرماتی ہین ہنگام اذیت | تحمل ہی نشان مومنیت
ہماری دوستی کا ہی یہ آثار | مساوی اوسکو ہو آرام و آزار
کبھی اوسکو نخوف جان ہوگا | رہی ہر دم رضا سی حق کا طالب

[illegible] قنبر کو [illegible] — وہ مخصوص ذوالنون کی ہوا خواہ
ہوا یون [illegible] — کہ اے قنبر برا کہہ بوالحسن کو
اسی مین تیری ہوتی ہی رہائی — برا کہنی مین ہی تیری بھلائی
کہا اوسنی کہ ای مردود بیدین — نہین ہم سی غلامونکا یہ آئین
برا کلمہ کہین آقا کی حق مین — کلام حق ہی یہ مولا کی حق مین
نہ عرفا اوسکا میری معرفت ہے — نہ پہچانی جو اوسکو کیا ہی وہ شے
نہ پہچانا اوسی کو ہی وہ کافر — کلام مصطفی سی ہی یہ ظاہر
علی کا مدعی دشمن ہی میرا — مرا بدخواہ دشمن ہی خدا کا
بیا ام المومنین سی ہی روایت — بیان کرتی ہی وہ قول رسالت
زنان و مرد سی وہ فخر عالم — فقط دو شخص کو رکہتا تہا ہمدم
وہ بنت مصطفی اور اوسکا شوہر — انہین سی دوستی رکہتی تہی پیمبر
کہا اوسنی کہ اب تو مجہکو بتلا — کرونمین کام کس طرح سی تیرا

[illegible] دریا میں [illegible] ... [illegible] تیرا [illegible] لوں
[illegible] سر ... کہا قنبر نی لوں سی ای ستمگر
تمہیں [illegible] دست حق امین حق کی ... کری منظور جو مجکو طبع تیرے
سنا یہ جنکی منصور رو و انق ... کہا تو کب غلامی کی ہی لایق
تری خاطر مہیا ہیں سب آزار ... مجھی کہتا ہی کسکا ہی طلب کار
کہا قنبر نی سچ کہتا ہوں واللہ ... کیا ہی مرتضی نی مجکو آگاہ
کہ ای قنبر تری قاتل کو صد بار ... رہیں گی عرش کی نیچی سردار
مجھی خبردار تو ای بی حمیت ... کوئی پہونچا نہیں سکتا اذیت
کہا عامر نی اوس سی قصہ کوتاہ ... تم اپنی روز بد سی تہی نہ آگاہ
سمجھتی تو یہاں آتی نہ زنہار ... جہنم کی لئی ہو جلد طیار
کلام سخت جب اوسنی سنایا ... تو ابراہیم نی اک جوش کہایا
کہا اوس سی کہ ای عامر نہ جہک مار ... بہت بک بک نہ کر کافر نہ جہک مار
جہنم کی ہی آتش بہر کافر ... عذاب بار ہی دشمن کی خا

وہ فوجین وہان تہین جو تہا انکی بیان ۔۔۔ ہوا کلام اپر احمد حسن حقی با ملال
خبر لی کی وزرا ای نہ حقیقت ۔۔۔ خدا اولی کی ہین مخصوص غم کی باقی
جو تہی ظلم مین اپنی بغاوت شریر ۔۔۔ تو تہم تہنیک جن عمو ذوات شریر
سمجہہ کر قضا ای نہین سوچہ ۔۔۔ تو ہی مقتول ای اعدای دین سے
جو کذای عبید اللہ کی سرپر ۔۔۔ وہی تجہہ ہی ہوگا ای ستمگر
برآشفتہ ہوا سنکر یہ تقریر ۔۔۔ کیا دو لوگونکو اوسنی با زنجیر
ہوا جلاد حاضر تیغ لیکر ۔۔۔ بیٹہی قبلہ کو اپنا جہکا سر
وہ سرداران لشکر تہی جو حاضر ۔۔۔ اونہون نی عرض کی یہ پیش عامر
کہ ابراہیم ہی مرد تہمتن ۔۔۔ لسانی مہر ہی عالم مین روشن
سبہی خورد و کلان اس سی واقف ۔۔۔ یہ وہ ہی یک جہان ہی جس سی واقف
ابہی رکہئی نہ اوسکو زیر شمشیر ۔۔۔ روا ہی قتل اسکا بعد تشہیر
رکہیں تم صبح پر موقوف یہ کام ۔۔۔ سحر کیا دور ہی نزدیک ہی شام
ہوا کتنی کسی اونکی وہ رضامند ۔۔۔ کہا لیجاو زندان مین کرو بند

اکن

زہی بخت [illegible] اسکی [illegible] — محمد [illegible] صبح عید قربان

غم جہاں [illegible] دلمین [illegible] — کہ جنکا [illegible] وہ [illegible] غفار

جہان [illegible] ہو اگر اوسکی [illegible] — نہ پہونچی کچہ گزند اوسکو جہاں سی

ہوئی تقریر کیا پہر موسنا — جو دشمن تہا اوسینی اوسکو مارا

نبی کا دشمن جان تہا ابوجہل — ہوئی دشوار یان وہ کسقدر سہل

وہ سنگ ظلم اوسکی سر پہ آیا — تہ مال و کسب سی فیض اوسنی پایا

غرض جب وہ ہوی محبوس زندان — گیا زندان مین وہ مردود یزدان

کہا یہ اس مالک سی کہ دیکہا — تماشا تونی اوس ظلم و ستمکا

سمجہ یہ دلمین اپنی بکم و کاست — یہی خون عبداللہ کی درخواست

ہوا جون حرف زن اوس سی وہ صفدر — وہی تیرا ہی انجام ای ستمگر

مجہی تہا کیا ہی تونی پابند — تری وہان بسکہ مین جو نشین فرزند

اگر بالفرض تونی مجکو مارا — نہونگی تیغ سی وہ پارا پارا

ہوا اس گفتگو سی تنگ عامر — یہ کافر کو ہوا منظور خاطر

پہر لاوین سپاہ ہو لوہ شیر حیدر — عطا کی اونہی اک شمشیر جوہر
ہوا جب لشکر عامر سی باہم — مع ازدہی براہیم دلاور
خدا کی شکر سی رطب اللسان تہا — لسان میں سر تا پا زبان تہا
کہا اژدی سی اونہی ای کہین بر — تک و دو مین نکر زنہار تاخیر
جہانتک ہو سکی تعجیل سے کیجے — یہ راہ پرخطر ہی دم نہ لیجے
طریق و جادہ پر چلیو نہ زنہار — کہ ہی یہ شاہراہ ترک ای یار
بہی تدبیر نہ چلی اودہر کو — کہ ریگستان ہو اور دشت بر ہو
ہمین ڈہونڈہین جو اوس لشکر کی اور — تہو وہان اسپ کو یارا رفتار
نشل جام می پر جوش چلیے — لسان نقش پا خاموش چلیے
گئی کچہ دور جب محبوس زندان — ہوا لشکر مین برپا شور افغان
ہر اک مثل جرس گرم فغان تہا — وہ لشکر تشنہ ریگ روان تہا
سواران سپاہ نامسلمان — ہوی اونکی تعاقب مین شتابان
اوسی صحرا مین بہرتی ہی ستمکار — نظر آتا نہ تہا وہ اونکو زنہار

وہ لشکر تو گیا سمت دگر کو — چھپا یک نخل کہنہ مین یہ خوش خو

ہوا خورشید بھی اسمین نمودار — پریشان ہو گئی وہ فوج سیار

نشان فوج مالک جب نہ دیکھا — نکلنے کا کیا اوسنے ارادا

کہا دل نے ابھی یہان سے نہ چلیے — ملیگا کچھ نہ کچھ پھل اس شجر سے

اوسی لشکر کا ناگہ ایک اسوار — ہوا اوامان صحرا سی نمودار

قریب آیا تو دیکھا ہے وہ عامر — غبار گرد سی آشفتہ خاطر

ہوا خوش قاتل ابن ربیعہ — کہ اس نخل کہن کا ہے یہ میوہ

علم کی اوسنی وہ شمشیر خوش خم — دیا تھا خون عامر سی جسے دم

بزیر نخل وہ بیتاب آیا — اوترتے ہی اوسے بس خواب آیا

وہ پڑھکر آیہ نصر من اللہ — اوٹھا یکبار پھر قتل بد خواہ

دلیرانہ وہ ابراہیم بیباک — چڑھا عامر کی سینہ پر غضبناک

ہوا یون حرف زن وہ مرد غافل — مجھے کس واسطے کرتا ہے بسمل

ترا کیا نام ہے اور کیا نسب ہے — مجھے کیون مارتا ہے کچھ سبب ہے

نکلتا تہا مین ای مردود جو | ملا ہوتا عبد اللہ سی تجہکو
نہین تلوار میری اژدہا ہی | تر اب اسکی قبضہ مین گلا ہی
کیا اوسنی فریب و مکر ہر چند | خوشامد اور تجاجت چند در چند
نہ آیا دام مین اوسکی وہ صیاد | دکہا ظالم کو زہر تیغ فولاد
ہوا سر تن جدا یون اوسکا یکبار | کبہی گویا نہ تہی باہم تن و سر
دکہا فتراک مین فرق ستمکار | ہوا وہ بادپا پر اوسکی اسوار
چلا یک روز و یکشب وہ دلاور | گیا کوفہ مین صبح روز دیگر
وہ لشکر جابجا جو منتشر تہا | ہوا پہر جمع مانند ثریا
حضور ہو گیا امردی و مختار | کہا ای قوت بازوی مختار
کہان تشریف فرما تم ہوی تہی | حواس و ہوش میری گم ہوی تہی
کہا و کہلاکی اوسنی فرق عامر | یہ تحفہ لای ہین حضرت کی خاطر
سنایا پہر اوسی قصہ وہ سارا | کہ جینی اسطرح عامر کو مارا

ہوا مختار سنکر خرم و شاد | بہت اوسکی جوانمردی کی دی داد
کہا اونے دیکہا کچہ معلوم نہی حال | گیا کس سمت وہ فرخندہ اعمال
کہا اوسنے کہ تہی پہر نہ دیکہا | جو ریگستان مین چہوٹا ساتہ اوسکا
خدا جانی گیا کس سمت کو وہ | خدا ہم سے ملائی جلد اوسکو
اگر مارا گیا ہو وہ دلاور | نبی کی ساتہ ہووی اوسکا محشر

تیار ہونا مختار و ابراہیم کا واسطی جنگ عمرو کشتن ابن سعد

بحسب رای ابراہیم غمخوار | ہوا یہ فوج کو فرمان مختار
مہیا اور آمادہ رہین سب | کہین جاتا ہی ہمکو آج کی شب
کسین کہوڑونکو اور باندہین کمر کو | لگائین جسم پر تیغ و تبر کو
تفنگین اور بانکی کہوین بہرے | سلاح حرب لین ہمراہ سارے
وہ سب سامان ہوا جب وقت طیار | ہوی اسوار ابراہیم و مختار
چلی اونکی سواری اس چمک سے | صدا ای طرقوا آئی فلک سے
نقیب و چوبدار اونکی تہی ہمراہ | صدا حاجت کی تہی نصر من اللہ

ادھر تو تھا یہ سامان ہو کر ادھر اون نے بچھائی فوج سار

بھری اونکی تجسس مین کرکے رسوا بنایا جب نشان مرد بد خو

امارت کا ہوا اک کو جو دعوا کہ مین حقدار ہون یہ حق ہی میرا

غرض اونمین ہوا جھگڑا یہانتک وہ رسوائی کی تیغ و سنانتک

بہم پرخاش کرتی تھی وہ کافر کیا اس فوج نے اونکو محاصر

وہ لشکر یک بیک بلائی ناگہان تھا ہٹا جھگڑا جو اونکی درمیان تھا

پڑا تھا وقت یہ اعدائی دین پر یہ کہتی تھی فلک ٹوٹا زمین پر

وہ حصہ سب کی ہاتھ آیا سواری نہ دست و تیغ مین بیش و کمی ہے

برابر دست و پا سب کی کٹی تھی برابر مار زخمونکی بٹی تھی

جو زندہ تھا وہی حصہ مین کم تھا گرفتار مصیبت دمبدم تھا

ہوئی تھی جو اسیر قید و محبوس اونہین کم طالعی کا تھا یک افسوس

بکلی زخم خنجر و شمشیر و پیکان ہوئی شکستہ سر خستہ دل و جان

ہوئی جو اپنی نادانی سی برباد وہ سب صد زار ای ... بعد

پہری تہی ہاتہونکی ہر سمت ابلد　　بچہایا فرش اونکو لرکی ہموار

معزز ہوا ملک شاہ مختار　　ہوا رونق فزای فرش زرتار

رفیق و با ادب ہی قاعدہ سے　　ہوی خوشدل طعام با مزی سے

معلم سی کیا اوسدن یہ ارشاد　　عمیر ابن عامری تجہی یاد

وہ دن جب قید سی چہوتا تہا مختار　　مری دعوت کی ظالم نی کئی بار

مجہی دعوت پہ جب پایا نہ مائل　　ہوا اوسوقت تو مجہسی یہ سائل

نہین ہی تیری مطلق اسپہ رغبت　　دغا اپنی ہی شاید یہ دعوت

کہا مینی کیا ہی عہد و اقرار　　کرون جبتک نہ استیصال کفار

رہونمین لذت دنیاسی محروم　　پہر اکہنا کیا وہ تونی معلوم

تری کوشش سی ای سرنگوکار　　ہوا ہی بادشاہ کوفہ مختار

تری محنت سی پائی ہینی راحت　　ملی تیری سبب سی مجکو عزت

رہیگا خلق مین زندہ ترا نام　　مری یہ آرزو ہی ای خوش انجام

یہ سر نوک سنان پر ہو نمایان　　تن صدچاک ہو پامال اسپان

کہا پہر ابن اشتر سی کہ ای یار / وہ تہا یا تمنی خنجر کو کئی بار

بہلا کس کام میں مشغول تم ہو / ہوا یون حرف زن وس سے وہ خنجر جو

کہ ان کشتونمین یک ہی لوح خنجر / ہلا تاہی ابہی تک گردن وسر

کیا یہ سنکی ہر یک نی تبسم / لیا لب خندہ عشرت تہی مردم

عجب صحبت تہی وہ اور طرفہ ہنگام / مبارک روز تہا فرخندہ ایام

بہلا کیونکر نہ وہ صحبت رہی یاد / عدو پامال تہی اور دوست تہی شاد

برآمین از رومین حسب دلخواہ / ہوی درویش بہی انعام سی شاہ

معاودت مختار و ابراہیم بکوفہ و تفحص دشمنان حسین ابن علی و کشتن انہا بہ نہایت ظلم

ہوئی اس فتح سی سلوئی کار / ہوا اوسکا نہایت گرم بازار

ہوا کوفہ کا جب مختار عازم / لئی ہمراہ اسباب غنایم

وہ ابراہیم تہا جو نفس مختار / تہمتن پیل افگن مرد جرار

کیا لشکر کو یہ اوسنی بلا کر / کہ دشمن اسیر ونکی جدا سر

[illegible] [illegible] کی جاتی ہے
سلطان [illegible] سلطنت ہے [illegible] میں حمزہ ہے
دنا بنی اوبھرکی وہ سلطان عادل صلابت سے ہوا کوفہ مین داخل
خبر پہنچی جو لشکر کی باطراف باستقبال آئی و ناکی اشراف
اُران جملہ تہا یک مرد نکو نام مسلمان خیر خواہ اہل اسلام
لقب تہا شیخ احمد نام اوسکا شعار خیر خواہی کام اوسکا

کشتہ شدن حسین بن نمیر مردود

وہ اپنی قوم مین عالی نسب تہا نسب جیسا تہا ویسا ہی حسب تہا
ہوا وہ باسعادت جب قدم بوس بہت اوس سی ہوا مختار مایوس
کہا اوس مرد دین نی ای شہنشاہ حصین نامی ہی یکمردود گمراہ
نمیر بچہ کا وہ پسر ہے شریک قتل شاہ بحر و بر ہے
ہوا ہی موضع سیرین مین نہان تمہاری خوف سی ای فخر شاہان
ہوا [illegible] اوس مین وہ سبی واقف خضر آسا طریق و رہ سی واقف

[illegible] کیا

کہا او وہ لعین [illegible] حضور
بن انس [illegible] اوسکی جا

کہا مختار نی سب سگ [illegible] ہے
حصین بھی خفی جہان ہے

کہا وہ بھی فرزند [illegible] ہے
نہین ہی وہ [illegible] ابن [illegible] کا ہے

چلا جو قت [illegible] کوہ [illegible] لاوہ
کیا دو چاہو کس کو اوسکی ہمراہ

زبن آیا ستمگر سی کوئی کار
ہوا زنجیر کا وہ سگ سزاوار

کہا مختار سی لوسنی بہ بنت
کہ مین کب تہا شریک قتل حضرت

اوسی اوس امر سی منکر جو پایا
اسامی وار بندا وسنی سنگایا

جو دیکہا تو لیم ادسمین لکہا ہے
حصین ابن نمیرا وسمین لکہا ہے

کہا سب نی کہ اب حجت نہین ہے
سزاوار اذیت یہ لعین ہے

کیا شمشیر سی ظالم کو صد چاک
مثل مشہور ہی خس کم جہان پاک

ذکر قتل نوفل

ہوا پہر ذکر نوفل بد گہر مین
کہ وہ کافر ہی یک راحت کے گہر مین

[illegible]

کئی شخص [illegible]   تو حرم [illegible]

کہا کافروں نے ای بے حیا نکر   نہ آیا کچھ اسی عباس کا درد

جدا اوسنی کئی ہاتھ اوس نحس کی   تہ پا نہ ہون ہاتھ کیونکر ابن شقی

نہ اوس معصوم پر رحم اسکو آیا   بچا اسی جنہی پانی تہا منگایا

وہ سبط مصطفی کہتا تہا اکثر   کمر خم کر گئی تم ای برادر

کہا اوسنی نکر تو اسکو آزاد   مگر کچہ اجر بہی ہووی نہ برباد

مرا تو منتظر رہ اسقدر یار   کہ پہونچاؤں تجہی فرمان مختار

ہوا اس بات سی وہ شخص راضی   گیا مختار کی خدمت میں عدی

گیا نوفل کا اوسنی یہاں جلا سر   چلا وہ بہی اودہر سر اوسکا لیکر

کہا مختار نی ای سرنگونکار   مجہی کر بخشش نوفل کا مختار

[illegible]

کہا [illegible] — بجز اسکی ہوئی [illegible]

ہوا انہا جو [illegible] — کہا سلیمان بن عبداللہ کافی

کہا مصعب نی کیونکی اسکو مارا — کہا اوس نی شہر نی یہ آشکارا

اسی یکو نوسی جب لیکو چلی ہم — یہی خلق خدا کہتی تہی ہر دم

کر دیا زوجہ اعراض شقی کا — کہ یہ قاتل ہی عباس علی کا

کیا تیغ و تبر سی اسکو مقتول — مرا کہنا کیا ہرگز نہ مقبول

شریک قتل تہا اک جلوہ عام — تہا اون اسکی قاتل کا کیا نام

کہا کامل نی یہ اوس سی جو بیباک — اوٹہا وہ بیر مجلس سی غضبناک

لعین بی دین تہا وہ مظہر جفا کار — ہوا مصعب کا آخر کو طرفدار

بغض مختار نی کی بیتنا و سے — نکالو نکالا شجاعت بہت کی

الملک عمر بن نعمان بی شمر جفا کار — ہر سپاہ ایک بی دہ حکم مختار

[illegible]

[illegible] — جب یہان نامہ لکہن اون عشق تیر

[illegible] ہوا وضع جو — ہوا شبیہ ناوک فگن جو

کو امیر وہ لشکر ہوا تہا — مرا شاہد ہے یہ مضمون میرا

تسلط جب ہوا اعدا پہ مختار — کہا اکثر نے اوس سے ہی نکوکار

عمر کے جو ہی امان بہر اکابر — رؤسا کی جو بہی کرتے ہین خاطر

ہوا لاچار گفتگو کو جب طول — کیا اس شرط پر منظور و مقبول

حصار امن اوسکو اپنا گہر ہی — ہوا باہر تو خون اوسکا بدر ہی

ہوا وہ ابن ہناد نیت پر ہراسان — کہ اب باب امان مسدود ہی یہان

نہ رہ سکتا تہا گہر مین وہ ستمگار — نہ اوٹہ سکتا تہا اوسکا پانی رفتار

نکلتی تہی لیکن اوسنی یہ پوچہا — کبہی آتا ہی وہان کچہ ذکر میرا

لیا اوسنے کہ امیر وہ ستمگار — نہین تیری طرف سی صاف گفتار

[illegible]

ہوا تو صلح کو نزدیک بین فکر ال

اگر اکا مہو کا اس سی ...

کہا تو نی خلاف عہد و پیمان

پہر اکی کیطرف وہ جرد سکار

کہا اوسنی کہ ای شاہ نکو نام

خیال صلح ہی یا قصد کین ہے

جواب دیکہا نہ تہا اوسنی دیا کچہ

اشارہ یہنی کیا اوسکو روانا

عمر کی سر کو پیکر سی جدا کر

حفص نی دیکہ اوسی پہنچی حرج آگاہ

[illegible]

کیا تو نی کہا ... شغال

کرینگا قتل تجہکو ای جفا کار

ہوا خصم لعان ای نا مسلمان

حفص کو اوسنی بہیجا سوی مختار

عمر نی تجہکو بہیجا ہی یہ پیغام

امان میری لئی ہی نا نہیں ہے

ابو عمرہ نی آ سنہ کہا کچہ

چلا ایک سمت وہ مرد توانا

کہا مختار کی محفل میں لاکر

دکہایا اوسنی ...

[illegible]

وہ فرزند رسول دوسرا تھا | علی اکبر شبیہ مصطفی تھا

روایت دیگر

سنو یہ بھی کہ بعد از قتل شبیر | چلا رہی کی ایالت پر وہ بی پیر
نہ پہونچا تھا وہاں وہ بندہ آز | ہوا انجام اوس کافر کا آغاز
کیا ہر چند وہ ظالم روا رد | نہ گندم اوسنی دیکھی اور نہ وہ جو
فراش خواب پر بسمل ہوا وہ | جو بویا تھا اوسی حاصل ہوا وہ
وہی دیکھا وہی اوس بجیانی | جو فرمایا تھا سبط مصطفی نے

روایت دیگر

یہ ہی مختار نامہ کی عبارت | بنی اصبہی کی تھی اوسی ملت
ہوی قتل حسین کو جب کئی روز | ہوئی ترتیب یک بزم دل افروز
رفیق و پلید و یاور وہاں سب ہی جمع | وہ پروانی تھی اور مختار تھا شمع
بہم [illegible] کو کرتی تھی وہ خاص | کہان پنہان تھی ابن سعد وقاص

[illegible] | [illegible]

تو ہی آل عرب سی اے دلاور | یہ شخص ہی کسی تی غا وسکا وطن

نبی اصبہی وہ قوم بد آئین | جہان مخفی ہی وہ مردود بے دین

اگر اوس قوم سی ہو بیدا اصلاح | ہی یہ عبید ابن سعد وقاص

کسیکو بیجی ہمراہ میرے | مگر وہ شخص ہوا اہل عرب سے

ہوا اوس سی جو ابراہیم آگاہ | ہوا اوس یا سعادتکی وہ ہمراہ

وہاں آیا جہاں تہا وہ بد آئین | مع فوج دلاور سرور دین

ہوا وتسی عمر کا وہ طلب کار | وہ اپنی عمر سی از بس تہی بیزار

درشتی کی ہوی آمادہ جنگ | ستمکاران بد دین و بد آہنگ

کہا فرزند مالک نی بتکرار | نہین تمکو حیا و ننگ زنہار

بہلا اپنی کا دیتا ہی کوی ساتہ | نبی کی آل پر جبکا اوٹہا ہاتہ

ہوی ہو اوس ستمگر کی طرفدار | رسول ہاشمی ہی جس سی بیزار

لگا ہی اپنی پہلی شاہ پر تیر | کیا اہل حرم کو اسنی دلگیر

ہوا یہ گفتگو سی اونکی ظاہر ‏ کہ ہم کعبہ کو آئین نزر لی خاطر
امام دو جہان تہا گرچہ شبیر ‏ اوسکی ہین جو دیوی ہمکو جاگیر
اوسی خوبی سے ہین جب اونی تکرار ‏ ہوا یہ سنکی نابراہیم بزار
ہوا اونی طلب الدسی سے کی ‏ وہ جنگ اغاز بسم الدسی کے
یہ جانباز اونکا تہا اوس وقت عالم ‏ کہ جیسی گوسفند ونمین ہو ضیغم
کیا تیرون نی اونکی ترک کیش ‏ ملا ترکش اونہین پہلوی عرش
جو دشمن تہا بسان کوہ البرز ‏ کیا سر پہ لگا کر اوسپہ یک گرز
انا الحق بولتی تہی وہ ستمکار ‏ نہوتی کسطرح سیری اونہین وار
ہوئی تیرونکی اونپر اسقدر مار ‏ کہ اپنی تنک تہی زرہ وار
وہ کافر دار پر جو دم نہ آتی ‏ اجل آسا یہ اونکی سر پہ جاتی
بہری غصہ مین اورہا تہو نمین شمشیر ‏ کہ جیسی گرسنہ ہووی کوئی شیر
نی دشمن سعی سیف و تیغ و خنجر ‏ کیا اون ظالمون نی اپنا جوہر
نہ اوسکی قتل کا کرتی تہی وہ عزم ‏ سپر جو ڈال بہاگا تہا دم رزم

زہی قلب لشکر بین وہ منجواہ کہا نکا میسرہ کیسی کمین گاہ
ہوئی آخر ہی اصغر گریزان کیا اللہ نی اونکو پشیمان
عمر کی واسطی دی عمر برباد عجب نافہم تہی وہ زشت بنیاد
ہوا القصہ وہ کافر گرفتار چلا فرزند مالک سوی مختار
کیا وہ بہیجا جب پیش سلطان کہا تقدا ہی لعین نامسلمان
کری تجہی سوال آب شبیر وہی بہجی تو ای ظالم دم تیر
پدر تیرا ہو جیدہان اونکی کہر کا وہ فریادی ہو تجہ تنگ پدر کا
وہ ابن ساقی کوثر ہوئی اب تری لشکر کی ہون حیوان ہی سیراب
کری مہلت طلب زہرا کا فرزند ستمگر تو نہوا وسپر رضامند
جو پوچھی باعث عجلت وہ ابرار کہی تو ہی زراعت میری طیار
یہ فرمائی تجہی وہ فخر مردم عجب کیا ہی نکہا ہی تو وہ گندم
کہی شبیر سی یہ تجہا مرتد نہو گندم تو کچہ جو بہی نہین بد
عمر بولا کہ ہم اس سی تہی آگاہ فقط تہی خواہش دنیا سی گمراہ

سخن بلعن تہا واللہ دلیر
وہی ہوگا جو کہتا ہی یہ سرور

اوسی ہم جانتی تہی فخر مردم
کیا نقض وفی نی عقل کو کم

کیا پوری کی حکومت اوسنی یہ مغرور
ہوئی اوسکی امانت ہمکو منظور

ہوا خاموش جب وہ مرد مکار
یہ فرماتی لکاتب اوس سی مختار

وہ کیا ایسی حکومت تہی کہ اوسپر
ہوا تو قاتل جان پیمبرؐ

دیا یہ حکم کا لوٹا تہا اسکے
کہ اسنی تیر ماری تہی اسی سی

ہوا جب وہ مصدا دست ستمگر
لگائی چند تیر اوسپر یہ کہکر

گواہی دیجیو ای فوج اسلام
جزا کا اور سزا کا ہو جو ہنگام

لگائی جسنی اول شاہ پر تیر
چلی مختار کی پہلی اودہر تیر

لعین کو تہوکتا سارا جہان تہا
وہ اس مجلس کا گویا سفلہ دان تہا

غرض اوسکو دئی صد گونہ آزار
پلایا روغن لفت آخر کار

لگی تہی اوسنی وہ لاسی جو پامال
سواروں نی کیا اوسکا بہی وہ حال

رہا وہ ٹہوکرونمین ایک مدت
یہ بعد از مرگ بہی تہی اوسپہ آفت

بر ح کہ ... تنہا کو دلی دیجئے | کہ بی مشکل اونکی تنہا بلکہ ... وہ ہی

بیدین سطرح ہی کرکی تن زار | ادہی خبر نہی جنت امان دی

کہ وہ بیدولت تنہا دلما و اوسکا | محبت کا ہوا اوسکو تقاضا

نہ مہلت اوسی دی سبط نبی کو | رکہا اوسنی امان مین اوس شقی کو

اسی سی وہ نجات پائیگا جہان مین | رکہا ایسی ستمگر کو امان مین

برائی مصلحت اوسکی امان تہی | محبت اوس ستمگر سی کہان تہی

وہ سبط مصطفی ہی ایسا جواد | ہوئی تہی اوسپہ کیا کیا ظلم و بیداد

تو خنجر تہا بخشش کی دعا مین | رکہی کا کسطرح اوسکو بلا مین

اگر دوزخ مین جائیگا مختار | وہ آقا ہو کا بندہ کا مددگار

مطابق این اخبار حضرت امام طاہر

عقاب اتنا اوسی دوزخ سی اکر | اوٹہا لیجائیکی سبط پیمبر

حدیث حضرت صادق ہی یہان دال | وہ روز حشر ہی جو روز اعمال

حرام اخشر سی کذریکا جد | منعہ ال عبا وہ فخر عالم

بدوزخ سی جدا ہوگئی بار — کہ فرمایا وانی رسول پاک و مختار

جواب اوسکا نہ نکلی جب پیمبر — پکاریگا وہ لیکر نام حیدر

علی ہوجا نیگی پہر کر دم سرد — حسن کو وہ پکاریگا بصد درد

حسن بہی شل ابای مکرم — کرینگی کردن اندیشہ کو خم

بصد حسرت کہیگا پہر وہ بیتاب — کہ ای سبط نبی در تاب دریاب

مجہی رحمت سی اپنی رکہ نہ محروم — کہ میرا حال ہی سب تجکو معلوم

جواب اوسکا نہ دیگا جب وہ سرور — یہ فرمائنگی بات اوسنی پیمبر

کشندہ ہی یہ تیری دشمنونکا — ہوئی حجت تمام اب دیر ہی کیا

حسین ابن علی جان پیمبر — عقاب آسا کرینگی اوسکی سر پر

اونہالا ینگی صید آسا وہانسے — صدائی خزان آتی تہی جہانسے

کہا راوی نی ای دانای اسرار — کہو نام اوسکا فرمایا کہ مختار

کہا دشمن تہی کہ اوس سی یہ ہوی کار — وہ تو بہی ہی جہنم کا سزاوار

کہا ابن زیاد سی بہی ہو تو آگاہ — کہ وہ اون ظالمونکا تہا ہواخواہ

جنہونی آل کو بہونچی اذیت | کیا جن ظالمون بعض بیعت
بہی ان خداوند یگانہ | کیا اونکا فتنہ جنہی یہ وا ہ
نبی کو ایسی پر جسنی بہیجا | ہمین بخشا ہی رتبہ اوصیا کا
الم پیکان کی ہو دلکی اندر | محبت اونکی خردل کی برابر
کری ہر آینہ دوزخ مین جنجال | بشر کیا ہی ملک سی نیک اعمال

ملاقات ان اشقیہ م حضا کا یا بوا ۓ عزو کال ۔ دفنا

ہوا یہ حکم جب مختار کا عام | مجہی جو نذر دی فرقہ بد انجام
غنی کر دون اوسی مین مال و زر سبہی | لگی تلوار چلنی ہمسر گرے
غلامون نی کیا آقا کو بسمل | ہوی آزاد نامی اونکو حاصل
کیا بہائی نی بہائیکا جدا سر | پدر لایا سر پور بد اختر
دیا نذر اوسکو جسنی فرق بد خواہ | کیا اک اشتر زر اوسکی ہمراہ
وہ اشتر جو کیا تہا شمر نی نحر | شریک اونمین ہی جو جو مردم شوم
کہر ونکو اونکی لوٹا اونکو مارا | کیا مانند اشتر بار لایا ۔ برار

حکایت بخیل

ہوا باب قصاص ظلم جبان ز — خبر یہ لیکی آیا ایک جبار
کہ سی نامرد مین اک گہر مین نہان — غذا اونکی تہی میری آتش اونان
وہ پنہان ہین تو یہ ہوتا ہی ظاہر — فساد کربلا مین تہی وہ حاضر
ہوا مختار اوس جبار سی خوش — وہ انعام شتہ ممتار سی خوش
کیا وہان این کاملن کو روانہ — پہرا وہ جس طرف مثل زمانہ

روایت باغبان

ہوی سب آتش خصمی سی مقہور — دہوان اوس گہر سی اوتہا مثل مور
پہر آیا ایک گل کار ونکو کار — سبہی قد اور گلکو اوسکا رخسار
گل رنگین یہ لایا پیش کش وہ — اسی مقبول کر ایشاہ خوشخو
کہ میری باغمین ہین گل سی مستور — جماعت ایک یا نصد ہین وہ مقہور
تری ہیبت ہوی ہی اونکو غالب — ارادہ کرتی ہین بصرہ کی جانب
وہ پہولا مثل گل فرط خوشی سے — پہرا اسن کو اوسکی اشرفی سے

ہوا سیراب اوسکی وہ نکوکار | جسی کہتی تہی ابر اسیر جرار
بہت رنگین نظر آیا وہ گلشن | ہوا سیروان جون صحن گلشن
خزانہ جو تہی ہر گک پریشان | ہوی وہ خونسی تخت عروسان
بہار تازہ تہی وہ بہر بلبل | کہ نہالی خونکی تہی خرمن گل
ملا گلدستہ ہر نوک سنانکو | ثواب اس سی ملا اوس باغبان کو

کشتہ شدن ابو الخلیع شاعر

پڑی اوس کشت و خونسی خلق مین دہوم | بہت گہر ہو گئی ویرانہ بوم
وہ شاعر بو الخلیع سست کردار | ملی اوسکو بہی یہ پاداش گفتار
ہوا تقطیع شعر آیا وہ یارا | کہ بیت نوح کا ہی قطع چارا
زبان اک فتنہ ہی ہلکت بہ تمکین | نہ دی تو دخل اسکو ہر سخن مین
مذمت آل کی تہی اوسکی گفتار | دل خیر البشر ظالم سی افگار
سنان پر جب سر شہ کو رکہا تہا | عدو کا وہ لعین مدحت سرا تہا
سرا کہتا تہا شاہ کربلا کو | اور اوسی فخر تہا اوس ہنجا کو

ابی قطع نی کی زبان ہو | پی آل پیمبر جو ستان ہو

قتل سنان ابن انس

سنان ابن انس بصرہ کی رہینا | ملا عبد اللہ سی اک جایگہ مین
صد اسوار اوس حرامی کی تہی ہمراہ | رہا کچہ گرم وہ میدان جنگاہ
سنان نی پہرنان پہلو یہ کہا ہے | ہوئی سر ابن کامل سی لڑائے
کوئی کہتا ہی اوس سی مر گیا وہ | کوئی کہتا ہی یہ زندہ ملا وہ
اوسی جو وقت لای پیش مختار | ہوئی سوزش در گوشک یہ یکبار
کہا مختار نی فریاد کیا ہے | کہا یہ شورش خلق خدا ہے
سوال اونکا یہ ہی اسکو ہمین دو | اوٹہائین ہم ثواب قتل بد خو
ملا اونکو جو وہ مردود ہر کارہ | جدا اوسکو دیا ہر اک نی آزار
بنایا پہر اوسی سر و چراغان | قصاص اوسکی سی تہا دوزخ بہی حیران
نہایت بخت جان تہا وہ ستمگار | چلی آخر کلی پر اوسکی تلوار
سر ظالم چڑہا نوک سنان پر | کہ ظاہر رو سیاہی ہو جہان پر

کشتہ شدن ابن معقد و مرہ بدست ابن قادر

وہ منقذ اور زیاد ابن قادر | ہوئی جب دم اسیر فوج قاہر
کہا مختار نی ای مرد جاہل | شبیہ مصطفی کا تو ہی قاتل
اگر شبیر سی تہی تجکو غفلت | نہ آیا ای لعین پاس رسالت
کہا اونی بہت تہی اونکی قاتل | نہیں تنہا مگر تہا اونکا شامل
ہوا اوسپر ہجوم لشکر دین | کیا کور اوس ستمگر کو نخستین
جلایا آگ سی پہر جسم سارا | کیا پہر اوس شقی کو پارا پارا
زیاد کینہ جو سی پہر یہ پوچہا | کہ تو قاتل ہی مسلم کی پسر کا
کہا اونی بجا ہی ترا فرمان | ہین اوس کردار سی ہون لعین پشیمان
ہوئی مجہی جو اوسکی چشم پیکار | نہ دیکہی روی راحت مینی زنہار
لگائی آپ اوسکی انکہ مین تیر | کہ سلطان جفا تہا مرد بی پیر
وہ آتش جو ہوئی تہی اوس سی روشن | خیار آسا جلا آپ اوسمین دشمن

قتل اسحاق بن اشعث

ہوا اسحاق کو جب یہ معلوم | تو انہی نقش کی سی ہو کی محروم

کہا خوش خبری کی گرچہ وہ ہے خوب | کہ عبداللہ کا ان سی تہی منسوب

کہا اون نی زن نی امیر دلاور | شفاعت خواہ ہو پہر برادر

کہا اونی مجہی ہی اس سی اکراہ | کہ اولاد نبی کا ہی یہ بدخواہ

فریب زن سی ہی ہر مرد لاچار | ہوا ساعی وہ اوسکا پیش مختار

برای مصلحت مختار دہی ہوش | ہوا اوسکی سخن کو سنکی خاموش

وہ سمجہا کی شفاعت اسنی منظور | ہوا سرگرم خلوت وہ بدستور

وہ انگشتر جو اوسکی تہی خوش اسلوب | کہا مختار نی یہ ہی بہت خوب

وہ اوسنی نذر دی کی اسنی مقبول | کہا پہر اوس سی یہ امیر معقول

روان ہو جلد کناشہ کی جانب | ملی شاید کوئی دنیا کا طالب

کیا وہ خیر کو اوسنی بلایا | اوسی اسحاق کا قصہ سنایا

مع انگشتری وہانسی چلا وہ | بس عبداللہ کی در پر گیا وہ

کہا اذن نی ترا الجنت یا ور | ہوا اذن امان پہر برادر

[illegible]

جو حمص و دمشق تہا امیر اوسکا اسحاق | کہ ترسان تہا وہ مردود افاق
کیا دست مین اوس کافر کوبی سر | سنا یا خبر نی اسحاق کا شر
ہوا اسکو مبارک قتل اسحاق | کہ اندا امین تہا اوس کافر سی افاق
پہر اونہانسی جو عبداللہ کامل | کہا اوس سی کہ ای سلطان عادل
بہت ڈہونڈہا کوئی دشمن نپایا | کہا اونسی ہماری ہاتہ آیا
دکہایا اوسکو وہ فرق ستمکار | ہوا مسرور عبداللہ دیندار
مگر یہ سخن وہ لب پہ لایا | بڑی تشویش سی تونی چہڑایا
کہا مالک کو اونسی جب گرفتار | کہا اوس سی کہ ای مرد ستمکار
کلاہ فرق شہ تونی اوتارے | ہوا خاموش وہ مردود نا رہے
کہا اسکا اوتارو کاسہ سر | سزا کو اپنی پہونچا وہ ستمگر
پہر عبداللہ و حمل کو بلایا | عذاب بد سی اون دونونکو مارا
پہر ای قتل ہونیکی لئی وہان | وہ عمرو ابن خالد عبد رحمان

کیا انکو نالان و حقیقت — کیا تہا انکو ماستر عطر حضرت
وہ عطر ایک لوٹی مین نا پاک — کہا پہلی وہ لیع انکی کرو چاک
رکہو پہر انکو پہر بیت الخلا مین — غرض واصل ہوئی وہ اشقیا مین
ابو عمرہ کو پہر اوسنی بلایا — کہا خولی کو تو ابتک نہ لایا
گیا خولی کی گہر مین جب وہ عیار — چہپا بیت الخلا مین یہ ستمگار
زن خولی یہ کرتی تہی اشارا — کوئی بیت الخلا مین ہی چہپا کیا
اوسی پہلی تو نیزو نیر اوٹہایا — پہر آتشمین ستمگر کو جلایا
حکم ابن طفیل بہیجا گو — کہا مختار نی گردن نہ مارو
ہوا تہا شک پر وہ تیر افگن — یہ کہدو تیر باران ہو یہ دشمن
سنان ابن انس بصریکو بہاگا — ابو عمرہ وہان سی اوسکو لایا
کئی پہلی تو اوسکی دست و پا قطع — ہوا جب ظلم کا وہ سلسلہ قطع
اوسی پہر کہولتی روغن مین ڈالا — وہ جیسا تہا پرا ونیسی ہی پالا
محمد ابن اشعث ہو گیا گم — ملا مصعب سی وہ بد خواہ مردم

کیا مختار نی پہر اوسکا قتل راجح — ہر اک تیر دوز کو اوس نی ظلم سی

کیا بجدل کو لیو نی گرفتار — کہا اوس نی کہ ای مردود خونخوار

یہی انگشت وہ انگشت کاٹی — ید بیضا سی بہتر تہی جو اونکلی

کہا اسکی بہی کاٹو دست و پا کو — کہ پہونچی وہ لعین اپنی سزا کو

سنو منہال سی ہی یہ روایت — اوسی نج سی ہوئی جذام و آفت

ہوا کوفہ کی جانب وہ روانا — یہان مختار کا دیکہا زمانا

دو چار اوس سی ہوا وہ رہگذر مین — ہوئی تقریر یہہ یہہ ہمدگر مین

کہ ای ابن عمر اتنک کہان تہا — کہا زائر ہوا تہا مین حرم کا

تمامی کو نہ پہونچی تہی وہ گفتار — عنان اسپ کہینچی اوسنی یکبار

ہوا اوس طور سی ظاہر یہ مجہپر — کسیکا منتظر ہی وہ دلاور

ہوئی ناگاہ پیدا ایک جماعت — مبارک باد دی اور یہ بشارت

کیا اوس نی حرملہ کو بہی گرفتار — علی اصغر کو پہونچا جس سی آزار

الہی یہ دکر تہا جو ابن کامل — ہوا حاضر گرفتار سلاسل

کی

لگی تھا ہنسی ظالم کی جب لاتہ
لگا کہنے یہ سچ جلاو تھا سماتہ

جلایا اگ بین جسم ستمگر
ہوئی تسبیح جاری تیری لب پر

کہا حضانی تسبیح ہی خوب
پر ایسی وقت ایمر دخوش اسلوب

کہا مینی سخن آیا ہی وہ یاد
جو مجھسی پوچھتی تھی زین عباد

سنا تھی حرملہ کا تونی کچھ حال
کہا مینی کہ خوش ہی دیدہ اعمال

دعا مانگی یہ حضرت نی اوٹھا تانہ
الہی اوسکی تن سی ہو جدا تا تہ

وہاں بی اوسکا گہر نار جہنم
یہاں بہی ہو مقر نار جہنم

دعا کا اوس ولی کی یہ اثر ہے
کہ اوسکا واقعہ پیش نظر ہے

کہا اوسنی قسم کہا ای توانا
کہا مینی خدا ہی اوسکا دانا

یہ سنکر وہ ہوا مشغول طاعت
دیا طول اپنی سجدیکو نہایت

ابو جعفر جو وہ ابن نما ہے
سبب مین اسطرح اوسنی لکہا ہے

مظفر جب ہوا اعدا پہ مختار
کیا اک ایک کو اوسنی گرفتار

اونہینمی سب سے پہلی اوسی ایذا
یہ روز قتل تہا اوسکا ارادا

کہ جو فرزند ہی سبط پیمبر کا لاشا وہ زینب کو دکہا کر ظلم و ایذا

روایت ہی کہ تہی وہ کس وہ کافر کیا جب قید بستہ اونکو حاضر

لٹایا اور باندہا دست و پا کو سوارونسی کہا تم اونکو روندو

کیا گہوڑون نی اونکو پارا پارا اس ایذا و تعب سی سبکو مارا

ذکر قتل ماموں دون بدانتہ شمر ذی الجوشن ستمگر از دست ابراہیم اشتر

یہ نامہ درد و غم کی داستان ہی خوشی کا بس یہی اسمین نشان ہی

یہ قصہ کیون نہو شیعونکا خوش آگاہ جو قتل شمر ہووی حسب دلخواہ

غضب یہ اوس ستمگر نی کب تہا وہ روز عید عاشورہ ہوا تہا

حرام اوس ماہ مین جنگ و جدل تہی ہوئی اوس سی ہتک آل نبی کی

نصارا قتل سی ہو جبکی منکر کری ہیبر اوسی وہ مرد کافر

عبید اللہ تہا ہر چند مردود کیا اوسکی ستم کو اوسی مقصود

اگر یہ دونون ہین فرعون و شداد کرین شمر لعین کو اپنا استاد

عمر ہر چند تہا سر گروہ فوج اوسکی رای سی تہا اوسکا یہ اوج

مجھو تکلی لکی ہی یہ تقصیر کہوں انجام کار شمر بی پیر
ہوا قتل عجب جب دلخواہ تب بیر شہنشاہ حق آگاہ
بتا یا ابن مالک کو بخلوت کہا ای دوستدار با مروت
ابہی باقی وہ قوم فتنہ گر ہے ابہی موجود شمر بدگہر ہے
نہین معلوم وہ ناری کہان ہے کدہر پنہان ہی متواری ہی
کہا اوسنی کہ ای شاہ نکو نام نہین معلوم روداد بد انجام
خدا جانی کہان وہ بدگہر ہے کہ اک مدت سی مفقود الخبر ہے
مگر ایسا سنا ہی وہ بد انجام گیا جب وہ بروی حاکم شام
پڑہی یہ چند شعر اوس بدیقین نے شقی دوجہان شمر لعین نے
تری خاطر سی مینی اوسکو مارا جو فرزند رسول دوسرا تہا
ستون خانہ دین کو گرایا چراغ کعبہ ایمان بجہایا
کیا مقتول اوس تشنہ جگر کو جلایا ساقی کوثر کی گہر کو
اوسی آغوش پیغمبر مین مارا دکہا کر فاطمہ کو سر اوتارا

تری دولت کا ابتھا مجھکو پاس — نہ آیا کچھ خیال اشرف الناس

سفاوت یہ کبھی اصلا نہ ہوتے — جو ہمکو حاجت دنیا نہ ہوتے

ہوا یہ حرف سنکر وہ پشیمان — کہا ای بیحیا ای ناسلمان

تجھی معلوم تھی اوسکی مراتب — ہوا کیون دولت دنیا کا طالب

نہ روز خوش خدا تجکو دکھای — نہ تیری آرزوی دل بر آئی

شکم پر ہو ترا انار بستر سے — ستمگر دور ہو آگی سی میرے

ہوا اوسکی لئی وہ آخر کار — جو فرماتا تھا وہ سلطان ابرار

مراد اسکی نہ بر آئی الہی — نہ حاصل ہو سوای روسیاہی

پھر اوسد نسی نہین معلوم کچھ حال — گیا کس سمت شمر زشت اعمال

مری تدبیر یہی ای دلاور — کہ سرداران لشکر کو بلاکر

مدد اس امر مین تم انسی چاہو — اونہونکی سامنی ذکر اوسکا لاؤ

وہی قوم مراد واہل ہمدان — عیان ہی جن پہ سب احوال پنہان

بہت بیہودہ خوش اوسکو پایا — سبی کو فتح کر اونکو بلایا

ہوئی حاضر نہ بزم شاہ ممتاز — حمید و سالم و حسان جانباز

یہ فرمایا کہ ای قوم وفادار — سبہون کے ہے جفائی شمر اظہار

کہ اوس ملعون سی ہولانی تمہاری — جفا و ظلم کی تعداد دیکہے

نبی کا قاتل جان ہی وہ مقہور — رہی وہ زندہ غیرت سی یہ دور

وہ خود کہتا تہا وقت قتل شبیر — نبی کو سینی دیکہا سخت دلگیر

ہوا تہا حلق سی جو خون جاری — روا زہرا کی تر تہی اوس سی ساری

رنگین اوسکی نگاہون کر سراسر — مری سینی سی نکلی غم کا خنجر

رہو تم بہی شریک اس آرزو مین — تغافل ہو نہ اوسکی جستجو مین

وہ فوج دین ز راہ خیر خواہی — ہوئی القصہ ہر جانب کو راہی

سراغ اوسکا بہر صورت لگایا — اوسی مخبر نی عاشق مین پایا

رہی دو چار دن وان وہ دلاور — کیا دریافت احوال ستمگر

اونہون نی جب ہوا غافل وہ مکار — کیا مختار کو آگہ خبر دار

چلا وہ لیکی جب جنگی سپہ شاہ | ہوئی وہ فوج [illegible]

گیا دریا جب وہ لشکر دین | ہوا غرق بحر وہ بد آئین

رہا وہ بیر تنہا ادہر شناور | نہ بحر فکر سی ہاتہ آیا گوہر

بدن پر سلح اوسنی لگایا | نہنگ آسا برون دجلہ آیا

لگی جب دم نگاہ ابن اشتر | پڑی شمر بد بین و ستمگر

لگی تہرانی غصہ سی سب اعضا | ہوی راست اوسکی موی تن سراپا

اودہر مختار نی اک جوش کہایا | قدم اوسکی طرف اپنا بڑہایا

کہا اوسنی کہ ای غمخوار شبیر | مجہی بہر خدا کچہی نہ دو لگیر

مجہی کرنی دو تیغ اس بیحیا سی | مجہی لڑنی دو مردود جدا سی

یہ کہکر تیغ کو جنبش مین لایا | اجل کی طرح اوسکی سر پہ آیا

پہر اوسنی پڑہا یہ با دل زار | کہ ای ملعون بد بین جفاکار

کیا کیا تو نی فرزند نبی سی | نہ آئی شرم زہرا و علی سی

یہ کیا تو نی کیا ای مرد جاہل | ہوا تو سید عادل کا قاتل

[illegible] کہا ای ظلم بنیاد | ہوا گہر فاطمہ کا تجہسے برباد
امام با خدا کا سر اوتارا | ہماری رہنما کو تو نی مارا
مری ضرب سے ہو خبردار | مین ابراہیم ہون بالک کا دلدار
کیا جسم عبیدہ پارا پارا | فراش خواب پر عامر کو مارا
یہ باتین سنکی وہ ملعون بی پیر | لگا غرانی اوسکو شل خنزیر
یہ ابراہیم کو سمجہا وہ نادان | کرونگا مثل اسمعیل قربان
اوسی اپنی دکہا کر تیغ و خنجر | وہ شمر بیحیا مرد ستمگر
نہ سمجہا وہ کہ ابراہیم جانباز | شجاعون سی شجاعت مین ہے ممتاز
ہوا آمادہ وہ دنیا کا طالب | یہ قتل خانہ زاد کل غالب
کیا حملہ ستمگر نی کئی بار | مگر خالی دیا اوسنی ہر اک وار
عمود الٹا لگا یا اوسکی سر پر | گرا اوسی زمین پر وہ ستمگر
تلاوہ مین ہوا وہ سگ گرفتار | پہری کوفہ کو ابراہیم و مختار
سر بازار اوس دشمن کو باندہا | بجوب دار اوس دشمن کو باندہا

شہ مظلوم ہی تہی جسکو الفت ادہی دنیا تہا ذلت قدر دو
منہی تہی چار سو اوس نہر مین دہوم جلوا ہی شیعیان شاہ مظلوم
جسی اک ذرہ بہی تہی یا مہر منیر ہوا خورشید محشر بہر تعزیر
عجب اوسوقت تہا کچہ وش رقت سبہی کرتی تہی اوس ملعون پہ لعنت
کسی نی اوسکی پا بوش کاری کسی نی چوب دستی اوسپہ ماری
کسی نی لک سی اوسکو جلایا کسی نی آب گرم اوسکو پلایا
کسی نی تیر ماری اوسکو اگر کسی نی سنگ سی خستہ کیا سر
کسی نی اوسکو مارا تازیانہ کسی نی آگی باندہا اوسکا شانہ
کسی نی اوسکی بغلونمین رکہی خار کسی نی دی لگان تیرہ ہر بار
کسی نی کوش ظالم کو کیا چاک کسی نی چشم مین ڈالی کف خاک
اوسی اجماع مین تہی ایک زن پاک کیا قینچی سی اوسی جسم کو چاک
لگاتی تہی وہ مرہم انکہو نمین سوزن عجب کیا ہی اگر طوعہ ہو وہ زن
وہی یہ تہو کتی تہی دو مانکی خلقت کہ وہ ظالم بنا تہا بہر لعنت

سنگ ابن سنگ ابن ہوا تھا — وہ کو جب ہمارا سیلابی ہوا تھا

اودی خبری لگائی تہی اسی عنوان — کہ وہ مردود تہا خوک خنیان

اولیا کیا نبیدون سی معمور — کہ اوسکا جسم تہا بکشان زنبور

ہوا توبہی نہ وہ ملعون بدکار — کیا بہر دو بر دی شاہ مختار

کہا ای ثانی فرعون و شداد — تجہی یہ روز الظالم نہ تہا یاد

یہ کب تجکو یقین تہا ای بد انجام — کہ مین جاونگا بوش دنیا سی ناکام

سمجہا تہا تو امیر و ستمگر — رہیگا تا ابد وہ سفلہ پرور

یونہی دور ابوسفیان رہیگا — ترا حامی وہ بی ایمان رہیگا

کیا لب تشنہ وہ زہرا کا جانی — دیا ظالم نہ تونی اوسکو پانی

دن بی واسطی زینب نی تجکو — مگر تو ذبح ابن پیاسی کو بدخو

نہ تونی مانا ایظالم اونہا یا — وہ خنجر خون بہرا اوسکو دکہایا

ہوئی اوسکی نہ ان باتونسی سرے — نکلوائین رگین اوسکی بدنکی

تڑپتا تہا زمین پر وہ ستمگر — نہ آتا تہا کسیکو رحم اوسپر

غرض ... تک زنده تها وه | جیا کیا خاک شرمنده تها وه
نکالی تشنگی تهی اوسکی جس پر | جو پانی مانگتا تها وه ستمگر
نفس تها اوسکا خنجر سی زیادا | گلا تها خشک تیر سی زیادا
گیا جب طائر روح ستمگر | بنا پانی آشیان دوزخ کی اندر

روایت دیگر

کئی دن تک پڑی تهی لاش اوسکی | مرا ابن زبر جلائی لاش اوسکی
کتاب معتبر سی ہی یہ اخبار | ہوا مختار جب اوسکا طلب گار
وه ظالم بادیہ کی سمت بهاگا | گیا اوسکا ابو عمره نی پیچها
لڑا وه بهی اوس سی بہت دیر | کئی کشتونکی اوس سفاک نی ڈهیر
ہوا زخمونسی جب وه خوب ماندا | ابو عمره نی اوس کافر کو باندها
گیا مختار نی روغن کو جوشان | اسی لائق تها وه مردید ایمان
وه ظالم ہی سزاوار عقوبت | جسی اوس خاندان سی ہی عداوت
مرا ہی سی دیگر کوئی بهی پر | ہالکا منہ پر کیسکی دشمنہ تیر

[illegible] ایک ہی [illegible] کیا [illegible] شخص نے

کسیکو جو لٹ میں گیتوں فی بہا / کسیکے سیم و زرکو اوکیا را

فراش خواب پر کوئی ہوا قتل / کہیں زیر شجر کوئی ہوا قتل

سگ دنیا تھی ساری بد حقیقت / مری وہ بیحیا کتی کی صورت

ہوا تھی خلق وہ ملعون زناسی / عداوت تھی جسے آل عباسی

نماز روزہ سب باطل ہی اوسکا / جہاد و جہد بھی زائل ہی اوسکا

یہ یار عجب علم کا ہی قول صادق / برائی دشمنان بہر منافق

ذکر [illegible] شعبہ [illegible] سے حق [illegible]

بحد میں جبکہ جاتی ہیں وہ اشرار / تو ہو جاتی ہیں حیوان زناکار

بیان کرتا ہی راوی کہن سال / جوان اقبالی مختار کا حال

ہوا شمر لعین کا جب یہ انجام / بہت خوشدل ہوا وہ شاہ اسلام

دو چندان کر دیا سب کا مواجب / کہ غور فوج ہی سلطان کو واجب

رئیس کوفہ نے جاگیر پائے / نہایت عزت و توقیر پائے

تہا کی جا بجا اوسنی بل وجاہ — کیا زہر لو سی تہا جو لا گمراہ
معلم جا بجا اوسنی بٹہانے — پسر اوس کو کوئی ہوئی تباہے
ہوا تہا معلم سی کوفہ جو ویران — کیا پہر اوسکو رشک باغ رضوان
مگر غافل نہ تہا وہ فیض بنیاد — او نہونسی تہی جو باقی اہل بیداد
یہ ابراہیم سی کہتا تہا اکثر — کرو کچہ الجان برادر
کہ باقی ماندہ بہی ہو وین گرفتار — محمد اشعث و اسحق ستمگار
ابو زید شریح کوفہ کا قاضی — ہوا جو لت مسلم پہ راضی
یہ تینوں تہی عبد اللہ کی تلوار — نبی آل رسول پاک و مختار
ابی لیث اور جابر کو بلاو — یقین ہی راز یہ اونپر عیان ہو
کہ وہ دونوں ہین اس کوچہ سی آگاہ — تلاش اونکی کرینگی حسب دلخواہ
کیا مختار نی جس دم اونہین یاد — ہوی شیخین حاضر حسب ارشاد
یہ فرمایا کہ تم شیران دین ہو — مطیع و تابع شرع متین ہو

مبارک ہی دوستی سب پر عیان ۔ رکھی جو دشمنی اوسکا زیان ہے
ستمگاروں سی ہو تم خوب آگاہ ۔ گئی شبیر پر کیا ظلم جانکاہ
سو کس یہ بھی ہین اون قوم جہاسے ۔ کہین پوشیدہ ہین خوف سزا سے
جو وہ آوین تو ہووی سب درستی ۔ امور ملک کی اور کار دین کے
کیا نخین نی یہ شاہ سنی عرض ۔ تلاش انکی ہمین ہی جستجو فرض
روان وہانسی ہوی القصہ شبیر ۔ پھری اطراف کو فہمین بہت دیر
وہ ابن امیہ مین گئی وہ ۔ صبا کیطرح گرد اوسکی پھری وہ
سوئی سرداب ای آخر کار ۔ پئی تفتیش حال قوم اشرار
کہا مالک سی وہانکی الحجوانمرد ۔ یہانکی ہی بہت آب و ہوا سرد
وہ بولا اپنا کیا ہی مطالب ۔ جو پھرتی ہو باطراف و جوانب
ہوا یہ سنکی جابر کو تامل ۔ جواب اوسکو دیا باصد تحمل
کیا معلوم مالک نی وہان کی ۔ کہ بھیجی ہین وہ سلطان زمانکی
کہا فرمائی مطلب جو کچہ ہو ۔ عبث کہتی ہین ہی اندیشہ تمکو

ہمیں کرنی کی غمازی کہیں ہم
اثر دنیی ایسی نہیں ہم

برائی کا ابھی جو اہی مطالب
بموجب مرتضی وہ شاہ یثرب

سنی جابر نی جب اوس سی یہ گفتار
بطور شیعیان آل اطہار

جو اندیشہ تہا دلمیں ہو گیا دور
کیا مطلب کا اپنی اوسی مذکور

ہمیں بہیجا ہی سلطان زمان نے
امیر و پیشوای مومنان نے

یقین ہوتا ہی ابہر دمسلمان
فلان ابن فلان اسمیں ہین پنہان

اسی خاطر ہم آئی ہین تری گہر
ہماری ما نہ آئین وہ ستمگر

تجہی اسباب ہو بیچکا نہ زنہار
محبونکو کوئی دیتا ہی آزار

تری ہاتہونسی گر یہ کام نکلے
دعا پیشوونسی ترا نام نکلے

نہ دنیا سی استغنا تجہی ہو
میسر دولت عقبی تجہی ہو

زبس وہ نی کہنا اونکا مانا
کیا فہمان کہلا یا اونکو کہانا

سنایا پہر مفصل حال سرداب
کیا مختار کو مکتوب احباب

بہر سرداب بر وہ شاہ آیا
اور ابراہیم بہی ہمراہ آیا

آیا

ہماماہر [illegible] ہوئی رسوا ہوا یہ نقص دلیر

ہوا تب جب اونکو سنایا — کہ جونکہ خواب سی مختار آیا

ہوا قاضی کی دلپر جب یہ اعلام — مرا اسکی گواہی سی ہوا کام

جواب اوسکو نہ آیا چپ رہا وہ — سنیہ وہین نکین ایسا ہوا وہ

یہی کہتی تہی یا رسم وہ ثلاثہ — بل الا بایہ اجماع ثقیفہ

اوکہا از اعملہ سرداب آخر — ہوا احوال بطن چاہ ظاہر

شمح فی سوی ابراہیم دیکہا — کہ جان بخشی کی تہی اونکو تمنا

کہا اوس نوجوان نی ای کہن پیر — نہ کام آئیگی اس دم کوئی تدبیر

اسی خاطر تجہی قاضی کیا تہا — رکہی آل نبی سی تو قضایا

سمجہ نقش قدم کو جادۂ مرگ — بس ای قاضی ہوا ب آمادۂ مرگ

تمہین تہی ای جفا کار و یہ امید — رہین کی عیش و عشرت مین جاوید

نجا تا انتقام ظلم ہو کا — زبون ہوتا ہی فعل بد کا ثمرا

تو احکام قضا سی منفعل ہے — وہ رشوت رو سیاہی کی سجل ہے

ہوئی طور پر ہانی جب بد کہا / جہالت سی پر الٹ ہی پھر جھکا
غرض ہر ایک کو شبلی کنہگار / کیا طوق دو شاخ مین گرفتار
زمین پر گہنچی تینو نکو لاسے / وہ سلم کی ستم اونکو کہائے
کہا مختار نی اشعث کو لاؤ / ہوا حاضر جو وہ مردود بد خو
کہا اوس سی کہ ای ملعون جاہل / تو ہی ہی ہانی عروہ کا قاتل
اوسی تو نی عبید اللہ کو سونپا / خدا کی دوست کو کمرہ کو سونپا
عبیدہ نی کیا اوسکا جدا سر / تو ہی باعث ہوا تہا ای ستمگر
دیا یہ حکم کا ٹو ہاتہ اسکے / اوسی آزار پہونچا تہا نہ جن سے
جب اوسکی جسم سی سر کو اوتارا / کیا پھر جانب قاضی اشارا
ہوئی ہانی کی جب باہم سی عمر / نی قتل عبید اللہ ظلم
کہا تو نی کہ ہانی ہی سلامت / اور اوبیکس نی پائی ہی شہادت
سنا جبھی اوسی زندہ و سالم / پھری وہان سی بنی عم اوسکی نادم
اگر تو یہ فریب اونکو نہ دیتا / وہ لشکر اوس سی قلعہ چہین لیتا

نکہا پہر فتن کا سلم کی قوا — بلایا ہو کسا بجکو ہرایا
کہان ہی تیری وہ کہو قایق — کیا اس کی حق کو تونی ناحق
جبکہا سر کو جب اوس بجیانی — کہا اس لگاؤ تازیانی
لگا غش کہا کی وہ جسدم زمین پر — گریبان کہینچی کی گردن سی باہر
پہر اوسکی بعد اسحق کو بلایا — بٹہایا سامنی یہ اور سنایا
کیا تونی خروج آل نبی پر — پہر ابیعت سی آونکی ای ستمگر
اوسی بہی کند خنجر سی کیا قتل — اسی صورت سی تینو نکا ہوا قتل
چلی کفار پر شمشیر اسلام — ہوا اعدای دین کا کار تمام
لکہی ہی اسقدر اونکی حد و عد — کہ تہی وہ الف و ہشتاد و شش صد

در انجام کار مختار نیکوکار [illegible] بیعت ستمگر [illegible]

ہوا مختار سی کیا کار نادر — رکہا اس واقعہ کا نام خاور
ابو مخنف کہ ہی راوی اخبار — بیان کرتا ہی یہ انجام مختار
سران و سرکشان لشکر شام — کی دنیا سی جب ناشاد و ناکام

ہوا لیکن یہ بھی [illegible] محتاج / کیا [illegible] ہوئی اوسکی [illegible]

فقط دو شخص تھے او نمک حلال بہت / اونمین تھے مصعب کے ہی حفظ و حما

محمد ابن اشعث نیک کا نام / دوم تہا ابن حجاج بد انجام

مہم ملک نے استیصال مروان / سر انجام سے یہ غور غریبان

تعلق ابن مالک سی رہا سب / وہ ابراہیم کی قبضہ مین تہا تب

مگر موصل مین تہا وہ شیر خرار / یہان تہوڑا لشکر اور مختار

بہت مصعب نے اپنا سر اوٹہایا / جو خالی شیر سی میدان کو پایا

دراز اوسنی کیا دست تطاول / علاقی ہوگئی برباد بالکل

نامہ مختار بہ مصعب ابن زبیر

کیا مختار نے یہ اوسکو تحریر / سنا ہی تونی جو کہتی ہی شبیر

الٰہی ہو مسلط اونپہ وہ شخص / ندی مہلت جفا کارونکو جو شخص

وہ مختار ہی اور اوسکا لشکر / سراسیمہ ہوئی جس سی وہ کافر

محمد ابن اشعث اور عمرو / حمایت مین تری ہین ای جفاجو

ابن

او تہین ہیجان جی و باقی تمام	نہین آمادہ ہو جنگ و جدل پر

جواب از طرف مصعب ستمگر

کیا مصعب کو جب فرمان مختار	ہوا اک مار پیچان وہ ستمگار
جواب اوسکا کیا اوسنی یہ مرقوم	تری فرمان تری مصعب ہے معلوم
مین اس تہدید کا کب ہون سزاوار	مگر کم اپکو اتنا ہی مختار
مجھی پرواہ کیا لشکر سی تیرے	نہین ڈرتا مین شور و شر سی تیرے
کیا وہ خط تو کوفہ کو روانہ	یہ نامہ اوسنی مکہ کو روانہ
مرا یہ حال پہونچا ای برادر	یہ لکھتا ہی مجھی ہر ایک خود سر
سبب اسکا ہی بس تیر التغافل	یہ غفلت تا کجا تا کی تامل
پریشان ہون نہایت مین پریشان	مری گردن تلک ہی آب طوفان
پڑہا عبد اللہ نی جب اوسکا نامہ	رہا وہ سرنگون مانند خامہ
کہا مہلب سی جا بہر اعانت	اوسی ہمراہ لی جو ہی جماعت
بعہ لشکر چلا مہلب وہانسی	مرتب فوج وہ لوق ولنستانسی

ہوا جو چند روز بدخواہ سر | کہ تھی جو الفت وہ مروان تک

سنا مصعب نے جب احوال مہلب | کیا لکھا تم نے استقبال مہلب

پڑھا خط اور ہوا بس شادمان وہ | برادر کا ثنا خوان ہر زمان وہ

کیا اپنا ارادہ اوسنے ظاہر | ہوا جو وقت مہلب اوس سے ماہر

کہا اوسنے نہ ہوئی نا عاقبت بین | کہ اوس سے رشتہ ہے خصمی و کین

بظاہر ہے ارادہ اوسکا بہتر | اگر باطن مین ہوں صد شور و شر

کیا نام اوسنے اک عالم مین پیدا | نہ ہے اوسکی ہی فرق مہر و فدا

وہ دولت مند ہے بی مایہ تم ہو | کہ صورت نہین ہمپایہ تم ہو

تمہین ایذا رسان ہی وہ نہین ہے | تمہاری سمت سے پرخاش و کین ہے

یہ کافی ہے تجھے بس ای تہمتن | کہ ہے عبد الملک سا اوسکا دشمن

کہا اوسنے یہ ہی تدبیر دیگر | وہ ابراہیم جو اوسکا ہے یاور

اوسی مکر و دغا مین کر دن رام | کہا اوسنے کہ یہ بھی سست ہے دام

کہ وہ دونون ہین یکجان و یکدل | جدا ہونا ہے اونکا سخت مشکل

مدبر

یا دلبستہ تر از خاطر میں نہار ‫ ‫ یا ابراہیم ہی مرد وفادار

نامہ بیعت بیوی ابراہیم

نہو کا وہ کبہی تجہسے موافق ‫ ‫ کہ مرد شیعہ ہی تو ہی منافق

عرض لکہنی لکا اوسکو وہ نامہ ‫ ‫ کہ مصعب و زبان تہا مثل خامہ

کہ ای فرزند مالک مرد دیندار ‫ ‫ کیا عاجز کو تو نی سب کا مختار

زمین ہمت سی تری آسمان ہے ‫ ‫ تری دولت سی وہ شاہ زمان ہے

مین تجہی صاف دل اعیان ابرار ‫ ‫ خدا دانا ہی شاہد ہی ہمیشہ

مری جانب اگر ہو تیری رغبت ‫ ‫ سمجہتا ہون اوسی مین لا کہ منت

رہو نمین حاضر و غایب ثناخوان ‫ ‫ رکہو نمین تجہسی الفت صورت جان

تہین مختار کی زبس رفاقت ‫ ‫ کہ نہی وہ پا ہی بند عجب و نخوت

وہ دنیا دار اہل دین کہان ہے ‫ ‫ فقط پروایہ قتل دشمنان ہے

خسن کا خلق مین قصہ ہی مشہور ‫ ‫ گرفتار نہی تہی اوسکی اسکو منظور

مجہی منظور ہی اے مرد دیندار ‫ ‫ کہ تو منصوب ہو معزول مختار

اوسی مصعب کا یہ نامہ پڑہ کر جواب نامہ

کہ ای زبیر ابن سی ہوا آگاہ | نہین تیری طرح مین مرد بدخواہ
خدا کا شکر کرتا ہون مین ہر بار | تری نزدیک بہی ہون مرد دیندار
کرون مختار سی کیونکر کنارا | جسد کو کیا ہی عزا زجان پیارا
وہ مردانہ ہی اور مین باوفا ہون | بہت دشوار ہی کیونکر جدا ہون
عقیدہ انکا مطلب انکا دین یک | ہوا ہی خلق مین وہی کہین ایک
نہین جانتا ہمین باہنری جاہ | یہ حجت ہی نہین مین تیری بدخواہ
نفاق و بغض ہی اعدای دین سی | کہین سی ہی نہ مطلب ہی ہمین سی
کیا ہی توقف جو یہ حرف اظہار | امام دعوی تہا اوس سی بیزار
مقرر اون جرم کا ہی آپ مختار | بچا سی یہ کیا تہا مینی اظہار
کہ بند مجتبی ہی حیلہ جاہ | کیا تو نے یہ ہوا جب اوس سی آگاہ
ایسی کیا کہتی ہین ایمرد جاہل | کہی اعدای دین مین تیری شامل

غرض وان ابھی سی ہی ہوتی تھی اقبال | سپیدہ سی تھی ہین ہی کوئی حال
جو غالب مجہہ پہ ہو اندیشۂ غم | نہ لکہنا پہر تو پہر مرا ہی ہم
پہنچا اور دیا قاصد کو یہ خط | کہا سنسنی سی دی خامہ کو پہر قط

عریضہ امیر امیہ [illegible]

عریضہ یہ رقم کر پہر مختار | کہ ای سلطان دین شاہ نکوکار
خبر یہ شاہ کو بھی یا نہین ہے | عدو پہر برسر پرخاش و کین ہے
اگرچہ وہان تو ہی لشکر فراہم | جو دشمن متفق ہوون بنشین ہین کم
پریشان گو ہون پر ہین اہل لشکر | کہ ہی خونخوار آتش اور شرر ایک
نہین ہی اتلک سامان پیکار | مگر دل جاہ و دولت سے ہی بیزار
مین ہون معذور امداد و کمک سے | مرا ہی ساتہنا عبد الملک سے
مجہی آیا تہا جو خط ستمگار | لفافہ مین ہی عرضی کی وہ طومار
قدم رکہہ پایدار امیر دانا | عدو پہر ترقی ہی بہانہ
پڑہا مختار زنگی جب خط غمخوار | ہوا امادہ آزرم و پیکار

اوداس خبر سی مصعب کہ پہونچی او ستمگار — ہوا [illegible] سی پشیمان

کہا مہلب نی تو ہی مرد خوش سیر — عمل کرنا مری کہنی پہ کیونکر

غرض مصعب نی یہ رفع نزاعت — ہوا آمادہ جنگ و ضلالت

چلا بصرہ سی او بہہ کروہ ستمگار — جدا کانہ ہوا ہر خیل طیار

نخستین عبد رحمان لعد عامر — ہوی شش الف سی خدمت میں حاضر

مع مہلب چلا وہ مرد بدخواہ — ہوی سولا ہزار انفار ہمراہ

جر وہ شنکی مختار دلاور — ہوا مصروف بہر عرض لشکر

امیر بابلی آیا نخستین — ہزار اسوار سی وہ مرد بربن

فدا ابن عیسی مرد جرار — کہ اونکی سات تہی دو دست اسوار

مدائن کا امیر اسحاق مسعود — وہ صد اسوار جس سی الف نابود

وہ حلوان دلاور نیک خصلت — کہ ابن سعد تہا وہ نیک طینت

نہ مانند عمر مردود و گمراہ — عدوی آل تہا وہ بدخواہ

بہر اوسکی لعد عبد اللہ کامل — مع پانصد ہوا اسدا میں داخل

[illegible] آتا تہا وہ انکہو نمین کالیون

وہ یا نصیر ور تہی اوسکی جوہر ۔ گلستان مین ہوگیا میدان جنگاہ

ہوا شید الشمس پہر عمر وصایان ۔ جلو مین اوسکی اک فوج خراسان

ہوئی مختار کی یہ فوج باہم ۔ گنا اوسکو تو تہی شش الف کم

ہوا سرکردہ لشکر وہ احمر ۔ پہر اکوفہ کو مختار دلاور

یہان تو وہ ہوا کوفہ مین داخل ۔ ادہر لشکر سی پہ لشکر مقابل

کہ دن باقی تہا جو ہو رزم پیکار ۔ طلایہ کو ہوئی ہر فوج طیار

جنگ [illegible] صرد

ادہر تہا عبد رحمان دلاور ۔ ادہر مصعب کا بہائی نام جعفر

مقابل گشت مین آخر ہوی وہ ۔ لطون اونکی جو تہی ظاہر ہوی وہ

چلی جب وہ اوٹہا کر نیزہ کین ۔ ہوی تیر انکی بہی رجم شیاطین

وہ تیغین تہین جو برق شعلہ افگن ۔ شب تاریک دن سی روز روشن

چلی دو لشکرون مین بلکی تلوار ۔ قیامت دستخیز آفت وہ پیکار

اگر دو لوہ ہوی لڑائیں باہم / نہیں تھی الٹ کی تبلا دہوم
شکست انکی ہوی حضرت ظاہر / ملا ضعف سے لشکر فوج قاہر
ہوا احمر شریک اہل اسلام / رہی وہ نصف شب سی جنگ تا شام
یا اہل کوفہ و بصرہ ہوی قتل / اودہر جہ سوا دہر تر دہ ہوی قتل
اس اندیشہ میں تہا وہ نامسلمان / مگر مختار رہی لشکر میں پنہان
کہا جاسوس نے ای مرد مکار / نہ گہبرا تو نہیں ہی او دشمن مختار
ہوی رومی سی زنگی جب پشان / سحر یعنی ہوئی شب سی نمایان
محمد ابن اشعث وہانسی نکلا / نہنگ زشت خو طوفان سی نکلا
مثنا ابن سمیط نیک کردار / وہ احمر جس سی صحرا تہا گلزار
ہوا وہ مرد کامل اوسکا حامل / جسی کہتی تہی عبد اللہ کامل
کیا خود ابن احمر کو یہ سر آیا / خبر اوس شہر کی لب پر یہ آیا
کہ میں ہوں ابن کامل طالب دین / تو ای بدخواہ ہی مرد بد آئین
تہا ہی قتل طاعت کی برابر / جو خارج سی ہی تو ای زشت اختر

کہ استغفار وقت الیقین ہے
علی کی لعنت تجکو ای لعین ہے

کیا اوسنی مجہی کو فخر او سپیر
کہ میں ہون دشمن آل پیمبر

تمام اوسکی ہوئی تہی وہ تقریر
پڑی کامل کی اوسپر ایک شمشیر

پہری اوسکی مغز سی گذر کر
وہ آئی تا بہ ابرو ی ستمگر

ہوا زخمی مگر زندہ رہا وہ
غرض سید انسی باہر گیا وہ

پریشان کردی غول اونسی سارے
صدو دہ مرد بیدین اونسی مارے

کئی پنجاہ کس زندہ گرفتار
پہر اسید انسی عبد اللہ جرار

کیا احمر نی پہر عزم جلادت
تہا نی مرد کامل کی نصیحت

تمنای شہادت سی تہا بیتاب
کیا سید انکی جانب صورت آب

تہ و بالا کیا لشکر کئی بار
ہوا دو دل وہ بد اختر کئی بار

کیا لشکر سی پہر لشکر مین آیا
تماشا موج دریا کا دکہایا

پریشان جمع ہوتی تہی جو بار بار
تو سب کہتی تہی ہی ادبار مختار

بنی بگڑی جو بگڑی تہی بنی واہ
تری کیا شان اللہ اللہ

دو تیر جان ستان اوسنی نکالا / کہ لشکر ابن کامل نی سنبہالا

ہوا یہ کہنگی وہ مرد تنکو کا بار / الٰہی تنگ ہوا انجام مختار

ہوا مرنی سی اوسکی او تنی تنگ / ہزیمت کا کیا ہر اک نی آہنگ

دلیروں نی زمین پکڑی ثہات / ہوئی نامردونکی باعث ہزیمت

کیا بدخواہ نی یہ اونکو پامال / قدم گہوڑونکی تہی زانون تلک لال

گریزاں ہوکی کیا ناکسن بچی تہے / وہ زخمی تہی جو سو مین دس بچی تہے

تعاقب مین کیا کوفہ تلک وہ / ہوا مال غنائم سی ملک وہ

نامہ مصعب ای مختار

در کوفہ پہ تہا مصعب کا لشکر / وہ قلعہ گیر تہی قلعہ کی اندر

لکہا مصعب نی یہ خط بہر مختار / کہ دیکہا تو نی کچہ نیرنگ ادبار

کیا گردوں نی تجکو کیا پشیمان / کر استغفار تو اور ترک طغیان

ملائم وقت سی کر عذر خواہی / کہ ہی انکار اوسکا روسیاہی

اگر یہ امر ہو منظور و مقبول
تو کوفہ سی کروں میں تجکو معزول

نامہ مختار برای مصعب

اطاعت ہی اگر ہی تجکو انکار
نکل قلعہ سی ہو آمادۂ کار

پڑہا مختار نی جب اوسکا مکتوب
جواب اوسنی لکہا یہ ای بد اسلوب

امام وقت اور تجہا سیہ کار
نہیں تجکو حیا و شرم زنہار

خدا کی مرد کاذب پر ہی لعنت
تو نی کسطرح سمجہا یاں امامت

زہد و فضل فی علم و ہنر ہے
یہ البتہ ہی تو فخر بشر ہے

خروج اوسنی کیا تہا مرتضی پر
تو آیا شیعہ آل عبا پر

جو تو ہی میں بہی سرگرم وغا ہوں
حریص ای بیحیا تجسی سوا ہوں

یہ خط پہونچا تو اک شعلہ ہوا وہ
برای جنگ آمادہ ہوا وہ

ہوا اوس فوج سی باہر نخستین
محمد ابن اشعث مرد بد دین

رجز یہ تہی کہ وہ ہی یہ ستمگر
کیا جسنی خروج آل نبی پر

وہ ابن قیس جسکا سعد تہا نام
ہوا کافر کا رو کش اہل اسلام

مخنث تھی ان بن مردان کی جگے ... پھر دو جہان ہی اہل لکھن کے
اسی تھی فخر جسکی دشمنی پر ... جنہی ہی ناز اوسکی دوستی پر
رہی تا شام اونمین جنگ پرخاش ... نہین آیا کسی سی کار شاباش
پھر اپنی طرف ہر ایک لشکر ... کہ راحت کی لئی شب ہی مقرر
ہوا فرق جہا نکا پھر جب تاج ... تو اس لشکر سی نکلا ابن حجاج
اوسی سی جو ہوا سرگرم جولان ... وہ اہل دین تھا عامر ابن حسان
حسین ابن علی کا وہ عزادار ... مدام اپنی شہادت کا طلب کار
رہی رد و بدل تا دیر لیکن ... شہید اوس سی ہوا وہ مرد مومن

قتل ہوا ابن حجاج بقیہ خوارج

محمد ابن اسعد مرد جرار ... ہوا عمرو سی پھر سرگرم پیکار
ہوئی صد طعن نیزہ اونمین باہم ... پڑی پھر اوسپہ تیغ صاعقہ دم
دو پارا سر سی تا سینہ ہوا وہ ... سر زین سی گرا زینہ نہوا وہ
پھر اوسکا کاٹ کر وہ مرد جرار ... رکھیا ہنستا ہوا جب پیش مختار

کیا شکر و سپاس اوسنی خدا کا | سر دشمن کو تہہ کر آیا بہت سا
دو دانے کینہ جو تہی اوسکی دلبر | ہوا اک قتل سی عمرو کی بہتر
ملک مصعب ہوا ناشاد و غمگین | کہ اوس سی بہی زیادہ تہا وہ بہ بین
ہوا خود وہ جفا جو گرم پیکار | صف اسلام سی مختار جرار
ہوئی دشوار رزم اور محنت جنگ | کیا مختار نی عرصہ بہت تنگ
نکل چلنی پہ مصعب کا ارادہ | کہ دشت اوسکی تہی ہر دم زیادہ
کہا مہلب سی اوسنی ای وفادار | مدد کر تو کہ ابتر ہی بہت کار
کہا اوسنی کہ ائی رزم کا وقت | ابہی میری نہین ہی عزم کا وقت
نہایت گرم تہا وہ عرصہ کین | کہ مالک نام اک مرد خوش آئین

قتل محمد اشعث ستمگر کا

ہوا اوس باقی سر سی مقابل | محمد نام اور بو جہل جاہل
حریفانہ ہوئی ظالم سی پیکار | دو نیم اوسکو کیا مالک نی یکبار
ہوئی تحسین ہوا یہ ہر طرف شور | زہی جرات زہی بازو زہی زور

ہوا پیشوا و مختار - دلاور
نہیں ہوا اب بدن مین ...
رخ انور خوشی سی کہلکی پہر رنگ
کیا سجدا نمین سر اوسنی عریان
زبان پر حرف یہ الحمد للہ
مجہی مرنی سی اندیشہ نہین اب
ہوا پہر خشنودار ایسا ہی جنگ
پراگندہ ہوئی فوج اوسکی یکسر
ہوا وہ بجا اما دہ کار
زمین لغزش مین تہی ہونچال تہا
غلو ہی تابی زرمی اسقدر تہا
جو نیزہ تہا لہو کی دہار تہا وہ
پراگندہ جو تہا مصعب کا لشکر

کلام فخر پہنچی کی آسمان پر
سرا با اوس حرامی پر لگایا
وہ جوشن چار آئینہ سی ہی تنگ
ہی شکر و سپاس رب سبحان
کہ اب باقی نہین ہی کوئی بدخواہ
کہ فتنہ ور سرا قاتل ہوئی سب
ہزیمت کا کیا مصعب نی آہنگ
یہ مہلب نی جو دیکھا حال لشکر
اوٹہا سجدا نمین طوفان یکبار
قدم جنبانہ تہا زلزال یہ تہا
بشر کیا کوہ کو دوران سر تہا
حریفون کی جگر سی پار تہا وہ
ہوا ہر سمت وہ غوغا یہ محشر

زن

دو چندان تھا اوس سی زیادہ وہ شور و شر تھا دل سی زیادہ

اودھر جیتی تھی اوسی یہان سی شکست لشکر دین ہر زمان تھی

کیا مصعب نے تازہ مکر ایجاد وہین توڑا کہ تھی وہ فتنہ بنیاد

مدینی باقی تھا اک کوفہ مین دلاور ہوا نہ پہلی جسکا حال اظہار

ہوا تھا قتل نوفل سی جفا وہ یہ فرصت پاکی مصعب سی ملا وہ

شمسیط بھیجا لشکر کا سالار حوالہ تھا اوسیکی جنبش مختار

اوسی اپنی طرف مصعب نی توڑا لعین نی دولت عقبی کو چھوڑا

ہوا مختار جب اس سی خبردار پکارا اون دغا پیشونکو یکبار

کہ اے یارو مقام تنگ ہی یہ کہان جاتی ہو وقت جنگ ہی یہ

اوسی غیرت کہان جو بدعمل ہے کہ کوفہ بیوفائی مین مثل ہے

جو لشکر تھا وہ مصعب سے ملا آہ دلاور رہ گئی بس اسکی ہمراہ

کئی حملی پہ حملی رزم بر رزم ہوی مقبول وہ بسمل صاحب عزم

یہ دو باقی رہی بس اوسمین دلاور محمد ابن اسعد اور مختار

نجف کی لیا ایمرد صفدر | یہان ہی ہی بیان یہ مختصر
ہوئی القصہ وہ قلعہ مین داخل | اگرچہ فوج تہی ہر سمت حائل

شہادت عبد اللہ حاتم نبیرہ ابراہیم

تعاقب مین وہ مرد پر مروت | نزو کا تہا جبھی وقت ہزیمت
وہ عبد اللہ حاتم مرد جانباز | کہ تہا ہم نسل ابراہیم ممتاز
نگہبان تہا وہ اوس قلعہ کا دن رات | جرایت کی لئی پانصد جوانان سات
زمانہ کا جو دیکہا اوسنی نیرنگ | ہوا مصعب سی وہ آمادہ جنگ
قسم کہائی کہ مین جبتک ہون زندا | اوسی قلعہ تلک آنی نہ دونگا
چلا اوپر جو وہ مرد دلاور | ہوا ریگ روان مصعب کا لشکر
وہ برق قہر ہی تیغ سرباز | وہان جس سی ہوا دریاے دخان
یہ کہکر بہاگتی تہی وہ ستم کار | کبوتر کی ہی کبک مین سیمار
یہ نوحہ جان غم اندوہ کا ہے | شرارہ خرمن بارود کا ہے
وہ لشکر تہی یہ پانصد جوان | زبون ہر فوج کی لیکن نشان تہے

ہی

کبھی مصعب کی لشکر پر پرش ہے
کبھی مہلب کی لشکر پر یورش ہے

وہ لشکر ملک کا تہا جو اوس سر کا
ہوا وہ پشت پا اسب سی زیادا

کیا بدخواہ کو نزدیک سی دور
کہ یہ شیر نیستان کا ہی دستور

ستمگار و نسی میدان ہو کیا صاف
وہ جولانگاہ شیران ہو کیا صاف

اودہر لشکر کی مصعب نے تہدید
اودہر مہلب اونہین کرتا تہا تایید

کہ نامردی یہ کیا بجیانی
اودہر یا نصر اوتر سے خدائی

فراہم پہر ہوئی بدخواہ کی فوج
کہ تہی وہ آمد و شد صورت موج

بہت مارے گئی تہی وہ بدانجام
ہوئی تہی ثلث کم یہ فوج اسلام

ہزارون چار سو تہی کو وہ قاتل
نہ تہا یہان تین سو مین ایک بد دل

کفن آسا تہی چاک اونکی گریبان
زبانپر یا علی یا شاہ مردان

کبھی انگشت سوی کربلا تہے
کبھی شاہ نجف سی یہ دعا تہے

تمہاری خاک کو حاصل شرف ہو
غبار کربلا ہو یا نجف ہو

ہمیشہ منبر اونکی برہی وہ
بخار آسا مخالف پر چڑہی وہ

[illegible] انہی پہر آئے [illegible] کیا ہے

وہ تنگ آئی ہوئی انکی پہر آئے
وہ پہر بہاگی جو دیکہی یہ دلیرے

نکالا اکی سی شیر ونکی جو بہاگا
ہوا طیش و غضب وا انکا زیادا

کیا ہر جست مین وسی کو مسمار
اجل آسا کسی و ناکسی کو مسمار

قیام اپنا ہوا مصعب کو مشکل
ہوا پہر خارج کوفہ مین داخل

فقط یکصد جوان تہی انمین سالم
رکہا سید انکو شیرون نی قایم

پہر آئی وہ پراکندہ سمٹ کر
زبون تہی بڑی جو جہی ہٹ کر

پہر ایسی علم نی منہ چہپایا
مگر کچہ ننگ و عار اوسکو نہ آیا

دلیرونکو وہی تہا جوش جرات
زیادہ بلکہ مشتاق شہادت

لگائی تہی یہ ہمت نی پر و بال
کہ پہنچی اونکی تہی بازونکی چنگال

ہوی کشتونکی پشتی قد آدم
بڑی ہمت تہی او دشمن کرچہ تہی کم

وہ کوشش اونکی تہی بہر شہادت
نہ دنیا کی لئی جنگ و ضلالت

گلوی ابن حاتم پر لگا تیر
وہ مومن ہو گیا قربان شبیر

ہوا ملنز وہ یہ سر تن سی جدا | وہ بندہ ہی جو البا با وفا ہو

انجام کار مختار

رفیقون نی دیا کیا ساتہ اوسکا | مری بہی پر نچہوڑا ساتہ اوسکا
ہوا خاتمہ تکمر ہو سیہ پوش | اوسی ہی ماتم مختار کا جوش
نہین غیر از خدا کوئی مددگار | ہزارون دشمن جان ایک مختار
زمانہ کا بہی کیا نیرنگ ہی واہ | ہوئی اوسکی نمکخوار اوسکی بدخواہ
اگرچہ قلعہ مین تہی اک جماعت | کسینی کی نہ آقا کی رفاقت
تن تنہا وہ پاس آبرو سے | لڑا تا شام فوج کینہ جو سے
غلامان علی سی تہا جو مختار | وہی نام مبارک تب لب پہ ہر بار
سنی نعری جو اوسی یا علی کے | ہوئی آب اوس سی نامرد جنگی کے زہرے
گرا کشتہ پہ کشتہ لاش پر لاش | ہوا دریائی خون میدان پرخاش
لگا تہی بعض نی وہ تیغ افگن | مع مختار سب تہی نو رفقہ تن
و زاو تہین تہی کئی فرزند حیدر | پریشان جن سی وہ مصعب کا لشکر

وہ جب ہوا تہا وزیر حملہ آور | جدا ہوتی تہی ہر حملہ مین باور
ہوا ایسا ہوا مجروح و افگار | کہ ہر ہر موی بدن تہا خونکی دہار
لڑائی سی ہوا ہاتہ اوسکا کوتاہ | لگا زخم سنان سینہ پہ ناگاہ
گرا گہوڑے سی کہا کر زخم شمشیر | ہوی پار اوسکی پہلو سی کئی تیر
اوسی سبط نبی سی تہی جو الفت | ہوئی بس سہل زخمونکی اذیت

انجام کار ابراہیم اکلی مستر ثابت پسر مختار زمانہ

کیا خوش لطف خالق کا انسی | مدارج اوسکی باہر ہین بیان سے
ہوا غمناک ابراہیم غمخوار | سنی جب اوسنی یہ روداد مختار
لبون پر اوسکی نالہ متصل تہا | غم مختار اک ناسور دل تہا
رہی اک ہفتہ اوسنی رسم ماتم | کیا پہر صبر نی اندوہ کو کم
وہ ثابت ابن مختار نکوکار | کیا جب پیش ابراہیم دیندار
بہت ثابت قدم وہ حق آگاہ | کیا ثابت کو اپنی فوج کا شاہ

لڑا عبد الملک سی ایک مدت
کئی بار اوسنی دی اوسکو نصرت

برابر جب ہوا وقت تہمتن
تو غالب ہوگیا مغلوب دشمن

شراب مرگ کا اوسنی پیا جام
رہی ہمت نہ ہی وہ نیک انجام

بہت مشہور ہی یہ بھی روایت
قریب آیا جو اوسکا وقت رحلت

گیا بیت المقدس مین وہ دیندار
وہان اک قبر دیکھی اوسنی طیار

گیا اوس قبر مین اور مر گیا وہ
بس اپنی اصل سی واصل ہوا وہ

وہ ثابت بھی ہوا اوسکا طلبگار
ہوا تھا جسطرح انجام مختار

مگر ہی بعض کی اسمین یہ تحریر
موافق جب ہوئی مصعب سے تقدیر

گیا مصعب سے اوس سی عہد و پیمان
ملا مصعب سے ابراہیم ذیشان

کشتہ شدن مصعب ابن زبیر و ابراہیم بن اشتر از دست عبد الملک ستمگر

عجب کیا گر یہ سمجھا ہو وہ دیندار
زمین کی انس سی ایمن اہل مختار

ہوا عبد الملک جب حاکم شام
رکھا اپنا سا بالغیر کا نام

اوسی اک فوق تھا اپنی بدر کیر
بنایا تیغ تیزکسہ سے خنجر

چنین مروان اوسمین سر کا تہا | غریب آزار مانند یزید تہا
عداوت آل احمد سی بدستور | جفا و ظلم مین معروف و مشہور
ہوا مصعب سی وہ آمادہ جنگ | گیا کوفہ کی جانب اوسنی آہنگ
سپہ سالار ابراہیم تہا یہان | رہا اک عمر جو سرکوب مروان
چلا سید انکو وہ شیر خصلت | ملی اوسکو ہزیمت پر ہزیمت
قضا سی بسکہ ہر انسان ہی لاچار | گیا خونین کفن وہ آخر کار
وہ مصعب سی ہوا مقتول آخر | ہوئی عبد الملک کی فتح آخر
گیا دار الامارۃ مین وہ ظالم | سر مصعب کیا وہان لاکی قایم
گیا عمرو بنی یہ طرفہ حالت | اسی جا تہا سر سبط رسالت
نہین فرق عبد اللہ بدکار | گیا تہا نصب بہر جشن مختار
رکہا مختار کا سر پیش مصعب | سر مصعب یہان نصب ہی اب

کشتہ شدن عبد اللہ بن زبیر در مکہ بدست حجاج بن یوسف و خرابی حرم شریف بمنجنیق

چو عبد الملک اوس سی پریشان | گیا اوس قصر کو منہدم و ویران

لیکن ہو

لکھوں اب حال عبد اللہ پاک ‌ ‌ کہ جس کی طبع ہی اوس سی الم ناک

پدر اس کا علی کا تھا وہ بدخواہ ‌ ‌ اوسی تھی ابن حنفیہ سی اکراہ

محمد کی وہ حق مین لو لہب تھا ‌ ‌ حرم مین تھا مگر آفت طلب تھا

حسین ابن علی سبط پیمبر ‌ ‌ چلی حج کو جو عمرہ سی بدل کر

ہوا باطن مین خوش وہ مرد وغا ‌ ‌ بظاہر کی مگر یہ خیر خواہے

نہین مین اہل کوفہ اپ سی صاف ‌ ‌ زبانی ہی محبت کی جو ہی لاف

کہا حضرت نی مین ہون اس سی آگاہ ‌ ‌ نہین غافل تم ایسی طرح واللہ

وہ دنیہ مین نہین جو ہیان عجز و قربان ‌ ‌ کہ ذلت سی حرم کی نقض ایمان

حرم مانع نہین حکم قضا کا ‌ ‌ کہان جاتا ہی تقدیر خدا کا

تجھی معلوم ہوگا یہ بس چند ‌ ‌ کہ ابن مصطفیٰ کا قول تھا پند

لکھا ہی قتل کا اوسکی یہ انجام ‌ ‌ ہوئی عبد الملک کی فتح جب عام

کیا قصد اوسنی عبد اللہ کی جانب ‌ ‌ کہ مصعب کیطرح ہوا اوس پہ غالب

کہا ان کافر نی یہ قصد کیون ہی ‌ ‌ کہ قتل اوسکا حرم مین کفر و خون ہی

ہوا عبدالملک کو کچہ تامل | کیا بدخواہی چندی تحمل
کیا حجاج یوسف نی کہ ای شاہ | یہ مینی خواب مین دیکہا ہی واللہ
کہ عبداللہ کو مینی کیا قتل | تری بدخواہ کو مینی کیا قتل
ہوا عبدالملک جب اوس سی آگاہ | کیا تہوڑا سا لشکر اوسکی ہمراہ
وطن طائف تہا اوس نی جو مانگا | کیا اول ارادہ اوسنی وہانکا
کیا اہل وطن کو اوسنی باہم | ہوا القصہ اک لشکر فراہم
چلا کعبہ کو حجاج یوسف | کہ اوس ابرہہ کو تہا تاسف
نہ تہی حج جب جہکی ہمراہ کو قتل | وہ لشکر چہا گیا مثل ابابیل
حرم کا کرتی تہی اعزاز سب حاج | خرابکی لئی آمادہ حجاج
جہان قتل ایسی ہی ننگ اسلام | ہوی آلودہ خون وہ در و بام
ہوا تہا جسمین خون ٹپکنا ملامت | وہ بد آئین جو کعبہ مین تہا پنہان
وہ کافر اوسمین درا جو بیباک | صنم خانہ ہوا وہ خانہ پاک
ہزارون سر جدا تن سی ہوی تہی | لہو مین غرق پیراہن ہوی تہی

ہوئی تہی قتل کو کعبہ کی ساکن — وہ قربانی نہ تہی مقبول لیکن
اوس عبداللہ کا بہی سر اوتارا — کہ جسکی ذات سی فتنہ تہا سارا
رکہا چشم غرور کو سر دار — کہ ہی منصور کو سولی سزاوار
ہوا جس روز سولی سی جدا وہ — یہودونکی مقابر مین کیا وہ
یہ ورثہ اوسکو عثمانکا ملا تہا — جہانکی تہہ وہ لایق وہان کیا تہا
ہندہی کعبہ مین اوس لشکر کی یروار — کیا سر کین سی زمزم کو ہموار
زنا و فسق کا یہ حکم تہا عام — شریفونمین بہی [illegible] کا نہ تہا نام
نہ تہی لکہنی کی قابل یہ حکایت — مگر ہی اہل قبلہ کی شکایت
بنا فوق اسکو سنکر ہون پشیمان — ہوی اہل سنن مین ایسی سلطان
اونہین ہی کا کہنا ہو نکا یہ خیال — ماسی تہین وہ اسکو نہال
ہماری عالمونکی ہی یہ تقریر — وہ تہی اونکی لبی تفسیر شبیر
تہ یا قوز وہ سنہ جنکی ہوئی تہے — وہ اہل کعبہ سی ممکن ہوئی تہی
ازل ہی سی ہی بلند و پست عالم — کمرون اب ختم مین واللہ عالم

خداوندا بحق آل یسین | بروح شبر و شبیر غمگین

بحق مادر شبیر و شبر | بسوز سینهٔ ختمت پیمبر

بحق مرتضا و بهر احمد | باصحاب کرام و آل امجد

نمت کی بنا ته هو محشور ناصر | بروز بیم هو محشر و ناظر

جز یہی نام اوسکا اس نامہ سی مشہور ہو

نہ گم ہوے جہان سی تا دم صور

تاریخ

[illegible] بر نشاختن این نقش مقصود | هزار و دو صد و چل سال و یک بود

بنام [illegible] کرده ام کار | برون آورده ام از نظم مختار

تمام شد

1/ The N. Co. 4/c S.T.B.
Sitapur

Your surplus list

The part worn blankets for Native Troops and followers were it is presumed issued in previous years as extra issue blankets they should again be issued this year and continue to be so issued till they are finally condemned as unserviceable if possible

20/7 W. Chevenier Captn.
S.S.O.

218 Sheets